IIC MUMBAI

تفہیم الفرائض

از

ابو الفوزان کفایت اللہ السنابلی

www.KitaboSunnat.com

ناشر: اسلامک انفارمیشن سینٹر، کرلا، ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

تفہیم الفرائض

از

ابوالفوزان کفایت اللہ السنابلی

ناشر

اسلامک انفارمیشن سینٹر ممبئی

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ بحق مؤلف

نام کتاب	:	تفہیم الفرائض
مؤلف	:	ابو الفوزان کفایت اللہ سنابلی
ناشر	:	اسلامک انفارمیشن سینٹر ممبئی
اشاعت	:	2018ء
تعداد	:	1000
قیمت	:	120/روپے

ملنے کے پتے :-

☆ اسلامک انفارمیشن سینٹر، کرلا، ممبئی

☆ دار السنہ للتحقیق والطباعۃ والنشر ، برہان پور، (ایم، پی)

☆ عمری بک ڈپو، نزد مدرسہ تعلیم القرآن، اشوک نگر، کرلا، ممبئی

☆ مدرسہ رحمانیہ سلفیہ، کملا رامن نگر، بیگن واڑی، گوونڈی، ممبئی

☆ مرکز مکتبہ الاسلام، ایوان ہمدرد، مسلم چوک، گلبرگہ، کرناٹک، انڈیا۔

کتاب منگانے کے لئے رابطہ نمبر:

02226500400

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عرض مؤلف	6
❁ مقدمہ	16
علم فرائض کا تعارف	16
ترکہ کے مصارف	18
تجہیز و تکفین	18
قرض کی ادائیگی	18
وصیت کی تنفیذ	20
وارثین میں تقسیم وراثت	21
ارکان وراثت	22
اسباب وراثت	22
شروط وراثت	22
موانع وراثت	23
❁ پہلا حصہ : وارثین	24
❁ باب اول: وارثین کی فہرست	24
وارثین کے گروپس	24
وارثین کی فہرست	25
❁ باب دوم: وارثین کی قسمیں	28
❁ پہلی قسم: اصحاب الفروض	28

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁ دوسری قسم: عصبہ 30

❁ تیسری قسم: ذوی الارحام 39

❁ باب سوم: حجب 39

قواعد حجب 41

قواعد حجب کے دلائل 41

❁ دوسرا حصہ: وارثین کے حصے 44

❁ باب اول: زوجین کے حصے 45

❁ باب دوم: فروع کے حصے 49

❁ باب سوم: اصول کے حصے 64

❁ باب چہارم: حواشی کے حصے 80

❁ تیسرا حصہ: تاصیل وتصحیح 101

تاصیل 101

تصحیح 107

❁ چوتھا حصہ: مسائل فرائض کی قسمیں 117

مسئلہ عادلہ 117

مسئلہ عائلہ (عول) 118

مسئلہ ناقصہ (رد) 120

❁ پانچواں حصہ: نادر مسائل 134

باب المناسخہ (تقسیم ترکہ سے قبل وارثین میں سے کوئی فوت ہوجائے) 134

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب میراث المفقود (گم شدہ شخص کی میراث) 149
باب میراث الحمل (ماں کے پیٹ میں موجود بچے کی میراث) 155
باب میراث الخنثی (مخنث یعنی ہجڑے کی میراث) 160
باب الموت الجماعی أوالغرقی ونحوھم (حادثہ میں ایک ساتھ مرنے والوں کی میراث) 164
چھٹا حصہ: تقسیم ترکہ 172
ذوی الارحام کی تفصیل 173
قرض خواہوں کے مابین ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ 180
تخارج 181
میراث الجد مع الإخوة 182
جدول 183

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف

میراث واحد علم ہے جسے اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، اس قدر تفصیل سے کسی اور مسئلہ کا بیان قرآن میں نہیں ہے، نیز اس علم کا تعلق ہر شخص سے ہے لہٰذا ہر ایک کے لئے اس کا جاننا انتہائی اہم ہے، بالخصوص برصغیر میں تو اس علم کے تعلق سے ذرا بھی غفلت مناسب نہیں کیونکہ زمانہ جاہلیت کی طرح یہاں بھی بیشتر مقامات پر خواتین کو میراث میں حصہ ہی نہیں دیا جاتا حالانکہ قرآن میں اللہ تعالی نے میراث کی تفصیلات سورۃ النساء میں ہی پیش کی ہے۔

اور عجیب بات تو یہ ہے کہ ایک طرف بیٹے باپ کی ساری جائداد ہڑپ کر جاتے ہیں اور بیٹیوں کو شریک ہی نہیں کرتے، دوسری طرف باپ کی صرف بیٹیاں ہوں، تو کل جائداد وہی سمیٹ لیتی ہیں اور باپ کے بھائیوں یا بہنوں کو کچھ نہیں دیتیں؛ اور باپ کے والدین بھی موجود ہوں، تو بیٹے یا بیٹیوں میں سے کوئی بھی ان کی طرف دھیان نہیں دیتا۔ اس طرح بعض حالات میں مرد، عورتوں کے حصے ہڑپ کر جاتے ہیں اور بعض حالات میں عورتیں مردوں کے حصے نگل جاتی ہیں۔

یاد رہے کہ میراث کا تعلق حقوق العباد سے ہے، اور جو شخص کسی کی میراث ہڑپ کرے گا، قیامت کے روز اسے ایک ایک پائی کا حساب دینا ہوگا؛ اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں میراث کی تفصیلات بتلانے کے بعد اس پر عمل کرنے کی صورت میں جنت کی بشارت دی ہے اور ان سے روگردانی کی صورت میں جہنم کی وعید سنائی ہے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ اسلامی نظام میراث کو سیکھا جائے اور ہر خاص و عام کو اسے سکھایا جائے، افسوس ہے کہ ہمارے یہاں اس علم کے حوالے سے بڑی غفلت برتی جارہی ہے اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسے مشکل علم سمجھ لیا گیا ہے، حالانکہ یہ بہت ہی آسان ہے حتی کہ بعض نے کہا ہے ”**هو علم يوم وليلة**“، یعنی اس علم کو چوبیس گھنٹے میں سیکھا جا سکتا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لیکن کوئی چیز گرچہ فی نفسہ آسان ہو لیکن اسے آسان طریقے سے پیش نہ کیا جائے تو وہ چیز مشکل بن جاتی ہے، اس کے برخلاف کسی مشکل چیز کو آسان طریقہ سے پیش کر دینا، اسے کافی حد تک آسان بنا دیتا ہے، ناچیز کی ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ جو کچھ بھی لکھا جائے نہایت عام فہم اور آسان لب و لہجے میں لکھا جائے تاکہ ہر قاری بآسانی اسے سمجھ سکے۔ الحمدللہ یہ کوشش کافی حد تک کامیاب رہی ہے جیسا کہ بہت سے قارئین نے زبانی یا تحریری طور پر اس کی شہادت دی ہے۔

جب قارئین کی طرف سے متواتر یہ تبصرے سننے کو ملے کہ ناچیز کی تحریروں میں تسہیل ہوتی ہے اور مشکل سے مشکل مباحث بھی بآسانی سمجھ میں آجاتے ہیں، تو خیال آیا کہ علم فرائض پر بھی ایک کتاب لکھنی چاہئے، ممکن ہے یہ علم بھی ناچیز کے ذریعے کچھ لوگوں کے لئے آسان ہو جائے اور ثواب جاریہ کا ذریعہ بھی بن جائے۔ اسی ارادے کے تحت اس کتاب کی ترتیب عمل میں آئی والحمدللہ۔

راقم الحروف کے ناقص تجربے کی روشنی میں اس علم کے مشکل ہونے کے اسباب شاید درج ذیل ہیں:

(۱) آسان اور جدید اصولوں کے بجائے مشکل اور روایتی اصولوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔

(۲) عام کتابوں میں مناسب ترتیب پیش کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے جس سے کافی اشتباہ ہوتا ہے۔

(۳) ضروری اور غیر ضروری مباحث کی تعیین نہیں کی گئی جس سے یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ سارے مباحث کا جاننا ضروری ہے، پھر طلب الکل کے نتیجے میں فوت الکل کا انجام سامنے آتا ہے۔

(۴) ہر بات کو دلیل کے ساتھ سمجھانے کے بجائے، اصولوں اور شرطوں کو رٹا کر، ان کی روشنی میں نتائج سکھلانے کی کوشش کی جاتی ہے، اس سے نتائج کا علم تو ہو جاتا ہے لیکن دلائل سمجھ میں نہیں آتے، اور اس طرح علم فرائض سیکھنے والے ہر مسئلہ کا حل تو پیش کر دیتے ہیں لیکن کوئی دلیل کا مطالبہ کرلے تو بے بس ہو جاتے ہیں۔

بلکہ یہ حضرات خود بھی اگر ایک عرصہ تک مشق ترک کر دیں تو ان کے ذہن سے سب کچھ محو ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دلائل سے اصولوں کا رشتہ سمجھے بغیر اصولوں کو محض رٹ لینا، عارضی حفظ کے لحاظ سے تو آسان ہے لیکن دیر تک انہیں ذہن میں باقی رکھنا مشکل ہے، بلکہ فہم و تدبر کے عادی حضرات کے لئے رٹنا بھی مشکل امر ہوتا ہے۔ اس طرح یہ چیز بھی اس فن کو مشکل بنا دیتی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زیر نظر کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ ان اسباب کو دور کیا جائے اور اس علم کو زیادہ سے زیادہ آسان بنا کر پیش کیا جائے، نیز رٹانے کے بجائے سمجھانے کی کوشش کی جائے؛ اسی مناسبت سے اس کتاب کا نام ''تفہیم الفرائض'' رکھا گیا ہے۔ توقع ہے کہ یہ کتاب طلبہ کے لئے آسان ثابت ہوگی، ان شاء اللہ العزیز۔ کتاب کو ایک مقدمہ اور چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

❁ مقدمہ:-

اس میں علم فرائض کا تعارف، ترکہ کے مصارف، وراثت کے ارکان وشروط وغیرہ کا مختصر تذکرہ ہے، اس ضمن میں وراثت کی شروط کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے تاکہ آگے چل کر مفقود، حمل اور الموت الجماعی کے مباحث سمجھنے میں آسانی ہو۔

❁ پہلا حصہ: وارثین۔

اس میں تین ابواب ہیں:

باب اول: وارثین کی فہرست:

وارثین کی فہرست کو گروپوں (زوجین، فروع، اصول، حواشی) میں تقسیم کیا گیا ہے، پھر ہر گروپ کو ان کے درجہ کے اعتبار سے بالترتیب ذکر کیا گیا ہے، نیز گروپ کے اندر موجود وارثین کو بھی درجات کے لحاظ سے ترتیب وار ذکر کیا گیا ہے۔ وارثین کو اس طرح یاد رکھنے میں درج ذیل فوائد ہیں:

① جملہ وارثین کی فہرست یاد رکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

② میت سے وارثین کا تعلق اور ان کا درجہ بھی ذہن میں رہتا ہے۔

③ جہت، درجہ اور قوت کے لحاظ سے عصبہ کی ترتیب بھی ساتھ میں یاد ہو جاتی ہے۔

④ حجب کے قواعد سمجھنے اور انہیں اپلائی کرنے میں یہ ترتیب بہت معاون ثابت ہوتی ہے۔

⑤ اصحاب الفروض وعصبہ کے حالات یاد رکھنے اور انہیں ان کا حصے دینے میں آسانی ہوتی ہے۔

⑥ وارثین کی عدم موجودگی میں ذوی الارحام میں ترکہ تقسیم کرنے کی نوبت آئے تو اس میں بھی آسانی ہوتی ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وارثین کا پانچواں گروپ اصحاب الولاء ہے، لیکن ہم نے وارثین کی فہرست میں اسے ذکر نہیں کیا ہے، بلکہ الگ ذکر کیا ہے؛ کیونکہ اول تو اس فہرست میں سب میت کے (صہری یا نسبی) رشتہ دار ہی ہوتے ہیں جبکہ اصحاب الولاء کا معاملہ اس سے مختلف ہے، دوم عصر حاضر میں اس گروپ کا کوئی وجود ہی نہیں، اس لئے ان پر بحث کرنا بے فائدہ ہے۔ البتہ چونکہ یہ عصبہ ہی ہوتے ہیں، اس لئے عصبہ کی بحث میں ضمناً ان کا تذکرہ کردیا گیا ہے۔ اس بنا پر یہ نہ سمجھا جائے کہ اصحاب الولاء کو وارثین کی فہرست سے خارج کردیا گیا ہے، بلکہ یہ بات نوٹ کی جائے کہ یہ فہرست رشتہ دار (صہری ونسبی) وارثین کی فہرست ہے۔

اس بنا پر ہماری پیش کردہ فہرست میں مرد وارثین کی تعداد (۱۴) ہے، جبکہ دیگر کتابوں میں یہ تعداد (۱۵) ملے گی جس میں ایک صاحب ولاء کا اضافہ ہوگا۔

ہم نے ہر طرح کی جدہ کو خواہ دادی ہو یا نانی، سب کو ایک ہی شمار کیا ہے: بعض اہل علم ان دونوں کو ایک ہی شمار کرتے ہیں، جیسا کہ فرائض کی متعدد کتابوں میں ہے؛ ہمارے نزدیک یہی زیادہ مناسب ہے، کیونکہ سب ایک ہی درجے میں ہیں اور ایک ہی حصہ میں سب شریک ہوتی ہیں؛ جبکہ بعض اہل علم دادی اور نانی کو الگ الگ شمار کرتے ہیں، اس اعتبار سے ان کے یہاں خواتین کی فہرست میں ایک تعداد بڑھ جاتی ہے۔

نیز ہم نے گروپ ولاء کو الگ کردیا ہے، جس میں ایک خاتون بھی آتی ہے۔ ان دو وجوہات کی بنا پر خواتین کی فہرست میں ہمارے یہاں صرف (۸) کی تعداد ہوگی، جب کہ دیگر اہل علم کے یہاں یہ تعداد (۱۰) ہوگی۔

یہ کتاب گرچہ اردو میں ہے لیکن رشتوں کے نام عموماً عربی میں ہی ذکر کئے گئے ہیں، ہمارا ماننا ہے کہ اس علم کو سیکھتے اور سکھاتے ہوئے مرکزی اور اصولی مقامات پر رشتوں کے نام عربی میں ہی استعمال کرنے چاہئیں، تاکہ دلائل (مسائل سے متعلق کتاب وسنت کے نصوص) سے ربط میں مزید آسانی ہو۔

اس علم کے مشکل ہوجانے کی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ دلائل کو نظر انداز کرکے محض

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اصولوں اور شرطوں کو رٹنے کی کوشش کی جاتی ہے۔جب کہ بہتر یہ ہے کہ اس علم کے مسائل کو دلائل سے جوڑ کر سیکھا جائے، اور اس میں آسانی کے لئے وارثین کے نام عربی زبان میں ہی استعمال کئے جائیں۔

باب دوم: وارثین کی قسمیں:

اس کے تحت وارثین کی پہلی قسم اصحاب الفروض کی مختصر تشریح ہے اور ان کے حصہ پانے کے حالات وشروط پر یہاں کوئی بحث نہیں ہے۔

اس کے بعد وارثین کی دوسری قسم عصبہ کی مفصل تشریح ہے، اور ان کے حصہ پانے کے حالات وشروط کی مفصل وضاحت ہے۔یعنی اصحاب الفروض کے حصوں پر بحث سے پہلے ہم نے عصبہ کے حصوں پر بحث کی ہے اور یہ طریقہ ہم نے فرائض کی عام کتابوں سے ہٹ کر اپنایا ہے۔

عام کتابوں میں پہلے اصحاب الفروض پر مکمل بحث ہوتی ہے اس کے بعد عصبہ پر بحث ہوتی ہے، اور ایسا شاید اس لئے کیونکہ حدیث ہے کہ پہلے اصحاب الفروض کو ان کے حصے دو اور بعد میں جو بچے وہ عصبہ کو دو، حالانکہ اس حدیث کا مفاد صرف یہ ہے کہ عصبہ اصحاب الفروض سے بچا ہوا حصہ پائیں گے، لیکن اس بنیاد پر یہ طریقہ تدریس اپنا لینا کہ پہلے اصحاب الفروض پر بحث ہوگی، بعد میں عصبہ پر؛ یہ مناسب نہیں ہے کیونکہ اصحاب الفروض پر بحث مکمل تبھی سمجھ میں آئے گی جب عصبہ کی بحث اچھی طرح سمجھ میں آ گئی ہو، نیز قرآن نے تو مسائل فرائض کی شروعات ہی عصبہ کے ذکر سے کی ہے۔

یاد رہے کہ عصبہ کی بحث بہت ہی آسان ہے، اور یہ بحث اصحاب الفروض کی بحث کو بھی آسان کر دیتی ہے، لیکن عصبہ کو بعد میں پڑھنے کے سبب اصحاب الفروض اور عصبہ دونوں کی بحث مشکل ہو جاتی ہے؛ کیونکہ ایسی صورت میں مسائل کے حل کا دارومدار سمجھنے کے بجائے رٹے ہوئے جملوں پر ہوتا ہے۔

عصبہ کے بعد ذوی الارحام کی قسم بتلائی گئی ہے لیکن یہاں کوئی تفصیل ذکر نہیں کی گئی ہے، کیونکہ ان کو حصہ دینے کی نوبت شاذ ونادر ہی آتی ہے؛ نیز ان کی تفصیل اختلافی ہونے کے ساتھ ساتھ کافی پیچیدہ بھی ہے، البتہ کتاب کے اختتام پر ان پر مختصر بحث شامل کر دی گئی ہے جو کافی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب سوم: وارثین بحیثیت استحقاق وحرمان (حجب):

اس بحث کو فرائض کی عام کتابوں میں نہ صرف اصحاب الفروض بلکہ عصبہ کے بعد ذکر کیا گیا ہے جس سے یہ علم بہت مشکل ہو جاتا ہے، کیونکہ اس کے بعد حصے دینے کی مشق نہیں ہوتی ہے، جس کے سبب حجب کے قواعد کی تطبیق پر مشق نہیں ہو پاتی۔ اور یہ بات اچھی طرح نوٹ کر لینی چاہئے کہ جس شخص کو حجب کی بحث سمجھ میں نہیں آئی، اس کے لئے علم فرائض کبھی بھی آسان نہیں ہوسکتا؛ کیونکہ اس کے بغیر وارثین کو حصہ دینے کا پورا دارومدار، وارثین کے استحقاق کی رٹی ہوئی شرطوں پر ہوتا ہے۔

اس باب میں سب سے پہلے حجب کے قواعد ذکر کردئے گئے ہیں جو حجب کی ساری بحث کا خلاصہ ہیں، اس کے بعد ان قواعد کے دلائل بھی ذکر کئے گئے ہیں تاکہ حجب کا فلسفہ پوری طرح سمجھ میں آ جائے۔

یاد رہے کہ وارثین کو حصے دینے میں جو دشواری پیش آتی ہے اس کی بنیادی وجہ عصبہ اور حجب کی بحث کو نہ سمجھنا ہے۔ اس دشواری کو دور کرنے کا دو ہی راستہ ہے، یا تو وارثین کی قسموں اور ان کو ملنے والے حصوں کے فلسفہ کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے، یا پھر وارثین کو حصے ملنے کی جو شرطیں ہیں انہیں اچھی طرح رٹ لیا جائے؛ پہلا طریقہ فہم و تدبر اور دقت نظر کا متقاضی ہے اور دوسرے طریقے کے لئے رٹنے کی صلاحیت درکار ہے، پہلا طریقہ ہی زیادہ مفید اور مناسب ہے۔

قرآن نے بنات اور اخوات کا زیادہ سے زیادہ فرض حصہ ثلثین مقرر کیا ہے۔ لہٰذا کسی مسئلہ میں اوپر کی بنات مثلاً بیٹیوں کو ثلثین مل گیا، تو اب نیچے کی بنات یعنی پوتیوں کو فرضاً کچھ نہیں مل سکتا، البتہ تعصیباً مل سکتا ہے؛ یہی حال اخوات کا بھی ہے۔

ان صورتوں میں اعلی طبقہ کی بنات یا اخوات میں ثلثین ختم ہو جانے کے سبب، جب نچلے طبقہ کی بنات، یا اخوات کو، کچھ نہیں مل پاتا؛ تو وہ محجوب نہیں بلکہ محروم کہلاتی ہیں۔

لیکن اس کتاب میں جہاں کسی وارث کے محجوب ہونے کی اجمالی حالت بتلائی گئی ہے، اس میں یہ محروم والی حالت بھی شامل کر لی گئی ہے؛ البتہ تفصیل کے مقام پر دونوں کیفیت واضح کر دی گئی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم: وارثین کے حصے:

اس میں اصحاب الفروض کے حصوں کی تفصیلات ہیں، ساتھ ہی عصبہ کے اصول اور حجب کے قواعد کی مشق بھی ہے، اگر عصبہ اور حجب کی بحث اچھی طرح سمجھ میں آ گئی تو اس مرحلہ میں بڑی آسانی ہوگی۔

اصحاب الفروض کے حصوں کو ذکر کرنے کے دو طریقے رائج ہیں:

پہلا طریقہ:- کسی فرض مثلاً نصف ($\frac{1}{2}$) کو ذکر کیا جائے، پھر یہ بتلایا جائے کہ یہ حصہ کن کن وارثین کو ملے گا اور کن کن شرائط کے ساتھ ملے گا؛ اسی طرح سارے فروض کو ذکر کیا جائے۔

دوسرا طریقہ:- کسی صاحب فرض مثلاً بنت (بیٹی) کو ذکر کیا جائے، اس کے بعد اس کے حصہ پانے کی ساری حالتیں مع شرائط ذکر کی جائیں۔

اس کتاب میں یہ دوسرا طریقہ ہی اپنایا گیا ہے، کیونکہ یہ طریقہ سمجھنے کے اعتبار سے زیادہ آسان ہے؛ مزید یہ کہ قرآن میں اللہ تعالی نے اسی طریقہ پر اصحاب الفروض کے حصے ذکر کئے ہیں۔

اس ضمن میں ہر وارث کے حالات کو پہلے اجمالی طور پر ایک ساتھ ذکر کر دیا گیا ہے، اور ترتیب ایسی اپنائی گئی ہے کہ، پہلی حالت طے ہو جانے پر، اگلی حالتوں کا کوئی امکان نہیں رہے گا؛ اور اگلی کسی حالت کے طے ہونے کے لئے، پچھلی حالتوں کا نہ پایا جانا ضروری ہوگا۔

اس ترتیب سے وارثین کے حالات جاننے کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اگر ابتدائی حالت طے ہوگئی، تو دیگر حالات پر ذہن صرف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ کوئی حالت چھوٹ نہیں سکتی، کیونکہ پہلی حالت طے نہ ہونے پر ہی اگلی حالت کی نوبت آئے گی۔

اجمالی طور پر بالترتیب یہ حالات ذکر کر دینا ہی کافی تھا، لیکن چونکہ ہمارا مقصود تفہیم ہے جو تسہیل کا پیش خیمہ ہے، اس لئے ہر وارث کے حصوں کو دلائل اور توجیہات کے ساتھ تفصیلاً بھی ذکر کیا گیا ہے، تاکہ دلائل اور نوعیت کے اعتبار سے وارثین کے حصوں کے حالات ذہن میں بیٹھ جائیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حاجب اور عاصب رشتہ دار کو نسبی نام کے بجائے وصفی نام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، البتہ بریکٹ میں یا تفصیلات میں ان کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

کتاب کا صرف یہی ایک حصہ ہے، جس کی تفصیلات فرائض کی عام کتابوں کی بنسبت زیادہ ہیں؛ حالانکہ اس حصہ کو صرف ایک صفحہ میں بھی پیش کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ کتاب کے اخیر میں ہے۔

اگر کتاب سے اس حصہ کی تفصیل، اور فہرست وعرض مؤلف، نیز رد اور مناسخہ کے باب سے اضافی معلومات کو، نکال کر دیکھا جائے تو یہ کتاب چھوٹے حجم میں ہونے کے باوجود بھی نوے (۹۰) صفحات سے زائد نہیں ہوگی۔

لیکن اس حصہ میں تفصیلات پیش کرنے کا مقصد یہی ہے کہ یہ باتیں دلائل کے ساتھ ہمیشہ کے لئے ذہن میں بیٹھ جائیں، اور رٹنے سے یا حصے دیتے وقت جدول دیکھنے سے نجات مل جائے۔ یاد رہے کہ تفہیم وتسہیل کے لئے کہیں اختصار کارآمد ہوتا ہے، تو کہیں تفصیل کی ضرورت پڑتی ہے۔

تیسرا حصہ: تاصیل وتصحیح:

اس میں تاصیل کا ایک ہی طریقہ ذکر کیا گیا ہے، اور عام کتابوں کی بنسبت اسے انتہائی آسان اسلوب میں پیش کیا گیا ہے، اس کے علاوہ فرائض کی کتابوں میں جو دیگر روایتی اور جدولی طریقے مذکور ہیں انہیں یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ بالخصوص اس ضمن میں بین العددین نسبتوں کی بحث لانا بالکل ہی مناسب نہیں ہے، بعض حضرات عددی نسبتوں کی بحث یہیں سے اس لئے شروع کر دیتے ہیں تاکہ آگے رد، مناسخہ اور دیگر کئی مباحث میں ان نسبتوں کا سہارا لیتے وقت آسانی ہو؛ لیکن ہماری اس کتاب میں ان نسبتوں کا سہارا لئے بغیر پورا علم فرائض سیکھ سکتے ہیں۔

ہم نے صرف مناسخہ کے باب میں ان نسبتوں پر بات کی ہے، وہ بھی پہلے نعم البدل طریقہ پیش کر کے محض اضافی معلومات کے لئے، یعنی یہ طریقہ سیکھنا ضروری نہیں ہے۔

جہاں تک تصحیح کی بات ہے، تو اس کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے، کیونکہ جس گروہ میں تصحیح کی ضرورت ہے، صرف اس گروہ کے حصہ کو الگ سے توڑ کر بانٹا جا سکتا ہے، لہٰذا اس کی خاطر سارے وارثین کے حصوں اور اصل مسئلہ کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ بعض نادر مسائل جیسے مفقود

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یا حمل وغیرہ میں، حساب کے لئے ابتدائی مرحلے میں تصحیح کی ضرورت پڑتی ہے، اس لئے تصحیح کو بھی سمجھا دیا گیا ہے اور بہت ہی آسان اور عام فہم اسلوب میں اسے پیش کیا گیا ہے۔

❁ چوتھا حصہ: مسائل فرائض کی قسمیں (عادلہ، عائلہ، ناقصہ)

علم فرائض میں سب سے آسان بحث یہی ہے، لیکن افسوس ہے کہ فرائض کی کتابوں میں ناقصہ کے مسئلہ کو زوجین کے سبب کافی پیچیدہ بنا کر پیش کیا گیا ہے، ہم نے مسئلہ زوجیہ کے حل کا بھی دو طریقہ پیش کیا ہے پہلا طریقہ انتہائی آسان اور کافی وشافی ہے۔ اضافی معلومات کے لئے ایک دوسرا طریقہ بھی آسان اسلوب میں پیش کر دیا گیا ہے، اس کا جاننا ضروری نہیں ہے۔

ناقصہ ورد کے لفظی اطلاق کو لیکر مذہب حنبلی اور بقیہ مذاہب ثلاثہ میں جو اختلاف ہے، وہ محض لفظی ہے، اس لئے ہم نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی ہے، البتہ ہماری گفتگو مذاہب ثلاثہ کی تصریحات کے موافق ہے۔

❁ پانچواں حصہ: نادر مسائل:

اس میں ان مسائل کا حل پیش کیا گیا ہے جو شاذ و نادر ہی پیش آتے ہیں جیسے مناسخہ [1]، مفقود، حمل، خنثی اور الموت الجماعی کے مسائل۔

مناسخہ میں ایک ایسا طریقہ بتایا گیا ہے جس کی مدد سے یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے کسی نئی معلومات کی ضرورت ہی نہیں، تاہم اضافی معلومات کے لئے اس کا دوسرا طریقہ بھی آسان سے آسان اسلوب میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اس دوسرے طریقہ کو سمجھنے میں ذرا بھی دشواری ہو، تو اسے نظر انداز کر دینا چاہئے کیونکہ پہلا طریقہ ہی کافی وشافی ہے۔ فرائض کو جن مسائل نے مشکل بنایا ہے، ان میں مناسخہ کا بھی اچھا خاصا دخل ہے؛ ان شاء اللہ اس کتاب میں یہ باب کوئی مشکل پیدا نہیں کر سکے گا۔

مفقود، حمل اور خنثی کے مسائل کے حل کا طریقہ ایک ہی ہے، اس لئے ہم نے ان تینوں کو ایک ساتھ ذکر کیا ہے، اور مفقود کو پہلے اس لئے رکھا، کیونکہ اس میں کم سے کم وقت میں یہ طریقہ سمجھ میں آ جاتا ہے، جبکہ حمل میں نسبتاً وقت زیادہ لگتا ہے، اور آخر میں خنثی کے مسئلہ کو رکھا گیا ہے کیونکہ اس میں

[1] مناسخہ، نادر مسائل میں سے ہی ہے لیکن جب اسلامی نظام میراث سے غفلت ہو، یا مشترکہ خاندان کے سبب عمداً ترکہ کی تقسیم میں تاخیر ہو تو مناسخہ کی صورت زیادہ پیش آتی ہے جیسا کہ برصغیر کا معاملہ ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک بہت ہی معمولی چیز کا اضافہ ہے۔

سب سے آخر میں الموت الجماعی کو رکھا گیا ہے، کیونکہ اس کی نوبت مرجوح قول پر عمل کرنے کے سبب آتی ہے؛ تاہم بعض کی نظر میں یہی قول راجح ہے، لہٰذا ان کی رعایت میں یہ مسئلہ بھی بتلا دیا گیا ہے۔

چھٹا حصہ: ترکہ کی تقسیم:

اس میں ترکہ کو وارثین کے مابین تقسیم کرنے کا طریقہ بتلایا گیا ہے جو بہت ہی آسان ہے۔

اس کتاب کی بعض اصطلاحات کی وضاحت:

حدیث عصبہ:۔ اس کتاب میں جہاں بھی اجمالی طور پر "حدیث عصبہ" لکھا جائے گا اس سے مراد وہ متفق علیہ حدیث ہے جو ص (۳۲) پر مذکور ہے۔

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ:۔ اس کتاب میں جہاں بھی اجمالی طور پر "حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ" لکھا جائے گا اس سے مراد وہ حدیث ہوگی جو صفحہ (٦١) پر مذکور ہے۔

خاتمہ

وارثین کی قسمیں بیان کرتے وقت ذوی الارحام پر تفصیل ذکر نہیں کی گئی کیونکہ ان کو ترکہ ملنے کی نوبت بہت ہی کم آتی ہے، یہاں اس کے بارے میں کچھ ضروری تفصیلات بتلادی گئی ہیں۔ اخیر میں "تخارج" کا طریقہ اور "میراث الجد مع الإخوۃ" میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کا خلاصہ بھی پیش کر دیا گیا ہے۔

اس پر یہ کتاب ختم ہے، ہم نے پوری کوشش کی ہے اس کتاب میں پروف کی یا علمی غلطی نہ رہ جائے لیکن تمام کوشش کے باوجود بھی صدفی صد صحت کا دعویٰ کوئی نہیں کرسکتا لہٰذا قارئین سے گذارش ہے کہ اپنی آراء و استدراکات سے آگاہ فرمائیں تاکہ اصلاح کی جا سکے۔ رب العالمین ناچیز کی اس کوشش کو کامیاب بنائے اور ہر خاص و عام کے لئے اسے مفید بنائے آمین۔

ابو الفوزان کفایت اللہ سنابلی، ممبئی

۱۵/ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ موافق ۴/ دسمبر ۲۰۱۷م

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مدرسین سے گذارش

۱۔اس فن کے تعلق سے یہ بات بہت اہم ہے کہ بغیر استاذ کے اسے سیکھنا انتہائی دشوار ہے بلکہ شاید ناممکن ہے۔طلبہ کو یہ بات ذہن نشین کرادینی چاہئے۔

۲۔سب سے پہلے طلبہ کو میراث سے متعلق قرآنی آیات اور متعلقہ احادیث اچھی طرح یاد کرادیں۔

۳۔یہ علم ،فقہ اور حساب دوحصوں پر مشتمل ہے عام کتب فرائض میں زیادہ تر حساب ہی کے سہارے یہ فن سکھایا جاتا ہے،لیکن کوشش کی جائے کہ حساب کو فقہ یعنی کتاب وسنت کے دلائل سے مربوط کر کے یہ فن پڑھایا جائے،تا کہ طلبہ کتاب وسنت کے دلائل کے ساتھ مسئلہ بتانے پر قادر ہوں۔

۴۔عصبہ کی بحث کو اچھی طرح سمجھا دیں اور حجب کی بحث میں کم از کم قواعد اچھی طرح یاد کرا کر اس کی خوب مشق کرادیں۔قواعد حجب کے دلائل کو ابتداء میں اجمالی طور پر پڑھا دیا جائے اور آگے مناسب مقامات پر وقتاً فوقتاً تفصیل پیش کی جاتی رہے۔

۵۔حجب میں حجب بالوصف وحجب بالشخص اور حجب نقصان وحجب حرمان، نیز فرضی حصہ کے حاجب اور عصبی حصہ کے حاجب کی تفصیل میں نہ جائیں تو بہتر ہی ہے، یہ چیزیں اعلی درجے کے متخصصین ہی کے لئے مناسب ہیں،اسی لئے اس کتاب میں ان تفصیلات کو نہیں پیش کیا گیا ہے۔

۶۔اس کتاب میں ہم نے صرف ان اصول وقواعد کو پیش کیا ہے جسے ہم نے اپنے ذوق وتجربے کے لحاظ سے آسان جانا ہے،لیکن ہر شخص کے ذوق وفہم کی نوعیت ایک نہیں ہوتی اس لئے ضرورت محسوس کی جائے تو مدرسین دیگر کتابوں کی مدد سے دوسرے اصول اور قواعد کا بھی ذکر کریں۔

۷۔رداور مناسخہ کے باب میں اضافی معلومات،اسی طرح الموت الجماعی اور ذوی الأرحام کی بحث کو سب سے اخیر میں پڑھائیں۔

۸۔اصحاب الفروض کے حصوں میں شرائط کی تشریح میں جو تفصیلات ہیں وہ صرف سمجھانے کے لئے ہیں لہٰذا طلبہ کو انہیں رٹنے اور حفظ کرنے پر آمادہ نہ کریں۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مقدمۃ

علم فرائض کا تعارف

''فرض'' کا لغوی معنی:

فرائض یہ فریضہ کی جمع ہے، یہ لفظ فرض سے ماخوذ ہے جس کے بہت سے معانی ہیں مثلا نازل کرنا، واجب کرنا، مقرر کرنا، متعین کرنا، بیان کرنا، حلال کرنا۔

علم فرائض میں یہ تمام معانی شامل ہیں کیونکہ اس علم کو اللہ نے نازل کیا ہے، اس کے احکام کو بیان کیا ہے، اس پر عمل کو واجب قرار دیا ہے، بعض وارثین کے حصوں کو متعین کیا ہے وغیرہ۔ آیت میراث میں لفظ ''فریضۃ'' اور ''مفروضا'' وارد ہوا ہے اسی مناسبت سے اس علم کا نام ''علم فرائض'' ہے۔

''فرض'' کا اصطلاحی معنی:

ہر وارث کا وہ حصہ جو خاص مقدار میں متعین ہے۔

علم فرائض کی تعریف:

وہ علم جس کے ذریعہ میت کے غیر وارثین اور وارثین اور ان کے حصوں کی جانکاری حاصل ہو۔

علم فرائض کا ایک دوسرا نام **''علم وراثت''** یا **''علم میراث''** یا **''علم مواریث''** ہے۔

لغوی معنی:- وراثت ہی سے ماخوذ میراث کا لفظ ہے جس کی جمع مواریث آتی ہے۔ وراثت کے کئی معانی ہیں جن میں سے ایک معنی یہ ہے کہ کسی شخص کی ایک چیز کو کسی دوسرے شخص کی طرف منتقل کرنا۔ اس علم میں یہی معنی مراد ہے۔

شرعی معنی:- وہ حق جسے ایک وارث اپنے مورّث کے مال سے پاتا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

علم فرائض کی غرض وغایت:

اس علم کا مقصد میت کے ترکہ کو وارثین میں ان کے حقوق کے مطابق تقسیم کرنا ہے۔

علم فرائض کا موضوع:

اس علم کا موضوع ترکہ ہے یعنی وہ جائداد جو میت نے بوقت وفات چھوڑی ہو۔

علم فرائض سیکھنے کا حکم:

اس علم کو جملہ تفصیلات کے ساتھ جاننا فرض کفایہ ہے، لیکن کم از کم اتنا جاننا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ میت کی جائداد کو کتاب وسنت کی روشنی میں ان کے مستحقین تک پہنچانا ضروری ہے۔

علم فرائض کی اہمیت وفضیلت:

اس علم کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اس علم کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، اوراس کے مطابق عمل کرنے پر جنت کا وعدہ کیا ہے اوراس کے خلاف عمل کرنے پر شدید وعید سنائی ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث ہے:

عن أنس بن مالك، أن رسول الله ﷺ قال: أرحم أمتي بأمتي أبو بكر، وأشدهم في دين الله عمر، وأصدقهم حياء عثمان، و أقضاهم علي بن أبي طالب، وأقرؤهم لكتاب الله أبي بن كعب، وأعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل، وأفرضهم زيد بن ثابت، ألا وإن لكل أمة أمينا، وأمين هذه الأمة أبو عبيدة بن الجراح

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ میری امت پر رحم کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، اللہ کے دین میں سب سے زیادہ سخت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور مضبوط عمر رضی اللہ عنہ ہیں، حیاء میں سب سے زیادہ حیاء والے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، سب سے بہتر قاضی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں، سب سے بہتر قاری ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں، سب سے زیادہ حلال وحرام کے جاننے والے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں، اور سب سے زیادہ فرائض (تقسیم میراث) کے جاننے والے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں، سنو! ہر امت کا ایک امین ہوا کرتا ہے، اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں [سنن ابن ماجہ رقم ۱۵۴ واسنادہ صحیح]

اس حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے خلفائے راشدین کے ساتھ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی چند اہم خصوصیات ذکر کی ہیں، انہیں صحابہ کے ساتھ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور ان کی خصوصیت یہ بیان کی کہ وہ فرائض میں سب سے زیادہ مہارت رکھتے ہیں۔ اس حدیث سے علم فرائض کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

ترکہ کی تعریف:

لغوی معنی:

یہ ترک سے ہے جس کا معنی ہے چھوڑنا۔

اصطلاحی معنی:

میت فوت ہونے کے بعد جو بھی مال جس شکل میں بھی چھوڑے اسے "ترکہ" کہتے ہیں۔

ترکہ کے مصارف:

میت کے ترکہ کو درج ذیل ترتیب سے مرحلہ وار صرف کیا جائے گا اگر کسی ابتدائی مرحلہ میں ہی سارا ترکہ ختم ہو گیا تو اگلے مرحلے کی نوبت نہیں آئے گی۔

① تجہیز وتکفین: (Funeral)

میت کی تجہیز وتکفین کا انتظام میت کے ترکہ سے کیا جائے گا، اس میں اوسط درجے کی اشیاء کا استعمال ہوگا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲ قرض کی ادائیگی: (Debt)

☆ (الف) اگر میت کے ذمہ ایسا قرض ہے جس کے بدلے کسی کے پاس، میت کا کوئی مال بطور رہن رکھا ہوا ہے، تو وہ قرض واپس کر کے رہن کا مال ترکہ میں شامل کریں گے۔

☆ (ب) اور اگر میت کے ذمہ عام قرض ہو، تو اگر کسی ایک شخص کا قرض ہو تو اسے مطلوبہ رقم دے دی جائے گی اور ترکہ قرض کی رقم سے کم ہو تو ترکہ جتنا بھی ہو قرض خواہ کے حوالے کر دیا جائے گا۔

اگر میت کئی اشخاص کا قرضدار ہو اور ترکہ اتنا ہو کہ مجموع الدیون یعنی سارے قرض خواہوں کو ان کی مطلوبہ رقم دی جاسکتی ہو تو سب کو ان کا حق دے دیا جائے گا لیکن اگر ترکہ کم ہو اور مجموع الدیون (قرض خواہوں کی رقوم) زیادہ ہو، تو ہر قرض خواہ کو اس کی رقم کی نسبت سے مال دیا جائے گا۔[1]

☆ (ج) اگر میت کے ذمہ اللہ کا قرض ہو مثلاً اس نے فی سبیل اللہ کچھ خرچ کرنے کی نذر مانی ہو تو اس کے ترکہ میں سے نذر کی رقم فی سبیل اللہ خرچ کر دی جائے گی۔

۳ وصیت کی تنفیذ: (Will)

اگر میت نے ایک تہائی مال یا اس سے کم کی جائز وصیت کی ہے تو اتنا مال وصیت میں صرف کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ اگر ناجائز کام کے لئے وصیت کی ہے تو اس کی وصیت نافذ نہیں کی جائے گی، اور اگر جائز کام کی وصیت کی ہے مگر ایک تہائی مال سے زائد کی وصیت کی ہے تو صرف ایک تہائی مال ہی سے وصیت کو نافذ کیا جائے گا۔ کیونکہ متعدد احادیث میں ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت ممنوع ہے، مثلاً ایک حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

"الثلث و الثلث کثیر"

[1] اس کا طریقہ کتاب کے اخیر میں بیان کیا گیا ہے، دیکھئے صفحہ (۱۸۰)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''ثلث مال کی وصیت کر سکتے ہو اور یہ بھی بہت زیادہ ہے'' [صحیح البخاری، رقم ۵۳۵۴]

نیز اگر وارثین میں سے کسی کے لئے وصیت کی ہے تو بھی وصیت نافذ نہیں کی جائے گی کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

''إن الله قد أعطى كل ذى حق حقه فلا وصية لوارث''

اللہ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دیا ہے لہٰذا اب وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں [سنن أبي داود، رقم ۲۸۷۰ والحدیث صحیح]

④ وارثین میں تقسیم وراثت:

اسلامی نظام میراث کے تحت ترکہ کی تقسیم، یہ آخری عمل ہی علم فرائض کا مقصود ہے۔

✿ وراثت کے ارکان:

وراثت کے تین ارکان ہیں:

① مورّث ② وارث ③ مال موروث یعنی ترکہ

✿ اسباب وراثت:

وراثت کے تین اسباب ہیں:

① نکاح ② نسب ③ ولاء (آزادہ کردہ غلام سے آزاد کنندہ کا تعلق)

اگر شوہر نے طلاق رجعی دی ہو، اور عدت کے دوران ہی شوہر کی وفات ہو جائے، تو عورت وراثت کی حقدار ہو گی۔

نکاح اور نسب کی دلیل آیات میراث ہیں [۴/نساء:۱۱،۱۷۶]

اور ولاء کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''إنما الولاء لمن اعتق''

''غلام یا لونڈی کا ترکہ وہی لے گا جو اسے آزاد کرے گا'' [صحیح بخاری: رقم ۶۷۵۲]

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ شروط وراثت:

وراثت کی تین شرطیں ہیں:

① مورث کی وفات کا یقین ہو جائے، اور یہ تین ذرائع سے ہو سکتا ہے۔

اول: معاینہ، یعنی آنکھوں سے مردہ حالت میں دیکھ لیا گیا۔

دوم: حکما، یعنی کسی کے غائب ومفقود ہونے کے سبب قاضی موت کا فیصلہ کر دے۔

سوم: تقدیرا، مثلاً کسی حاملہ عورت کو کسی نے مارا جس کے سبب حمل مردہ حالت میں ساقط ہو گیا، تو اس حمل کی دیت اس کے وارثین میں تقسیم ہو گی، اس صورت حال میں یہ نہیں کہا جائے گا کہ بچہ پہلے سے پیٹ میں مر چکا تھا بلکہ یہی مانا جائے گا کہ اس حادثہ کے بعد ہی حمل پر موت طاری ہوئی ہے اور اس سے قبل وہ زندہ تھا۔

② مورث کی موت کے بعد وارث کی حقیقی یا حکمی حیات کا یقین ہو۔ (مفقود کو دوران انتظار، اسی طرح حمل کو نطفہ کی حالت میں حکما باحیات مانا جاتا ہے)

③ وراثت کا سبب معلوم ہو۔

ان شرطوں کے دلائل میراث سے متعلق عام آیات واحادیث ہیں۔ تفصیل کے لئے "المغيث بأدلة المواريث" نامی کتاب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

❁ موانع وراثت:

موانع وراثت تین ہیں:

① وارث کا اپنے مورث کو قتل کر دینا۔

② وارث اور مورث میں سے کسی کا غیر مسلم ہونا۔

③ وارث کا غلام یا لونڈی ہونا۔

پہلے مانع کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"ليس للقاتل من الميراث شيء"

"اپنے مورّث کو قتل کرنے والے کے لئے اس کی میراث میں کوئی حق نہیں ہے" [سنن دارقطنی ت الأرنؤوط: ۵/ ۱۷۰، رقم ۴۱۴۹، یہ حدیث حسن لغیرہ ہے]

اس کی حکمت یہ بھی ہے کہ کوئی شخص قبل از وقت وراثت پانے کی لالچ میں اپنے مورّث کو قتل نہ کردے۔

دوسرے مانع کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"لايرث المسلم الكافر ولاالكافر المسلم"

"مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا، اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے" [صحیح بخاری، رقم ۶۷۶۴]

تیسرے مانع کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للذى باعه، إلا ان يشترط المبتاع"

"اور اگر کسی شخص نے کوئی مال والا غلام خریدا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوتا ہے۔ ہاں اگر خریدار شرط لگادے تو یہ صورت الگ ہے" [صحیح بخاری، رقم ۲۳۷۹]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہلا حصہ: وارثین

اس حصہ میں تین ابواب ہوں گے:

☆ باب اول: وارثین کی فہرست

☆ باب دوم: وارثین کی قسمیں

☆ باب سوم: وارثین بحیثیت استحقاق وحرمان (حجب)

باب اول: وارثین کی فہرست

وارثین کی فہرست، علم فرائض کے تمام مباحث کا مرکز ہے، اس لئے سب سے پہلے یہ فہرست اچھی طرح یاد ہو جانی چاہیے، میت کے وارثین کو درج ذیل چار گروپوں میں بانٹ سکتے ہیں، اور اسی کی مدد سے وارثین کی فہرست بھی بآسانی یاد کر سکتے ہیں، سب سے پہلے بالترتیب یہ گروپ ذہن میں بٹھالیں، پھر اسی کے تحت سارے وارثین کو یاد کر لیں۔

- اول: زوجین (شریک حیات)[1]
- دوم: فروع (نچلی نسل)
- سوم: أصول (اوپری نسل)
- چہارم: حواشی (کنارے کے رشتہ دار)

اب ان گروپوں میں ہر گروپ کے وارثین کی تفصیل یہ ہے:

---

[1] فرائض کی بعض کتابوں میں زوجین کا ذکر نسبی رشتہ داروں کے بعد ہوتا ہے کیونکہ نسبی رشتہ، نکاح کے رشتہ سے زیادہ قوی ہے، جبکہ بعض کتابوں میں زوجین کا ذکر پہلے ہوتا ہے، ہم نے یہ دوسرا طریقہ ہی اپنایا ہے کیونکہ سمجھنے کے لحاظ سے یہی طریقہ زیادہ مفید ہے، بالخصوص ناقصہ کے مسئلہ میں مسئلہ زوجیہ ردیہ ہو تو سب سے پہلے زوجین ہی کے گروپ کو حصہ دیا جاتا ہے۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ یہ علم سیکھتے ہوئے وارثین کی ایسی ترتیب اپنائی جائے جو ہر مسئلہ میں برقرار رہے۔ یاد رہے کہ اس علم کو آسان بنانے کے لئے حتی الامکان کوشش یہی ہونی چاہئے کہ ذہن کو غیر ضروری انتشار سے محفوظ ہی رکھا جائے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رشتے دار (صہری ونسبی) وارثین

زوجین (شریک حیات)	
مذکر	**مؤنث**
(۱) زوج (شوہر)	(۲) زوجة (بیوی)
فروع (نچلی نسل)	
مذکر	**مؤنث**
(۳) ابن (بیٹا)	(۴) بنت (بیٹی)
(۵) ابن الإبن (پوتا)	(٦) بنت الإبن (پوتی)
أصول (اوپر کی نسل)	
مذکر	**مؤنث**
(۷) أب (باپ)	(۸) أم (ماں)
(۹) أبو الأب (دادا)	(۱۰) أم الأب و أم الأم (دادی ونانی)

أبوالأب کو "الجد الصحیح" بھی کہتے ہیں۔

أم الأب (دادی) اور أم الأم (نانی)، ان دونوں کو ایک لفظ میں "الجدة الصحیحة" کہتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حواشي (کنارے کے رشتہ دار)

الأخوة

مؤنث	مذکر
الأخت من جميع الجهات (ہر طرح کی بہن)	**الأخ من جميع الجهات** (ہر طرح کا بھائی)
(۱۲) الأخت الشقيقة (سگی بہن)	(۱۱) الأخ الشقيق (سگا بھائی)
(۱۴) الأخت لأب (باپ شریک بہن)	(۱۳) الأخ لأب (باپ شریک بھائی)
(۱۶) الأخت لأم (ماں شریک بہن)	(۱۵) الأخ لأم (ماں شریک بھائی)
	أخ لغير أم کے بیٹے
	(۱۷) ابن الأخ الشقيق (سگا بھتیجا)
	(۱۸) ابن الأخ لأب (باپ شریک بھتیجا)

العمومة

	(۱۹) العم الشقيق (سگا چچا)
	(۲۰) العم لأب (باپ شریک چچا)
	(۲۱) ابن العم الشقيق (سگے چچا کا بیٹا)
	(۲۲) ابن العم لأب (باپ شریک چچا کا بیٹا)

نوٹ:- عمومہ میں کوئی خاتون وارث نہیں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وارثین کی تعداد اور ان کی نوعیت:

مرد وخواتین وارثین کی مجموعی تعداد (۲۲) ہے۔مرد وارثین کی تعداد (۱۴) ہے۔خواتین کی تعداد (۸) ہے۔

ان سارے وارثین میں یا تو اصحاب الفروض ہیں یا عصبہ ہیں، یا ایک ساتھ دونوں ہیں، اصحاب الفروض کے دلائل الگ الگ آیات واحادیث ہیں، اور عصبہ کے دلائل میں حدیث عصبہ سب سے اہم ہے، نیز بعض دیگر آیات واحادیث بھی ہیں۔ان سارے دلائل کا تذکرہ آگے ہوگا وہاں ان دلائل کو پڑھنے کے بعد دوبارہ اس فہرست پر نظر ڈال لینی چاہئے تاکہ یہ فہرست مع دلائل یاد ہو جائے۔

بعض رشتوں کا تسلسل:

☆ بنت الابن (پوتی) کے والد کی نسل، مذکر کے تسلسل کے ساتھ جس قدر بھی نیچے اترے سب "بنت الابن" کے مفہوم میں شامل ہوں گی۔

☆ جدۃ صحیحہ کی نسل جد صحیح یا مؤنث کے تسلسل کے ساتھ جس قدر بھی دور جائے سب والد یا والدہ کی "اُم" کے مفہوم میں شامل ہوں گی۔

☆ عصبہ بالنفس میں مذکر کے تسلسل کے ساتھ نسل جس قدر بھی دور جائے، سب عصبہ میں شامل ہوں گے عصبہ بالنفس پر بحث آگے آ رہی ہے۔

دراصل نصوص میں بعض رشتوں کے لئے جو الفاظ ہیں وہ اپنے اندر وسعت رکھتے ہیں اور رشتوں میں تسلسل پر دلالت کرتے ہیں۔آگے جب دلائل کے ساتھ ایسے رشتوں کا ذکر آئے گا تو یہ چیز خود بخود سمجھ میں آ جائے گی، اس لئے یہاں صرف مذکورہ فہرست ہی کو یاد کرنے پر اکتفاء کریں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب دوم: وارثین کی قسمیں

وارثین کی تین قسمیں ہیں: ① اصحاب الفروض ② عصبہ ③ ذوی الارحام

❁ پہلی قسم: اصحاب الفروض: (Fixed sharers)

فرض کا لغوی واصطلاحی معنی مقدمہ میں بتایا جا چکا ہے۔اسی سے اصحاب الفروض ہے یعنی وہ وارثین جن کے حصے کی خاص مقدار متعین ہے، مثلا زوج (شوہر) کا حصہ نصف یا ربع متعین ہے۔

مرد وارثین میں صرف چار (زوج ،أب ،أبو الأب ،أخ لأم)اصحاب الفروض میں سے ہیں،خواتین وارثات میں سب خواتین اصحاب الفروض میں سے ہیں۔ان کی تعداد (۸) (**زوجہ، بنت ، بنت الابن ، أم ، جدۃ ، أخت شقیقه ، أخت لأب ، أخت لأم**) ہے۔یعنی کل اصحاب الفروض کی تعداد بارہ (۱۲) ہے۔[ان میں چھ (یعنی: زوج، زوجہ، أخ لأم، أخت لأم، أم، جدہ) صرف اصحاب الفروض ہی رہتے ہیں، جبکہ بقیہ چھ بعض حالات میں عصبہ بنتے ہیں، کما سیاتی]

کتاب وسنت کی رو سے اصحاب الفروض کے جو متعین حصے ہیں وہ کل چھ ہیں جنہیں دو گروپ میں بانٹ سکتے ہیں:

پہلا گروپ نصفیات یعنی: نصف $(\frac{1}{2})$ ، ربع $(\frac{1}{4})$ ، ثمن $(\frac{1}{8})$

دوسرا گروپ ثلثیات یعنی: ثلثین $(\frac{2}{3})$ ، ثلث $(\frac{1}{3})$ ، سدس $(\frac{1}{6})$

"نصفیات" میں مشترک بات یہ ہے کہ سب میں آدھے کی شکل پائی جاتی ہے، "نصف" تو آدھا ہے ہی، "ربع" نصف کا آدھا ہے اور "ثمن" ربع کا آدھا ہے، اس لئے اس گروپ کو "نصفیات" کہا جاتا ہے۔

اور "ثلثیات" میں مشترک بات یہ ہے کہ سب میں ثلث سے کوئی تعلق پایا جاتا ہے، "ثلثین" یہ ثلث کا ڈبل ہے، "ثلث" تو ثلث ہے ہی، اور ثلث کا آدھا "سدس" ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اصحاب الفروض کے حصوں کو کسری عدد میں بھی لکھا گیا ہے اس لئے ''کسری عدد'' کا مفہوم سمجھ لینا چاہیئے۔

کسری عدد کا مفہوم: (Fraction)

وہ اعداد جو کسی مکمل عدد کا حصہ بتلائیں اسے ''کسری عدد'' کہتے ہیں۔ مثلاً مکمل عدد (۱) ہے، اب اس کے دو مساوی حصے کئے جائیں تو (آدھا) اور (آدھا) کے دو حصے بنیں گے۔ پھر یہ بتانا ہو کہ ان دو حصوں میں سے ایک حصہ لینا ہے تو اسے کسری عدد میں ($\frac{۱}{۲}$) لکھتے ہیں اور اسے ''ایک بٹا دو'' پڑھتے ہیں۔

لکیر (—) کے نیچے وہ عدد لکھتے ہیں جو ان مساوی حصوں کی پوری تعداد بتلائے جو ایک مکمل عدد سے الگ کئے گئے ہیں، مثلاً اوپر کی مثال میں لکیر کے نیچے (۲) کا عدد ہے جو یہ بتلا رہا ہے کہ مکمل عدد مثلاً (۱) کے دو مساوی حصے (آدھا) اور (آدھا) کئے گئے ہیں۔

یہ نچلا عدد، ایک مکمل عدد کے کئے گئے حصوں کی پوری تعداد اور ان کے تناسب یعنی سب کی یکساں مقدار بتلاتا ہے اس لئے اسے ''**نسب نما**'' (Denominator) کہتے ہیں۔

لکیر کے اوپر وہ عدد لکھتے ہیں جو ان حصوں میں سے اتنے حصے کی تعداد بتلائے جتنا لینا ہے مثلاً اوپر کی مثال میں لکیر سے اوپر (۱) کا عدد ہے جو یہ بتلا رہا ہے کہ مکمل عدد (۱) کے دونوں مساوی حصوں (آدھا) اور (آدھا) میں سے ایک حصہ (آدھا) لیا گیا ہے۔

یہ اوپری عدد، صرف اتنے حصوں کی تعداد بتلاتا ہے جن کو لیا جاتا ہے یعنی جن کا شمار ہوتا ہے اس لئے اسے ''**شمار کنندہ**'' (Numerator) کہتے ہیں۔

انگریزی میں ان حصوں کے نام اس طرح ہیں:

پہلا گروپ نصفیات یعنی: نصف (half)، ربع (one-fourth)، ثمن (one-eighth)

دوسرا گروپ ثلثیات یعنی: ثلثین (two-thirds)، ثلث (one-third)، سدس (one-sixth)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فی صدی (Percentage) میں یہ حصے اس طرح ہوں گے:

پہلا گروپ نصفیات یعنی: نصف (50٪)، ربع (25٪)، ثمن (12.5٪)

دوسرا گروپ ثلثیات یعنی: ثلثین (66.67٪) ثلث (33.33٪)، سدس (16.67٪)

فی صدی کا مفہوم:

کسی مقدار کو (۱۰۰) فرض کر کے اس کا کوئی حصہ ظاہر کرنا فی صدی کہلاتا ہے۔ کسر کو فی صدی میں بدلنے کا فارمولہ یہ ہے کہ شمار کنندہ (Numerator) کے آگے دو صفر بڑھا دیں، پھر اسے نسب نما (Denominator) سے تقسیم کر دیں حاصل تقسیم فی صدی ہوگا جس پر (٪) کی علامت لگائیں مثلاً:

کسر ($\frac{۱}{۲}$) کو فی صدی میں بدلنا ہے تو شمار کنندہ (۱) کو (۱۰۰) بنا دیں، پھر اسے نسب نما (۲) سے تقسیم کر دیں، حاصل تقسیم (۵۰) آئے گا، اسے (۵۰٪) لکھیں گے۔

اصحاب الفروض پر تفصیلی بحث مع دلائل دوسرے حصہ میں آ رہی ہے۔

❀ دوسری قسم: عصبہ (Residuary)

لغوی معنی:

عصبہ، عصب اور تعصیب سے ہے جس کا معنی احاطہ کرنا یا مدد کرنا، اسم فاعل ''عاصب'' اور ''معصب'' آتا ہے، عصبہ یہ مفرد و جمع اور مذکر و مؤنث سب کے لئے بولا جاتا ہے۔

اصطلاحی معنی:

اصحاب الفروض کو ان کے متعین حصے دینے کے بعد، باقی بچے مال کو کتاب وسنت میں جن وارثین کو دینے کے لئے کہا گیا ہے، خواہ وہ اصحاب الفروض کے علاوہ دیگر رشتہ دار ہوں یا اصحاب الفروض ہی ہوں، انہیں عصبہ کہتے ہیں۔ ان کی مکمل فہرست وارثین کے گروپ اور ان کے درجے کے اعتبار سے بالترتیب یہ ہے:

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

البنوة : (فروع)

ابن ← + "بنت" عصبہ بالغیر

ابن الابن ← + "بنت الابن" عصبہ بالغیر ،(بوقت ضرورت + ابن ابن الابن)

الأبوة:(أصول)

أب

أبو الأب

الأخوة : (حواشی)

أخ شقيق ← +" أخت شقيقة" عصبہ بالغیر ← +"فرع مؤنث" عصبہ مع الغیر

أخ لأب ← +" أخت لأب" عصبہ بالغیر ← +"فرع مؤنث" عصبہ مع الغیر

ابن الأخ الشقيق

ابن الأخ لأب

العمومة:

عم شقيق

عم لأب

ابن العم الشقيق

ابن العم لأب

☆ یہ فہرست بالترتیب وارثین کی فہرست ہی ہے، بس اس میں "**زوجین**" کے پورے گروپ (زوج اور زوجہ) کو، **اصول** سے "تمام مؤنث" (أم اور جدة) کو، اور **حواشی** سے **إخوہ لأم** (أخ لام و أخت لأم) کو نکال دیا گیا ہے، یہ چھ وارثین ایسے ہیں جو ہر حال میں صرف اصحاب الفروض ہی رہتے ہیں۔

ان کے علاوہ باقی تمام وارثین وہ ہیں، جن کو اصحاب الفروض سے بچا ہوا مال دینے کا حکم ہے۔

☆ استحقاق کے لحاظ سے ان کی ترتیب بھی یہی ہے، یعنی اوپر کا کوئی عصبہ موجود ہوگا تو سارا باقی مال اسی کے پاس چلا جائے گا اور نیچے کے عصبہ کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عصبہ سے متعلق یہ دو چیزیں اچھی طرح یاد کرلیں، یعنی ایک یہ کہ ان کی مرتب فہرست یہی ہے، دوسری یہ کہ اس فہرست کے مطابق اول الذکر کی موجودگی میں متاخرالذکر کو حصہ نہیں ملے گا۔ اگر عصبہ سے متعلق صرف یہ دو باتیں اچھی طرح سے یاد ہوگئیں تو اب عصبہ کے نام پر مزید کسی بحث کی ضرورت نہیں ہے، الا یہ کہ عصبہ میں تیسری اور چوتھی پشت کے وارثین ہوں جو کہ عموماً نہیں ہوتے، تاہم مزید بحث پیش کی جارہی ہے تاکہ ساری باتیں سمجھ میں آجائیں۔

عصبہ کی قسمیں:

مذکورہ عصبہ میں کچھ ایسے ہیں جو بذات خود عصبہ بنتے ہیں، اور کچھ ایسے ہیں جو کسی خاص وارث کے ساتھ آنے کے سبب عصبہ بنتے ہیں، پھر کسی کے ساتھ میں آنے والے وارثین کی بھی دو شکلیں ہوتی ہیں اس لحاظ سے ان عصبہ کو تین قسموں میں بانٹا جاتا ہے جن کی تفصیل یہ ہے:

(اول: عصبہ بالنفس (بذات خود عصبہ بننا) (Residuaries by themselves)

عصبہ بالنفس صرف مذکر وارثین ہوتے ہیں اور اس میں زوج (شوہر) اور اَخ لأم (ماں شریک بھائی) کو چھوڑ کر سارے مذکر وارثین آ جاتے ہیں، کیونکہ مذکر وارثین کو عصبہ قرار دے کر انہیں باقی کا حقدار بتانے والی جو حدیثِ عصبہ ہے، وہ زوج اور اَخ لأم کو چھوڑ کر بقیہ سارے مذکر وارثین پر منطبق ہوتی ہے، حدیثِ عصبہ [1] یہ ہے:

"ألحقوا الفرائض بأهلها، فما بقي فهو لأولى رجل ذكر"

"میراث کو اصحاب الفروض میں تقسیم کردو اور جو کچھ باقی بچے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد کا حصہ ہے" [صحیح بخاری، رقم ٦٧٣٢]

اس حدیث میں دو باتیں ہیں، ایک یہ کہ اصحاب الفروض سے بچا مال میت کے بقیہ مرد رشتہ دار کو دینا ہے، اور دوسری بات یہ ہے کہ سب سے قریبی مرد رشتہ دار کو دینا ہے، اس دوسری بات کی وجہ سے میت کے قریبی مرد رشتہ دار کے ہوتے ہوئے، دور کے مرد رشتہ دار کو حصہ نہیں ملے گا۔

اس لئے اوپر جو فہرست پیش کی گئی ہے اس میں اصحاب الفروض کے علاوہ سارے مرد

[1] باپ کے عصبہ بننے کی دلیل مذکورہ حدیث عصبہ کے علاوہ سورہ نساء کی آیت (١١) ﴿وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ﴾ بھی ہے، نیز بھائی (اخوہ لغیر ام) کے عصبہ بننے کے دلیل سورہ نساء کی آخری آیت ﴿وَهُوَ يَرِثُهَا﴾ نیز ترمذی کی حدیث (٢٠٩٢) (وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ) بھی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرات کی فہرست لکھنے کے ساتھ ساتھ، میت سے قربت کے لحاظ سے انہیں ترتیب وار بھی لکھا گیا ہے، تاکہ باقی مال سب سے قریبی مرد رشتہ دار ہی کو دیا جائے اور دور کے مرد رشتہ دار کو نہ جائے۔ اس لئے عصبہ بالنفس کی فہرست کو اسی ترتیب سے یاد رکھنا ہے۔

یاد رہے فہرست وارثین کے حفظ میں آسانی کے لئے شروع ہی میں ان کے بالترتیب چار گروپس بنا دئے گئے ہیں، یہاں یہ بھی ذہن میں رکھ لیں کہ قربت کے لحاظ سے، عصبہ کی جو ترتیب بنتی ہے؛ وہ گروپس کی ترتیب کے مطابق ہی ہے۔ عصبہ کی قربت معلوم کرنے کے ضابطے کا بیان آگے آرہا ہے۔ (ص ۳۵)

(دوم: عصبہ بالغیر (کسی دوسرے کے عصبہ بنانے سے عصبہ بننا) (Residuaries by another)

عصبہ بالنفس میں کسی بھی وارث کے ساتھ، اسی درجے کی اس کی بہن[1] بھی موجود ہو، تو عصبہ بالنفس اپنی اس بہن کو بھی عصبہ بنا دے گا۔ یعنی ایسی بہن اپنے بھائی کے ذریعہ عصبہ بنتی ہے لہٰذ ''عصبہ بالغیر'' کہلاتی ہے، اور یہ کل چار خواتین ہیں:

☆ فروع سے دو:

① بنت (بیٹی)، یہ ابن (بیٹے) کے ساتھ ہو تو عصبہ بالغیر ہوگی۔

② بنت الابن (پوتی)، یہ ابن الابن (پوتے) کے ساتھ ہو تو عصبہ بالغیر ہوگی۔ (پوتی کبھی بوقت ضرورت اپنی پشت میں مزید نیچے مذکر مثلا ابن ابن الابن (پڑپوتے) کے ساتھ بھی عصبہ بالغیر بن جاتی ہے، بوقت ضرورت کی وضاحت آگے آرہی ہے)

☆ حواشی میں اخوہ سے دو:

③ اُخت شقیقہ (سگی بہن)، یہ اُخ شقیق (سگے بھائی) کے ساتھ ہو تو عصبہ بالغیر ہوگی۔

④ اُخت لأب (باپ شریک بہن)، یہ اُخ لأب (باپ شریک بھائی) کے ساتھ ہو تو عصبہ بالغیر ہوگی۔

---

[1] عصبہ بالنفس پوتا ہو اور اس کے ساتھ عصبہ بننے والی پوتی، اس کے چچا کی لڑکی ہو؛ تو یہ اس کی اصل بہن نہیں، تاہم اسے چچا زاد بہن کہہ سکتے ہیں، البتہ پوتی جب بوقت ضرورت پڑپوتے کے ساتھ عصبہ بنے تو یہ اس کی بہن نہیں ہوتی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فروع کے عصبہ بالغیر کی دلیل یہ آیت ہے:

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾

''اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے برابر ہے'' [۴/النساء: ۱۱]

حواشی کے عصبہ بالغیر کی دلیل یہ آیت ہے:

﴿وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾

''اور اگر کئی شخص اس ناطے کے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کے لئے حصہ ہے مثل دو عورتوں کے'' [۴/النساء:۱۷۶]

(**سوم: عصبہ مع الغیر (کسی کی معیت میں عصبہ بننا)** (Residuaries with another)

میت کی اخت شقیقہ (سگی بہن)، یا اخت لاب (باپ شریک بہن)، جب فرع وارث مؤنث کے ساتھ آئے؛ تو یہ دونوں بہنیں عصبہ ''مع الغیر'' بنتی ہیں۔

عصبہ مع الغیر کی دلیل، حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہے جس کے مطابق اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کی بہن کو، میت کی فرع مؤنث کے ساتھ عصبہ مع الغیر بنایا، اسی سے اصول بنا کہ '' الأخوات مع البنات عصبة'' یعنی بہنیں میت کی بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بنیں گی، حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر آگے آرہا ہے (دیکھئے: ص۶۱)۔

''عصبہ بالنفس''، ''عصبہ بالغیر'' اور ''عصبہ مع الغیر'' کی وجہ تسمیہ:

☆ عصبہ بالنفس میں ایک وارث، بذات خود باقی مال کا حقدار ہوتا ہے، کوئی دوسرا عاصب یا وارث اسے عصبہ نہیں بناتا، بلکہ بعض حالات میں یہ خود، دوسرے وارثین کو عصبہ بناتا ہے اس لئے اسے ''عصبہ بالنفس'' کہتے ہیں۔

☆ عصبہ بالغیر میں ایک عاصب (باقی کا حقدار)، اپنے ساتھ کسی خاتون کو بھی عصبہ (باقی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں شریک) بنا دیتا ہے۔اس لئے ایسی خاتون کوعصبہ بالغیر کہتے ہیں یعنی وہ بالنفس (بذات خود) عصبہ نہ تھی،لیکن اسے کسی عاصب نے خودکو ملنے والے باقی مال میں شریک کرلیا ہے۔

مثلاً میت کا بیٹا بذات خود عاصب ہے اور باقی مال کا حقدار ہے،اب اگراس کے ساتھ میت کی بیٹی بھی ہو،تو یہ بیٹا یعنی عاصب اپنے ساتھ ساتھ میت کی بیٹی یعنی اپنی بہن کوبھی عصبہ بنا دیتا ہے،اور باقی مال میں اپنے ساتھ اسے بھی شریک کرلیتا ہے۔

☆ اور عصبہ مع الغیر میں کوئی عاصب (باقی کا حقدار)،کسی خاتون کوعصبہ نہیں بناتا،اور نہ خودکو ملنے والے حصہ میں اسے شریک کرتا ہے،بلکہ ایک صاحب فرض کے ساتھ خاتون کے آجانے سے،وہ خاتون عصبہ (باقی مال کی حقدار) ہوجاتی ہے؛اور صاحب فرض اپنا حصہ الگ سے فرضا پاتا ہے۔گویا صاحب فرض (فرع مؤنث)،کی محض معیت کے سبب، خاتون (میت کی بہن) عصبہ بن جاتی ہے،اس لئے اسے ''عصبہ مع الغیر'' کہتے ہیں۔

عصبہ کی قربت معلوم کرنے کا ضابطہ:

عصبہ تین لحاظ سے میت سے قربت رکھتے ہیں:

① **جہت** (Group) یعنی نوعیت نسب کے لحاظ سے،اور یہ بالترتیب چار ہیں: بنوۃ،ابوۃ،اخوۃ،عمومۃ،اس میں پہلے گروہ کا فرد،دوسرے گروہ کے بالمقابل زیادہ قریبی ہے۔قرآن نے نسبی رشتہ داروں بنوۃ،ابوۃ اور اخوۃ کو اسی ترتیب سے رکھا ہے اور عمومہ کا گروہ حدیث عصبہ کے تحت آتا ہے جو ماقبل کے تینوں گروہ سے دور ہے۔

یاد رہے نوعیت نسب کی یہ ترتیب بھی وارثین کی گروپ وار ترتیب کے موافق ہے۔

② **درجہ** (Chain) یعنی پشت ونسل کے لحاظ سے،مثلاً ابن (بیٹا) کے بالمقابل ابن الابن (پوتا) دور کی پشت کا ہے۔یاد رہے کہ وارثین کی گروپ وار ترتیب میں اس کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے،یعنی قریبی پشت کے وارثین کو پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

③ **قــوت**(**Power**) کے لحاظ سے، یعنی والدین میں اشتراک واختلاف کے لحاظ سے، مثلاً اُخ شقیق (سگا بھائی)، والدین یعنی ماں باپ دونوں لحاظ سے یعنی ڈبل واسطے سے میت کا قریبی ہے؛ جبکہ اُخ لأب (باپ شریک بھائی)، صرف باپ کے لحاظ سے یعنی ایک ہی واسطے سے رشتہ دار ہے اور والدہ الگ الگ ہے، اس لئے یہ دور کا رشتہ دار ثابت ہوا۔ یاد رہے کہ وارثین کی گروپ وار ترتیب میں اس کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے، یعنی مشترک والدین والے رشتہ دار کو پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

اس تفصیل کے اعتبار سے سب سے قریبی عصبہ کو معلوم کرنے کا ضابطہ یہ ہے کہ کسی میت کے ایک سے زائد عصبہ ہوں تو:

سب سے پہلے جہت (**Group**) کے لحاظ سے ان کی نوعیت دیکھیں گے، اگر ایک وارث، جہت کے پہلے گروہ بنوۃ سے ہے، مثلاً ابن (بیٹا) اور دوسرا وارث، دوسرے گروہ اخوۃ سے مثلاً اُخ شقیق (سگا بھائی) ہے، تو بنوہ والے کو مقدم کریں گے۔

اگر جہت میں دونوں یکساں ہوں، مثلاً ایک وارث، ابن (بیٹا) ہو اور دوسرا وارث، ابن الابن (پوتا) ہو، تو یہ دونوں جہت بنوۃ میں یکساں ہیں اس لئے، درجہ (**Chain**) پشت کے لحاظ سے دیکھیں گے، تو ابن (بیٹا) قریبی پشت کا ہے جبکہ ابن الابن (پوتا) دور کی پشت کا ہے، اس لئے ابن (بیٹا) کو مقدم کریں گے۔

اگر جہت اور درجہ دونوں میں یکساں ہوں، مثلاً ایک وارث، اخ شقیق (سگا بھائی) اور دوسرا وارث، اُخ لأب (باپ شریک بھائی) ہو، تو یہ دونوں ایک ہی جہت اخوۃ سے ہیں، اور ایک درجہ پشت کے ہیں، اس لئے یہاں قوت (**Power**) یعنی والدین کے اشتراک وعدم اشتراک کے لحاظ سے دیکھیں گے، تو اس اعتبار سے اُخ شقیق (سگے بھائی) کو مقدم کریں گے کیونکہ یہ والدین میں دونوں کے لحاظ سے یعنی ڈبل واسطے سے میت کا رشتہ دار ہے، جبکہ اُخ لأب (باپ شریک بھائی)، صرف ایک واسطے سے میت کا رشتہ دار ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ ''ابن ابن الأخ ش'' اور ''ابن الأخ لأب'' میں ''ابن الأخ لأب'' ہی کو مقدم کریں گے کیونکہ دونوں ایک ہی جہت ''اخوہ'' سے ہیں، لیکن درجہ یعنی پشت میں ''ابن الأخ لأب'' میت سے زیادہ قریب ہے۔ ''ابن ابن العم ش'' اور ''ابن العم لأب'' کا بھی یہی معاملہ ہے۔ یہ تیسری پشت والا مسئلہ شروع میں دی گئی عصبہ کی استحقاقی ترتیب کے خلاف ہے، لیکن عام طور سے اس نسل کے عصبہ میں ترکہ تقسیم کرنے کی نوبت نہیں آتی ہے۔

اگر ایک سے زائد عصبہ جہت، درجہ اور قوت ہر لحاظ سے یکساں ہوں تو باقی مال سب میں تقسیم ہوگا، جیسے دو بیٹے۔

عصبہ کے حصے:

☆ عصبہ بالنفس میں اگر ایک طبقہ میں کوئی اکیلا ہو، تو باقی سارا مال اسی کو ملے گا۔ اور ایک سے زائد ہوں تو سب میں برابر تقسیم ہوگا۔

☆ عصبہ بالنفس کے ساتھ اگر عصبہ بالغیر خواتین ہوں، تو ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ (عورت کے مقابل میں مرد کو ڈبل) کے تحت سب میں باقی مال تقسیم ہوگا۔

☆ عصبہ مع الغیر کو اصحاب الفروض سے بچا ہوا باقی مال ملے گا

☆ اصحاب الفروض میں اگر مال ختم ہو جائے تو عصبہ کو کچھ نہیں ملے گا۔

نوٹ:- قریب کے عصبہ کی موجودگی میں، جب دور کے عصبہ کو نہیں ملتا، تو اسی کو حجب کہا جاتا ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

فوائد:

① عصبہ بالنفس میں مذکر کے تسلسل کے ساتھ، نسل جس قدر بھی دور جائے، سب عصبہ میں شامل ہوں گے اور اپنے سے اقرب کی عدم موجودگی میں عصبہ بن کر وارث بنیں گے۔

② عصبہ بالنفس میں صرف مرد وارثین ہیں، عصبہ کی بقیہ دونوں اقسام میں، صرف خواتین وارثات ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

③ عصبہ بالغیر کی حالت میں، ساری خواتین عموماً اپنے جوڑے عصبہ بالنفس کی بہن ہوتی ہیں۔ البتہ کبھی اصل بہن نہیں ہوتی بلکہ چچا زاد بہن ہوتی ہے۔ [1]

④ عصبہ مع الغیر کی حالت میں ساری خواتین صرف مورّث (میت) کی بہن ہوتی ہیں۔

عصبہ کی ایک ناپید قسم: (عصبہ سببی)

قدیم زمانے میں غلام ہوا کرتے تھے یہ اگر غلامی میں باقی رہتے تھے تو ان کی اپنی کوئی جائداد نہیں ہوتی تھی، بلکہ ان کا سب کچھ ان کے مالک کا ہوتا تھا؛ لیکن ان غلاموں میں جو آزاد کر دیا جاتا تھا، تو آزادی کے بعد وہ جو کچھ کماتا یا بناتا؛ یہ اس کا اپنا ہوتا تھا۔ لیکن آزاد ہونے والے غلاموں میں اگر آزادی کے بعد، کسی نے کوئی جائداد بنائی اور فوت ہوگیا، اور اس کی وفات کے بعد اس کے رشتہ داروں میں سے کوئی نہ ہو، یا بعض ہوں لیکن ان میں کوئی عصبہ نہ ہو، تو ایسے غلام کی جائداد میں عصبہ کی حیثیت سے معتق (آزاد کرنے والے) کا حصہ ہوتا ہے۔

[1] نیز بسا اوقات فروع میں بنت الابن، ضرورت کے تحت، اپنی پشت سے نیچے کے فرع مذکر کے ساتھ بھی عصبہ بالغیر بن جاتی ہے، بوقت ضرورت کا مطلب یہ کہ پوتی نہ فرضاً حصہ پا رہی ہو، اور نہ اسے عصبہ بنانے والا اسی کے درجہ کا پوتا یعنی اس کا (اصل یا چچا زاد) بھائی موجود ہو؛ یعنی حالت یہ ہو کہ وہ نہ فرضاً حصہ پا رہی ہو نہ تعصیباً، تو ایسی صورت میں اگر اس کے نچلے درجہ میں پڑپوتا موجود ہو تو وہ اسے عصبہ بنا لے گا۔ کیونکہ پڑپوتا جب پڑپوتی کو عصبہ بنالیتا ہے تو پڑپوتی سے اوپر کی پوتی کو بدرجہ اولی عصبہ بنا سکتا ہے۔

لیکن یاد رہے کہ پوتی اگر فرضاً حصہ پا رہی ہے، یا اس کے درجہ میں اسے عصبہ بنانے والا پوتا موجود ہے، اور اس صورت میں نچلے درجہ کا پڑپوتا بھی موجود ہو، تو پوتی اس حالت میں پڑپوتے کے ساتھ عصبہ نہیں بنے گی کیونکہ وہ خود حصہ پا رہی ہے، یا اس کے درجہ کا بھائی ہی اسے عصبہ بنا رہا ہے، لہذا اسے نچلے درجہ کے کسی عاصب کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ پوتی کے درجہ میں اگر عاصب (پوتا) ہوگا تو نیچے درجہ کا پڑپوتا محجوب ہو کر خود بھی عصبہ نہیں رہ پائے گا چہ جائے کہ کسی اور مؤنث کو بھی عصبہ بنا سکے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ تیسری قسم: ذوی الأرحام (3rd Tier relatives)

ارحام یہ رحم کی جمع ہے ،جس کا معنی رشتہ دار کے ہیں،فرائض کی اصطلاح میں ذوی الارحام سے مراد میت کے وہ رشتہ دار ہیں جو نہ اصحاب الفروض میں آتے ہوں نہ عصبہ میں آتے ہوں۔

فائدہ:

میت کے وہ رشتہ دار جو کسی مؤنث کے واسطے سے میت کے رشتہ دار ہوتے ہیں، یہ عام طور سے فرائض کی اصطلاح میں ذوی الارحام میں شمار ہوتے ہیں۔

لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے کیونکہ بعض رشتہ دار جو مؤنث کے واسطے سے ہوتے ہیں وہ اصحاب الفروض میں آتے ہیں جیسے جدہ اور اِخوۃ لام۔اور بعض رشتہ دار مذکر کے واسطے سے ہوتے ہیں لیکن ذوی الارحام میں شمار ہوتے ہیں، جیسے العمۃ الشقیقۃ اور العمۃ لاب۔

یہاں ہم ذوی الأرحام پر بحث نہیں کریں گے، کیونکہ ان کو حصہ دینے کی نوبت بہت کم آتی ہے البتہ کتاب کے اختتام کے بعد ان پر مختصر بحث شامل کردی جائے گی۔

باب سوم: (حجب) (Blocking)

حجب کا معنی روکنا ہے، فرائض کی اصطلاح میں کوئی وارث کسی کو حصہ پانے سے روک دے،تو اسے حجب کہتے ہیں؛ روکنے والے کو حاجب اور جس کو روکا جاتا ہے اسے محجوب کہا جاتا ہے۔

اصحاب الفروض اور عصبہ کو حصہ دینے کے جو شرائط ہیں،ان کے حفظ وفہم میں آسانی کے لئے حجب کی بحث بہت معاون ثابت ہوتی ہے،اور حجب کی بحث کو کم سے کم الفاظ میں قواعد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی شکل میں یاد کیا جا سکتا ہے۔

ان قواعد کو دلائل کے ساتھ سمجھ لینا چاہیے، تا کہ یہ قواعد اچھی طرح ذہن میں بیٹھ جائیں، اگر سر دست دلائل سمجھ میں نہ آئیں، تو بھی صرف قواعد از بر کر لئے جائیں، یہ قواعد یاد ہو گئے تو پھر حجب کی بحث میں کچھ اور جاننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

کثیر الاستعمال قاعدہ:

جب فروع یا اصول میں سے کوئی مذکر ہو، تو تمام حواشی محجوب ہو جاتے ہیں۔

فروع کے قواعد:

قاعدہ نمبر (۱):

فروع کا مذکر، فروع میں دور کے تمام مذکر و مؤنث رشتہ دار اور تمام حواشی کو محجوب کر دے گا۔

قاعدہ نمبر (۲):

فروع کی مؤنث، حواشی میں سے صرف اخوۃ لام کو محجوب کرے گی۔

اصول کے قواعد:

قاعدہ نمبر (۳):

اصول کا مذکر، اصول میں دور کے مذکر رشتہ دار اور تمام حواشی کو محجوب کر دے گا۔

قاعدہ نمبر (۴):

اصول کی مؤنث، اصول میں دور کی مؤنث رشتہ دار یعنی ہر طرح کی جدہ کو محجوب کر دے گی۔

حواشی کے قواعد:

قاعدہ نمبر (۵):

مذکر حواشی، اپنے دور کے تمام مذکر و مؤنث حواشی کو محجوب کر دیں گے، سوائے اخوۃ لام کے؛ کیونکہ حواشی میں سے کوئی انہیں محجوب نہیں کر سکتا، اور نہ یہ حواشی میں کسی کو محجوب کرتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ نمبر(٦):

مؤنث حواشی میں کوئی کسی کو محجوب نہیں کرسکتا، البتہ:

☆ اخت شقیقہ، جب مؤنث فرع کے ساتھ عصبہ مع الغیر ہو، تو یہ اخ شقیق کے قائم مقام ہوتی ہے؛ اس لئے جنہیں اخ شقیق محجوب کرتا ہے انہیں یہ محجوب کردے گی۔

☆ اخت لاب، جب مؤنث فرع کے ساتھ عصبہ مع الغیر ہو، تو یہ اخ لاب کے قائم مقام ہوتی ہے؛ اس لئے جنہیں اخ لاب محجوب کرتا ہے انہیں یہ محجوب کردے گی۔

دراصل اخت شقیقہ اور اخت لاب، عصبہ مع الغیر ہونے کی صورت میں اپنے درجہ کے بھائی کی طرح سارے باقی مال کی حقدار ہوجاتی ہے، اس لئے حواشی میں دور کے وارثین کے لئے کچھ بچتا ہی نہیں ہے، لہٰذا وہ سب محجوب ہوجاتے ہیں۔

نوٹ:- جو رشتہ دار (صہری یا نسبی) بغیر کسی واسطے کے، یعنی ڈائرکٹ میت کا رشتہ دار بنے؛ وہ کبھی محجوب نہیں ہوتا، اور یہ رشتے دار، یوں ہیں: زوجین (میاں، بیوی)، ولدین (بیٹا، بیٹی)، والدین (ماں، باپ) یہ چھ (٦) رشتے دار کبھی محجوب نہیں ہوتے۔

مذکورہ سارے قواعد کے دلائل:

مذکورہ قواعد اگر ازبر ہوگئے تو حجب کے دلائل یاد رکھنے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن دلائل اگر سمجھ میں آگئے تو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ حجب کے یہ قواعد کبھی بھولیں گے نہیں، اور بھول بھی گئے تو ان دلائل کے پیش نظر از خود ان قواعد کو معلوم کیا جاسکتا ہے، اس لئے ذیل میں ان قواعد کے دلائل پیش کئے جاتے ہیں:

حجب کے تین اصولی دلائل ہیں ① اصول واسطہ ② اصول عصبہ ③ اصول کلالہ

① اصول واسطہ:

جو شخص کسی کے واسطے سے میت کا رشتہ دار بنے، وہ اس واسطے کی موجودگی میں محجوب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوجاتا ہے، جیسے ''ابن الابن'' یہ ''ابن'' کے سے واسطے رشتہ دار بنا ہے، اس لئے ابن کی موجودگی میں یہ محجوب ہوگا۔ یہاں اصل حصہ، صاحب واسطہ ہی کا ہوتا ہے اور اس کے نہ ہونے کے سبب عموم کے تحت بعد کے رشتہ دار کو دیا جاتا ہے؛ لہٰذا اصل کی موجودگی میں بعد کے رشتہ دار محجوب ہوجاتے ہیں۔

اس اصول سے اخوہ لام (ماں شریک بھائی بہن)، اور جدۃ لأب (دادی) مستثنیٰ ہیں، کیونکہ اخوۃ لام، ماں کے واسطے سے رشتہ دار بنتے ہیں اور ماں کی موجوگی میں بھی حصہ پاتے ہیں، اسی طرح جدہ لأب (دادی)، أب (باپ) کے واسطے سے رشتہ دار بنتی ہے؛ لیکن اس واسطہ کی موجودگی میں بھی حصہ پاتی ہے۔ اس استثناء کی وجہ اس کے خاص دلائل ہیں، مثلا: آیت کلالہ (دیکھئے ص ۸۰ تا ۸۴) اور حدیث جدہ (دیکھئے ص ۷۵)۔

نیز یہ رشتہ دار، اپنے واسطے والے رشتہ دار، کا حصہ نہیں پاتے؛ بلکہ ان کا حصہ بالکل الگ سے طے ہوتا ہے، لہٰذا یہ واسطے کی موجودگی میں بھی وارث ہوتے ہیں۔[1]

② اصول عصبہ:

حدیث عصبہ میں اقرب عاصب کو باقی کا حقدار بتلایا گیا ہے، اس لئے عصبہ بالنفس میں قریب کا عاصب دور کے عاصب کو محجوب کردیتا ہے (دیکھئے ص ۳۲)۔[2]

[1] ☆ فروع کے مذکر اپنی پشت کے دور کے مذکر و مؤنث رشتہ داروں کو اس اصول (قاعدہ) کے تحت محجوب کرتے ہیں۔
☆ اصول کے مذکر اپنی پشت کے دور کے مذکر رشتہ داروں کو، نیز اخوہ لغیر ام کو اس اصول کے تحت محجوب کرتے ہیں۔
☆ اصول کی مؤنث، اسی قاعدہ کے پیش نظر، دور کی مؤنث کو محجوب کرتی ہے۔ (دادی کو ماں کا حصہ ہی ملتا ہے، لہٰذا ماں اس کے لئے واسطے کے قائم مقام ہے)، نیز حدیث جدہ بھی اس کی خصوصی دلیل ہے۔

[2] ☆ فروع اور اصول کے مذکر، اپنے گروپ میں دور کے مذکر، اور اخوہ لأم کے علاوہ تمام حواشی کو اس اصول سے محجوب کرتے ہیں۔ ←←

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

③ اصول کلالہ:

آیات کلالہ کا ذکر اور اس کی تفسیر آگے آئے گی۔ (دیکھئے ص ۸۰ تا ۸۴)
یہاں صرف اتنا سمجھ لیں کہ فرع مؤنث اخوہ لأم کو کلالہ ہی کے اصول سے محجوب کرتی ہے۔ [1]
اگر مثالوں کے ساتھ ان قواعد کی مشق ابھی کر لی جائے تو بہتر ہو گا تا ہم آگے وارثین کے حصوں کی بحث میں بھی ضمنا ان قواعد کی مشق ہو گی۔

←←

☆ اخ شقیق چونکہ اخ لاب کو محجوب کر دیتا ہے اس لئے یہ اخت لاب کو بدرجہ اولی محجوب کر دے گا۔

☆ اخت شقیق، جب عصبہ مع الغیر بنتی ہے، تو اخ شقیق کے قائم مقام ہو جاتی ہے؛ اس لئے اخ شقیق کی طرح دور کے حواشی کو محجوب کر دیتی ہے۔

☆ اسی طرح اخت لاب، جب عصبہ مع الغیر بنتی ہے تو، اخ لاب کے قائم مقام ہو جاتی ہے؛ اس لئے اخ لاب کی طرح دور کے حواشی کو محجوب کر دیتی ہے (دیکھئے ص ۴۱)

[1] ☆ فروع اور اصول کے مذکر، اخوہ کے پورے گروہ کو کلالہ کے اصول سے محجوب کرتے ہیں۔

☆ فروع کی مؤنث، اخوہ لأم کو اصول کلالہ ہی سے محجوب کرتی ہے؛ البتہ فرع مؤنث، حدیث عصبہ (ص ۳۲) اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ (ص ٦١) کے سبب اخوۃ لغیر ام کو محجوب نہیں کر سکتی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرا حصہ: وارثین کے حصے

وارثین اگر عصبہ میں سے ہوں، تو ان کو حصہ دینے کا طریقہ گذر چکا ہے۔اب آگے اصحاب الفروض کے حصوں کا تذکرہ ہوگا، اصحاب الفروض کے حصوں پر بات کرتے ہوئے عصبہ سے متعلق تفصیلات ذہن میں رہیں تو سمجھنے میں بڑی آسانی ہوتی ہے، اسی لئے عصبہ کی بحث پہلے ذکر کردی گئی ہے۔اسے ذہن میں رکھتے ہوئے اب آگے اصحاب الفروض کے حصوں کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔

یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اصحاب الفروض میں سے کسی بھی صاحب فرض کے حصہ پانے کی تمام حالات کو ایک ساتھ ذکر کیا گیا، اوران حالات کو اس ترتیب سے بیان کیا گیا ہے کہ شروع کی کوئی بھی حالت طے ہوجانے کے بعد اگلی کسی بھی حالت کا امکان نہیں رہے گا اور اگلی کسی بھی حالت کے متعین ہونے کے لئے اس سے پہلے کی تمام حالات کا نا پایا جانا ضروری ہوگا۔

ہر حالت کو ٹیبل میں پہلے انتہائی اختصار کے ساتھ ایک یا دو لفظوں میں ذکر کیا گیا ہے، اس کے بعد تھوڑی سی تفصیل ہے اور ٹیبل کے بعد ان حالات کی تشریح ہے۔

وارثین کے حصے معلوم کرتے وقت عموما یہی کوشش کریں کہ تمام وارثین کو ان کے گروپ کی ترتیب کے ساتھ ہی درج کریں، یعنی پہلے زوجین پھر فروع پھر اصول اور سب سے آخر میں حواشی کو لکھیں۔اُن محجوب وارثین کو بھی لکھیں جو بسا اوقات گرچہ کچھ نہیں پاتے ہیں، لیکن ان کی موجودگی بعض وارثین کے حصوں کو متاثر کرتی ہے، اس کی وضاحت مع مثال اپنے مقام پر آرہی ہے (دیکھئے: ص۷۳-۷۴)

اب آگے ہم بالترتیب ہر گروپ کے وارثین کے حصوں کی معلومات حاصل کریں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب اول: زوجین کے حصے

زوجین کا حصہ سمجھنا بہت آسان ہے، بس اتنا ذہن میں رکھنا ہے کہ میت کی اولاد ہونے کی صورت میں، زوجہ (بیوی) ہو تو اسے ثمن ملے گا، اور زوج (شوہر) ہو تو اسے بیوی کے حصہ کا ڈبل یعنی ربع ملے گا۔

اور میت کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں، زوجہ (بیوی) ہو تو اسے ربع ملے گا اور اگر زوج (شوہر) ہو تو اسے بیوی کے حصہ کا ڈبل یعنی نصف ملے گا۔

زوج (شوہر) کا حصہ

حالات:

① ربع ($\frac{1}{4}$)	وجود فرع	فرع وارث مذکر یا مؤنث ہو۔ (اولاد میں سے کوئی ہو)
② نصف ($\frac{1}{2}$)	عدم فرع	فرع وارث مذکر یا مؤنث نہ ہو۔ (کوئی اولاد نہ ہو)

وضاحت:

زوج (شوہر) کو صاحب فرض کی حیثیت سے حصہ ملتا ہے اور اس کی دو حالتیں ہیں۔

❀ **پہلی حالت:**

زوج (شوہر) کو اپنی متوفی بیوی کے ترکہ سے ربع ($\frac{1}{4}$) ملے گا اگر اس کی بیوی کی اولاد ہو، خواہ اسی شوہر سے یا کسی سابق شوہر سے، بالفاظ دیگر میت (بیوی) کے فروع میں سے کوئی مذکر یا مؤنث ہو۔

دلیل:

﴿فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ﴾

”اور اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے چھوڑے ہوئے مال میں سے تمہارے لئے چوتھائی

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حصہ ہے‘‘ [۴/النساء: آیت ۱۲]

مثالیں:

<table>
<tr><td>زوج</td><td>۱/۴</td></tr>
<tr><td>ابن</td><td rowspan="2">باقی</td></tr>
<tr><td>بنت</td></tr>
</table>

زوج	۱/۴
ابن	باقی
عم	×

❁ دوسری حالت:

زوج (شوہر) کو اپنی متوفی بیوی کے ترکہ سے نصف (۱/۲) ملے گا اگر اس کی بیوی کی اولاد نہ ہو، خواہ اسی شوہر سے یا کسی سابق شوہر سے، بالفاظ دیگر میت (بیوی) کے فروع میں سے کوئی مذکر یا مؤنث نہ ہو۔

دلیل:

﴿وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ﴾

’’تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ کر مریں اور ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں آدھا تمہارا ہے‘‘

[۴/النساء: آیت ۱۲]

مثالیں:

<table>
<tr><td>زوج</td><td>۱/۲</td></tr>
<tr><td>اخ ش</td><td rowspan="2">باقی</td></tr>
<tr><td>اخت ش</td></tr>
</table>

زوج	۱/۲
اب	باقی
اخ لام	×

زوج	۱/۲
اخ ش	باقی
اخت لاب	×

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

زوجہ (بیوی) کا حصہ

حالات:

① ثمن ($\frac{1}{8}$)	وجود فرع	فرع وارث مذکر یا مؤنث ہو۔ (اولاد میں سے کوئی ہو)
② ربع ($\frac{1}{4}$)	عدم فرع	فرع وارث مذکر یا مؤنث نہ ہو۔ (کوئی اولاد نہ ہو)

وضاحت:

زوجہ (بیوی) کو صاحب فرض کی حیثیت سے حصہ ملتا ہے اور اس کی دو حالتیں ہیں۔

❁ پہلی حالت:

زوجہ (بیوی) کو اپنے متوفی شوہر کے ترکہ سے ثمن ($\frac{1}{8}$) ملے گا اگر اس کے شوہر کی کوئی اولاد ہو، خواہ اسی کے بطن سے یا کسی اور بیوی کے بطن سے، بالفاظ دیگر میت (شوہر) کے فروع میں سے کوئی مذکر یا مؤنث ہو۔

دلیل:

﴿فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ﴾

''اگر تمہاری اولاد ہو تو پھر انہیں تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا'' [۴/النساء: آیت ۱۲]

مثالیں:

زوجہ	$\frac{1}{8}$
ابن	باقی
بنت	

زوجہ	$\frac{1}{8}$
ابن	باقی
اخ ش	×

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ دوسری حالت:

زوجہ (بیوی) کو اپنے متوفی شوہر کے ترکہ سے ربع ($\frac{۱}{۴}$) ملے گا اگر اس کے شوہر کی کوئی اولاد نہ ہو، خواہ اسی کے بطن سے یا کسی اور بیوی کے بطن سے، بالفاظ دیگر میت (شوہر) کے فروع میں سے کوئی مذکر یا مؤنث نہ ہو۔

دلیل:

﴿وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ﴾

''اور جو (ترکہ) تم چھوڑ جاؤ اس میں ان کے لئے چوتھائی ہے، اگر تمہاری اولاد نہ ہو'' [۴/النساء:۱۲]

مثالیں:

زوجہ	$\frac{۱}{۴}$
اخ ش	باقی
اخت ش	

زوجہ	$\frac{۱}{۴}$
اب	باقی
اخ لام	×

زوجہ	$\frac{۱}{۴}$
اخ ش	باقی
اخت لاب	×

مشق:

زوج یا زوجہ کے ساتھ متعدد مثالیں بنائیں اور حل کریں۔ بنت کے فرضی حصہ کی بحث ابھی نہیں آئی ہے، اس لئے مثالوں میں اسے عصبہ بنا کر ہی لائیں یا ترک کر دیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب دوم: فروع کے حصے

فروع میں سارے مذکر عصبہ ہیں اور عصبہ کو حصہ ملنے کی تفصیل گذر چکی ہے، فروع کی ساری خواتین (بنت، بنت الابن) اصحاب الفروض[1] میں سے ہیں ان کے حصوں کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

بنت (بیٹی) کا حصہ

حالات:

① عصبہ بالغیر	وجود عاصب	عاصب یعنی میت کا بیٹا موجود ہو
② ثلثین ($\frac{2}{3}$)	تعدد	عاصب نہ ہو، اور متعدد ہوں (فروع میں صرف مؤنث (بیٹیاں) ایک سے زائد ہوں)
③ نصف ($\frac{1}{2}$)	انفراد	عاصب نہ ہو، اور منفرد ہو (فروع میں اکلوتی بیٹی ہو)

وضاحت:

بنت (بیٹی) دو حیثیت سے حصہ پاتی ہے:

اول: عصبہ بالغیر کی حیثیت سے، اس میں ایک حالت ہوتی ہے۔

دوم: صاحب فرض کی حیثیت سے اس میں دو حالتیں ہوتی ہیں۔ کل ملا کر تین حالتیں ہوتی ہیں۔

❁ پہلی حالت: عصبہ بالغیر:

یعنی ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ﴾ (مرد کا ایک حصہ عورت کے دو حصوں کے برابر) کے اصول کے تحت باقی مال بیٹے اور بیٹیوں میں اس طرح تقسیم ہو گا کہ، بیٹے کا حصہ بیٹی کو ملنے والے حصہ کا ڈبل ہو۔

[1] یہ عصبہ بھی ہوتی ہیں کما مضیٰ، لیکن یہاں صاحب فرض کی حیثیت سے بات ہو رہی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعصیبا بالغیر ملنے کی شرط:

بیٹی کو یہ حصہ ملنے کی ایک ہی شرط ہے، اور وہ یہ کہ بیٹی کے ساتھ اس کا عاصب یعنی میت کا مذکر فرع وارث (بیٹا) موجود ہو، ایسی صورت میں خواہ بیٹی ایک ہو، یا ایک سے زائد؛ اسی طرح بیٹا ایک ہو، یا ایک سے زائد؛ بہر صورت بیٹا، بیٹی کو عصبہ بنالے گا۔

دلیل:

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾

''اللہ تعالیٰ تمھیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے'' [۴/النساء: آیت ۱۱]

مثال:

		۴
زوج	$\frac{۱}{۴}$	۱
ابن	باقی	۲
بنت		۱

❁ دوسری حالت ثلثین ($\frac{۲}{۳}$):

ثلثین (دو تہائی) یہ سب سے بڑا فرض حصہ ہے جو بنات کے گروہ کو ملتا ہے۔ (نیز بنات کے ایک طبقہ کو یہ فرض حصہ مل گیا، تو بعد کے طبقہ میں موجود بنات کو فرضا کچھ نہیں مل سکتا، البتہ عصبہ بالغیر کی حیثیت سے مل سکتا ہے)

ثلثین ملنے کی شرط:

بنت (بیٹی) کو ثلثین ملنے کی دو شرطیں ہیں، ایک یہ کہ بیٹی کا عاصب یعنی میت کا کوئی مذکر فرع وارث (بیٹا) موجود نہ ہو، دوسری شرط یہ کہ بیٹی ایک سے زائد ہو۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دلیل:

﴿فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ﴾

''اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال کا دو تہائی ملے گا'' [۴/النساء: آیت ۱۱]

دو سے زائد کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کم سے کم تین ہوں بلکہ یہاں مراد دو یا دو سے زائد ہے جیسا کہ حدیث سے اس کی تشریح ہوتی ہے چنانچہ اللہ کے نبی ﷺ نے بیٹا نہ ہونے کی صورت میں صرف دو بیٹیوں کو بھی ثلثین دیا ہے۔ [سنن الترمذی، رقم ۲۰۹۲ والحدیث حسن]

مثال:

زوجہ	۱/۸
۲/ بنات	۲/۳
اخ ش	باقی

❀ **تیسری حالت: نصف (۱/۲):**

نصف ملنے کی شرط:

بیٹی کو نصف ملنے کی دو شرطیں ہیں: ایک شرط یہ کہ بیٹی کا عاصب یعنی میت کا مذکر فرع وارث نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ بیٹی اکیلی ہو۔ (یعنی اپنے درجے (پشت) میں اکیلی ہو، نچلے درجے کی بیٹی یعنی پوتی کے آنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا)

مذکورہ دونوں شرطوں کو ایک جملے میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ میت کی اکلوتی بیٹی ہو تو اسے نصف ملے گا۔

دلیل:

﴿وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ﴾

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا ہے'' [۴/النساء: آیت ۱۱]

مثال:

زوج	۱/۴
بنت	۱/۲
عم شق	باقی

مشق:

☆زوج ، ابن ، بنت

☆زوج ، بنت ، اخ ش

☆زوجہ، ۲/بنات ، ابن ، اخ ش

☆۲/ابن ، بنت ، ابن الاخ ش ، ابن العم ش

☆۳/بنات ، ۲/ابن ، ابن العم ش ،عم شقیق

☆بنت ، اخ لام ، اخت لام ، عم ش ، عم لاب

☆اخ ش ، بنت ، اخت ش ، ابن الاخ ، ابن العم ش

☆۲/اخ ش ، بنت ، اخ لاب ، اخت لاب ، ابن العم لاب

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بنت الابن (پوتی) کے حصے

حالات:

① محجوب	وجود حاجب	جب فرع وارث مذکر اعلیٰ موجود ہو، یا اس سے اوپر بنات میں ثلثین ختم ہو چکا ہو اور پوتی کا عاصب نہ ہو تو محجوب ہو جاتی ہے۔
② عصبہ بالغیر	وجود عاصب	بالا صورتیں نہ ہوں اور عاصب یعنی ابن الابن (پوتا) ہو، یا نچلے درجہ کا پوتا ہو اور پوتی اس کی محتاج ہو۔
③ سدس $(\frac{1}{6})$	نصف والی بیٹی ہو	بالا صورتیں نہ ہوں (حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو)، اور صاحبۃ النصف بیٹی ہو۔
④ ثلثین $(\frac{2}{3})$	تعدد	بالا صورتیں نہ ہوں (حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو، صاحبۃ النصف بیٹی نہ ہو) اور خود متعدد ہوں۔
⑤ نصف $(\frac{1}{2})$	انفراد	بالا صورتیں نہ ہوں (حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو صاحبۃ النصف بیٹی نہ ہو) اور خود اکیلی ہو۔

وضاحت:

بنت الابن (پوتی) کا حصہ بیٹی ہی کی طرح ہے یعنی بیٹی کی جو تین حالتیں ہوتی ہیں وہی تین حالتیں اس کی بھی ہوتی ہیں، البتہ پوتی کی دو مزید حالتیں بڑھ جاتی ہیں۔

☆ <u>**پہلی مزید حالت یہ**</u> کہ اسے کچھ بھی نہیں ملتا، ایسا دو وجہ سے ہوتا ہے۔ **پہلی وجہ** جب میت کا فرع وارث مذکر اعلیٰ ہو تو یہ محجوب ہو جاتی ہے۔ **دوسری وجہ** میت کی اوپر کی بنات (بیٹیوں یا پوتیوں) میں ثلثین ختم ہو چکا ہو اور پوتی کو عصبہ بنانے والا کوئی عاصب نہ ہو، تو بنات کو فرضاً ملنے والا پورا ثلثین انہیں بنات پر ختم ہو جاتا ہے، اس لئے نیچے کی پوتی کو فرضاً دینے کے لئے کچھ بچتا ہی نہیں اس طرح وہ محروم رہ جاتی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆**دوسری مزید حالت یہ** کہ نصف کی حقدار بنت (بیٹی) موجود ہو تو نصف اسے دینے کے بعد بنات کو فرضا ملنے والے حصے (ثلثین) میں سدس بچ جاتا ہے جو اسے ملتا ہے، اس طرح پوتی کی کل پانچ حالتیں ہو جاتی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

❁ **پہلی حالت: محجوب:**

بنت الابن کو محجوب کرنے والے حاجبین دو طرح کے ہوتے ہیں:

① سرے سے استحقاق کو ختم کرنے والے ② محروم کرنے والے۔

اولا:- میت کا فرع وارث اعلی مذکر، موجود ہو تو بنت الابن کا استحقاق باقی ہی نہیں بچتا بلکہ وہ سرے سے محجوب ہو جاتی ہے۔

دلیل:

اصول واسطہ جس کی وضاحت حجب کے بیان میں ہو چکی ہے۔ مثال:

زوج	۱/۴
ابن	باقی
بنت الابن	×

ثانیا:- جب میت کی اوپر کی بنات (بیٹیوں یا پوتیوں) میں ثلثین ختم ہو چکا ہو اور پوتی کو عصبہ بنانے والا کوئی عاصب نہ ہو، تو بنات کو فرضا ملنے والا پورا ثلثین انہیں بنات پر ختم ہو جاتا ہے، اس لئے نیچے کی پوتی کو فرضا دینے کے لئے کچھ بچتا ہی نہیں؛ اور عاصب نہ ہونے کی صورت میں تعصیبا بھی یہ حقدار نہیں ہوتی، یعنی فرضا یا تعصیبا کسی طرح بھی اسے کچھ نہیں مل پاتا۔

دلیل:

فرضا بنات کو ملنے والا زیادہ سے زیادہ حصہ (ثلثین)، اوپر کی بنات میں ختم ہو چکا ہے اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لئے فرض میں سے اس کے لئے کچھ بچا ہی نہیں، اور اسے عصبہ بنانے والا بھی کوئی نہیں، اس لئے عصبہ کی حیثیت سے بھی اس کا کوئی حصہ نہیں۔

چونکہ اس حالت میں دور کی بنات کو فرضا کچھ اور ملنے کا کوئی امکان ہی نہیں ہے اس لئے یہ حالت پیدا کرنے والے ورثاء پر بھی حکما حجب کا اطلاق کیا گیا ہے۔ مثال:

۲/ بنات	۲/۳
بنت الابن	×
اخ ش	باقی

❀ دوسری حالت: عصبہ بالغیر:

جو چار خواتین عصبہ بالغیر بنتی ہیں، یعنی اپنے بھائیوں کے ساتھ آنے کے سبب باقی مال میں بھائیوں کے ساتھ شریک ہوکر ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کے تحت حصہ پاتی ہیں، ان میں دوسری خاتون پوتی ہے۔ جیسا کہ عصبہ کی بحث میں بات گذر چکی ہے۔

تعصیبا بالغیر ملنے کی شرط:

بنت الابن کو تعصیبا بالغیر ملنے کی شرائط یہ ہیں:

① حاجب نہ ہو ② عاصب موجود ہو۔

بنت الابن (پوتی) کا عاصب، ابن الابن یعنی میت کا پوتا موجود ہو، یا بوقت حاجت یعنی جب اوپر ثلثین ختم ہو جانے کے سبب پوتی فرضا حصہ نہ پا رہی ہو، تو مزید نچلے درجہ کا کوئی پوتا مثلا ابن ابن الابن (پڑپوتا) موجود ہو۔

دلیل:

دلیل وہی ہے جو بیٹیوں کے عصبہ بالغیر ہونے کی دلیل ہے، کیونکہ آیت کے عموم میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پوتی بھی شامل ہے۔ مثال:

		۴
زوج	۱/۴	۱
ابن الابن	باقی	۲
بنت الابن		۱

اور پوتی اپنے درجے کے نچلے پوتے یعنی پڑپوتے کے ساتھ عصبہ اس لئے بن جاتی کیونکہ پڑپوتا اپنے درجے کی پوتی یعنی پڑپوتی کو عصبہ بنالیتا ہے، جو پوتی سے نچلے درجہ کی ہوتی ہے؛ اس لئے پڑپوتا اپنے سے اعلی درجے کی پوتی کو بدرجہ اولی عصبہ بنا سکتا ہے۔

یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ، پوتی اپنے درجے سے نیچے کے پوتے یعنی پڑپوتے وغیرہ کے ساتھ عصبہ تبھی بنتی ہے جب اسے اس کی حاجت ہو، اور ایسا اس صورت میں ہوگا جب اوپر کی بیٹیوں کو ثلثین مل چکا ہو، تو اب چونکہ فرض میں سے پوتی کو ملنے کے لئے کچھ بچا نہیں، اس لئے وہ فرضا نہیں پاسکتی، لیکن عصبہ بن سکتی ہے، لہٰذا نچلے درجے کا بھی کوئی پوتا موجود رہا تو یہ اس حالت میں اس کے ساتھ بھی عصبہ بن جائے گی۔ مثال:

۲/ بنات	۲/۳
بنت الابن	باقی
ابن ابن الابن	

دونوں بیٹیوں کو ثلثین ملے گا، اور بنت الابن یہ اپنے درجے سے نچلے پوتے ابن ابن الابن (پڑپوتے) کے ساتھ بھی عصبہ بن جائے گی اور یہ دونوں ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کے تحت باقی مال لیں گے۔

لیکن جب پوتی کے اوپر کی بیٹیوں پر ثلثین ختم نہ ہو تو اس وقت پوتی فرضا حصہ پانے کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حالت میں رہتی ہے لہٰذا ایسی صورت میں اسے نچلے درجے کے پوتے کے ساتھ عصبہ بننے کی حاجت نہیں ہے۔

مثلاً ایک شخص فوت ہوا اور ورثین میں بنت الابن، اور ابن ابن الابن ہو تو:

بنت الابن	$\frac{1}{2}$
ابن ابن الابن	باقی

اس صورت میں بنت الابن کو اپنے نچلے درجہ کے پوتے کے ساتھ عصبہ بننے کی حاجت نہیں ہے کیونکہ وہ بذات خود فرض کی حیثیت سے نصف مال کی مستحق ہو رہی ہے، لہٰذا وہ نصف مال لے گی اور جو بچے گا وہ نچلے درجے کے پوتے کو ملے گا۔

اسی طرح اگر ایک شخص فوت ہوا اور ورثین میں بنت، بنت الابن اور ابن ابن الابن ہو تو

بنت	$\frac{1}{2}$
بنت الابن	$\frac{1}{6}$
ابن ابن الابن	باقی

اس صورت میں بنت کو نصف ملے گا، اور بنت الابن کو فرضا سدس ملے گا، جس کی وضاحت آگے آ رہی ہے؛ لہٰذا اس صورت میں بھی پوتی عصبہ بننے کی محتاج نہیں ہے، لہٰذا وہ سدس لے گی اور باقی مال نچلے درجے کے پوتے کو ملے گا۔

خلاصہ یہ کہ بنت الابن عام حالات میں اپنے درجے کے پوتے ہی کے ساتھ عصبہ بالغیر بنے گی، لیکن جب اوپر کی بیٹیوں کو ثلثین مل جائے اور فرض میں سے اس کے لئے کچھ نہ بچے؛ تو ایسی صورت میں یہ اپنے نچلے درجے کے پوتے کے ساتھ بھی عصبہ بن جاتی ہے۔

"القریب المبارک" اور "القریب الضار":

پوتی جب اپنے درجے سے نیچے والے پوتے کے ساتھ عصبہ بنتی ہے تو ایسے پوتے کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

القریب المبارک کہتے ہیں کیونکہ اس صورت میں اگر یہ نہ ہوتا تو پوتی کو کچھ نہیں مل پاتا کما مضیٰ (ص ۵۶)۔ اور پوتی کے لئے پوتا کبھی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، کیونکہ وہ پوتی کو حصہ پانے سے محروم کر دیتا ہے، مثلا: ایک خاتون فوت ہوئی اور وارثین میں زوج، بنت، بنت الابن، اب اور ام ہو تو:

وارثین	حق	۱۲ بالعول ۱۵
زوج	۱/۴	۳
بنت	۱/۲	۶
بنت الابن	۱/۶	۲
اب	۱/۶	۲
ام	۱/۶	۲

ایسی صورت میں بنت الابن کو ثلثین کی تکمیل کے لئے سدس ملے گا، لیکن ان وارثین میں اگر ابن الابن بھی ہو تو بنت الابن سدس سے محروم ہو جائے گی:

وارثین	حق	۱۲ بالعول ۱۳
زوج	۱/۴	۳
بنت	۱/۲	۶
بنت الابن	باقی	
ابن الابن		
اب	۱/۶	۲
ام	۱/۶	۲

کیونکہ اس صورت میں اسے لازمی طور پر ابن الابن کے ساتھ عصبہ بالغیر بننا ہوگا، اور باقی بچا مال ان کو ملے گا۔ لیکن اس حالت میں کچھ باقی بچے گا ہی نہیں اس لئے یہاں ابن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الا بن خود تو محروم رہا ہی، ساتھ میں بنت الا بن (پوتی) کو بھی محروم کر ڈالا؛ اس لئے پوتی کے لئے یہ نقصان دہ ثابت ہوا۔

پوتی اور پڑپوتی کا ایک ساتھ عصبہ بالغیر بننا:

ایک شخص فوت ہوا وارثین میں دو بیٹیاں، ایک پوتی، ایک پڑپوتا اور ایک پڑپوتی ہے۔

۲/ بنات	$\frac{۲}{۳}$
بنت الا بن	باقی
ابن ابن الا بن	
بنت ابن الا بن	

دو بیٹیوں کو ثلثین ملے گا۔ چونکہ دونوں بیٹوں پر فرض ثلثین ختم ہو چکا ہے، اس لئے بعد کی بنات کے لئے فرضا کچھ نہیں بچا؛ لیکن اس مثال میں پڑپوتا ہے جو عصبہ ہے اور اپنی بہن پڑپوتی کو بھی عصبہ بنا رہا ہے، لیکن چونکہ ساتھ میں پڑپوتی سے اوپر پوتی بھی موجود ہے، لہٰذا یہ بھی ساتھ میں عصبہ بن جائے گی۔

نوٹ:- پوتی میت کے کسی بھی پوتے کے ساتھ عصبہ بن سکتی ہے خواہ وہ پوتا اس کا سگا بھائی ہو، یا علاتی بھائی ہو، یا چچا زاد بھائی ہو۔

❁ تیسری حالت: سدس ($\frac{۱}{۶}$):

قرآن نے بنات (میت کی بیٹیوں) میں تعدد کی صورت میں ان کا فرض "ثلثین" متعین کیا ہے، لہٰذا اگر بنت الا بن کے اوپر کی بنت کو فرضا نصف مل جائے، تو ایک سے زائد بنات کو ملنے والے ثلثین میں سے صرف تین سدس دیا گیا اور ایک سدس فرض باقی بچ گیا، تو اسے دور کی بنت الا بن کو دے دیا جائے گا، تا کہ بنات کا فرض ثلثین مکمل بنات تک پہنچ جائے۔ اسی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لئے اس حالت میں بنت الابن کو سدس دینے کی وجہ ”تکملة الثلثين“ بتلائی گئی ہے۔

مثلاً کسی میت کے وارثین میں ایک بنت، ایک بنت الابن، اب، اور ام ہوں تو:

بنت	۱/۲
بنت الابن	۱/۶
اب	۱/۶
ام	۱/۶

ام کو سدس ملے گا، اب کو سدس ملے گا، بنت کو نصف ملے گا، بنت الابن کو بھی بنات کا حصہ ثلثین مکمل کرنے کے لئے سدس دیا جائے گا؛ اس طرح دونوں بنات (بنت اور بنت الابن) کا مجموعہ (نصف+سدس) ثلثین ہو جائے گا۔

ثلثین میں کل چار سدس ہوتے ہیں اور نصف میں کل تین سدس ہوتے ہیں؛ ثلثین یعنی چار سدس میں سے، نصف یعنی تین سدس نکال دیں تو باقی ایک سدس بچتا ہے۔

مثال کے طور پر (۶۰) کی عدد لے کر ہم اس کے سدس، ثلث، ثلثین اور نصف کی مقدار دیکھتے ہیں:

(۶۰) روپے کا ایک سدس، (۱۰) روپے ہیں۔

(۶۰) روپے کا ایک ثلث، (۲۰) روپے ہے، اور دو ثلث (ثلثین)، (۴۰) روپے ہیں۔

(۶۰) روپے کا نصف، (۳۰) روپے ہیں۔

یعنی (۶۰) کے ثلثین (۴۰) روپے میں، کل چار سدس ہیں (۱۰+۱۰+۱۰+۱۰)

اور (۶۰) کے نصف (۳۰) روپے میں، کل تین سدس ہیں۔ (۱۰+۱۰+۱۰)

اگر ہم ثلثین (۴۰) روپے (یعنی چار سدس) میں سے، نصف (۳۰) (یعنی تین سدس) نکال دیں، تو باقی (۱۰) روپے یعنی ایک سدس بچتا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ریاضی جاننے والے اس طرح سمجھ سکتے ہیں:

(نصف-ثلثین)

$$\frac{۲}{۳} - \frac{۱}{۲} = \frac{۱}{۶}$$

$$\frac{۴ - ۳}{۶} = \frac{۱}{۶}$$

(سدس+نصف)

$$\frac{۱}{۲} + \frac{۱}{۶} = \frac{۲}{۳}$$

$$\frac{۱}{۲} \times ۳ = \frac{۳}{۶} + \frac{۱}{۶} = \frac{۴}{۶} = \frac{۲}{۳}$$

سدس $(\frac{۱}{۶})$ ملنے کی شرطیں:

پوتی کو سدس ملنے کی شرط یہ ہے کہ پوتی کا حاجب یا عاصب نہ ہو اور پوتی سے اوپر کے درجہ میں نصف کی حقدار بیٹی ہو۔اس حالت میں جیسا کہ واضح کیا گیا کہ پوتی سے اوپر بیٹی کو نصف ملتا ہے،یعنی ثلثین مکمل ہونے میں سدس باقی ہے،تو یہ سدس پوتی کو دیکر بنات کا فرض حصہ ثلثین مکمل کر دیا جاتا ہے۔

دلیل: ''عَنْ هُزَيْلَ بْنَ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنْ بِنْتٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ،[وعند الترمذی: وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ] فَقَالَ: لِلْبِنْتِ النِّصْفُ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ، وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَسَيُتَابِعُنِي، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ، وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ، أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ: لِلِابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِابْنَةِ ابْنٍ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ''

''ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیٹی، پوتی اور سگی بہن کی میراث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ بیٹی کو آدھا ملے گا اور بہن کو آدھا ملے گا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے یہاں جاؤ، شاید وہ بھی یہی بتائیں گے۔ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی بات بھی پہنچائی گئی تو انہوں نے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ میں اگر ایسا فتویٰ دوں تو غلطی کر بیٹھوں گا۔ میں تو اس میں وہی فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا کہ بیٹی کو آدھا ملے گا، **پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا تاکہ بیٹیوں کا حصہ ثلثین مکمل ہو جائے** اور پھر جو باقی بچے گا وہ سگی بہن [1] کو ملے گا۔ پھر لوگ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات ان تک پہنچائی تو انہوں نے کہا کہ جب تک یہ عالم تم میں موجود ہیں مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو'' [صحیح بخاری رقم ۶۷۳۶، سنن الترمذی رقم ۲۰۹۳، سگی بہن کی صراحت ترمذی میں ہے]

نوٹ:- اگر اس صورت میں پوتی ایک سے زائد ہو تو یہ سدس ان سب میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔

❁ چوتھی حالت: ثلثین ($\frac{2}{3}$):

پوتی کے ساتھ اضافی دو حالتوں (کچھ نہ پانے اور تکملۃ الثلثین کے تحت پانے) میں سے کوئی نہ ہو، یعنی سرے سے فرع وارث اعلیٰ مذکر یا مؤنث موجود ہی نہ ہو؛ تو پھر پوتی کی حالت پوری طرح سے بیٹی ہی کی طرح ہوتی ہے، لہٰذا اگر پوتی کا عاصب نہ ہو تو ایک سے زائد ہونے کی صورت میں، (یعنی فروع میں صرف پوتیاں ہونے کی صورت میں) انہیں ثلثین ملے گا۔

دلیل:

دلیل وہی ہے جو بیٹیوں کو ثلثین ملنے کی دلیل ہے، کیونکہ بیٹے اور بیٹیوں کی عدم موجودگی میں نص کا عموم اسے بھی شامل ہے۔ مثال:

۲/ بنات الابن	$\frac{2}{3}$
اخ لاب	باقی
اخت لام	×

[1] اس طرح کے مسئلہ میں ''اخت ش'' (سگی بہن) کی جگہ ''اخت لاب'' (باپ شریک بہن) ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہوگا، لیکن ''اخت لام'' (ماں شریک بہن) کا یہ حکم نہیں ہوگا کیونکہ اس کا باپ الگ ہوتا ہے، نیز اس کے اندر عصبیت (باقی پانے کی صلاحیت) نہیں ہوتی ہے، لہٰذا ''اخت لام'' (ماں شریک بہن) فرع مؤنث کی موجودگی میں اصول کلالہ سے محجوب ہی رہے گی۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ پانچویں حالت: نصف ($\frac{1}{2}$):

اگر پوتی کے ساتھ مذکورہ صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہو، یعنی فروع میں صرف اکیلی پوتی ہی ہو، تو یہ پوری طرح اکلوتی بیٹی کی طرح ہو کر نصف پاتی ہے۔

دلیل:

دلیل وہی ہے جو اکلوتی بیٹی کو نصف ملنے کی دلیل ہے، کیونکہ بیٹی کی عدم موجودگی میں نص کا عموم اسے بھی شامل ہے۔

مثال:

زوجہ	$\frac{1}{8}$
بنت الابن	$\frac{1}{2}$
اخ ش	باقی

نوٹ:۔ مسلسل بیٹوں کی نسل کے بعد جب بھی کوئی لڑکی آئے، وہ میت کی پوتی شمار ہوگی اور مذکورہ پانچ حالتوں میں سے اس کی کوئی ایک حالت ہوگی۔

مشق:

☆ زوج ، ابن الابن ، بنت الابن

☆ زوجہ ، ۲/بنات الابن ، اخ شقیق

☆ زوج ، بنت الابن ، اخ لاب ، اخ لام

☆ زوج ، بنت ، بنت الابن ، ابن ابن الابن

☆ زوجہ، ۲/بنت ، بنت الابن ، ابن ابن الابن

☆ زوج ، بنت ، بنت الابن ، بنت ابن الابن ، ابن ابن الابن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب سوم: اُصول کے حصے

اَب (باپ) کا حصہ

حالات:

① سدس $(\frac{1}{6})$	وجود فرع مذکر	فرع وارث مذکر (بیٹا یا پوتا) موجود ہو۔
② سدس $(\frac{1}{6})$ + باقی	وجود فرع مؤنث فقط	فرع وارث میں صرف مؤنث (بیٹی یا بیٹیاں، پوتی یا پوتیاں) ہوں۔
③ باقی	عدم فرع	بالا صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہو۔

وضاحت:

باپ کی اصلا ایک ہی حالت ہے کہ اسے صاحب فرض کی حیثیت سے سدس ملے، جیسا کہ قرآن میں ہے اور اکثر باپ کی یہی حالت ہوتی ہے، لیکن باپ کی موجودگی میں جب وارثین کو ان کے حق کے مطابق حصے دینے کے بعد کچھ بچ جاتا ہے، تو وہ باپ کو ہی عصبہ کی حیثیت سے ملتا ہے؛ اور باقی بچنے کی صورت الگ الگ ہوتی ہے، اس لئے اسی اعتبار سے باپ کے حصے کی مزید دو حالتیں ہوتی ہیں، یعنی اس کی کل تین حالتیں ہو جاتی ہیں:

❁ **پہلی حالت: سدس** $(\frac{1}{6})$:

سدس ملنے کی شرط:

اَب (باپ) کو سدس ملنے کی شرط یہ ہے کہ فرع وارث مذکر یعنی ابن (بیٹا) موجود ہو، قطع نظر اس کے کہ فرع وارث مؤنث بھی موجود ہے یا نہیں۔

دلیل:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ﴾

اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے، اگر اس (میت) کی اولاد ہو [۴/النساء: آیت ۱۱]

صرف سدس ملنے کی توجیہ:

فرع وارث مذکر (یعنی بیٹا یا پوتا) کی موجودگی میں باپ کو صرف سدس ہی ملتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ فرع وارث مذکر (بیٹا) قریبی عصبہ ہوتا ہے یعنی باقی بچا ہوا سارا مال اسی کو ملتا ہے، اگر فرع مذکر تنہا ہوگا تو سارا باقی مال اسی کو ملے گا، اور اگر فرع وارث مؤنث (یعنی بیٹی یا پوتی) کے ساتھ ہوگا، تو باقی سارا مال انہیں دونوں کو ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کے تحت ملے گا؛ لہٰذا اس حالت میں اَب (باپ) کو مزید کچھ ملنے کی گنجائش نہیں ہے، اس لئے اسے سدس کے علاوہ کچھ اور نہیں مل سکتا۔

مثالیں:

اب	$\frac{1}{6}$
ابن	باقی
اخ ش	×

اب	$\frac{1}{6}$
ابن	باقی
بنت	

❁ دوسری حالت: سدس ($\frac{1}{6}$) + باقی:

اَب (باپ) کو کبھی کبھی سدس کے ساتھ مزید وہ مال بھی مل جاتا ہے جو وارثین میں ان کے حصے کے مطابق بانٹنے کے بعد باقی بچ جاتا ہے؛ یعنی اسے صاحب فرض اور عصبہ دونوں حیثیت سے ایک ساتھ ملتا ہے۔

واضح رہے کہ اس حالت میں باقی مال، اَب (باپ) کو تبھی ملے گا جب دیگر وارثین کو ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے حصے دینے کے بعد کچھ بچ جائے ،لیکن بسا اوقات دیگر وارثین پر مال ختم ہو جاتا ہے اور کچھ باقی بچتا ہی نہیں ،ایسی صورت میں اُب (باپ) کو صرف اپنے حصے سدس پر ہی بس کرنا پڑتا ہے۔

سدس ($\frac{1}{6}$) + باقی ، ملنے کی شرط:

اُب (باپ) کو سدس + باقی ، ملنے کی شرط یہ ہے کہ فرع وارث میں صرف مؤنث فرع وارث (یعنی بیٹی یا پوتی) ہو اور فرع وارث مذکر (یعنی بیٹا یا پوتا) موجود نہ ہو۔

دلیل:

سدس ملنے کی دلیل گذر چکی ہے اور اس کے ساتھ باقی ملنے کی دلیل حدیث عصبہ (ص ۳۲) ہے۔

سدس ($\frac{1}{6}$) + باقی ، ملنے کی توجیہ:

فرع وارث میں صرف مؤنث (یعنی بیٹی یا پوتی) ہی ہو، تو اُب (باپ) کو سدس کے ساتھ باقی بھی ملنے کی وجہ یہ ہے کہ، مؤنث فرع وارث بیٹی کو زیادہ سے زیادہ نصف ہی مل سکتا ہے، اس سے زائد نہیں۔ لہٰذا بیٹی کو نصف دینے کے بعد پورا نصف دیگر وارثین کے لئے ہوتا ہے؛ اور چونکہ فروع کے علاوہ دیگر وارثین کے حصے بعض حالات میں بہت کم مقدار کے ہوتے ہیں، اس لئے اگر دیگر وارثین کم حصے والے ہوں اور تعداد میں زیادہ نہ ہوں، تو دیگر وارثین میں مال بانٹنے کے بعد بھی کچھ بچ جاتا ہے پھر یہ بچا ہوا مال باپ ہی کو لوٹایا جاتا ہے۔

مثال:

		۲۴
زوجہ	$\frac{1}{8}$	۳
اب	$\frac{1}{6}$ + باقی	۴+۵
بنت	$\frac{1}{2}$	۱۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باقی مال صرف اُب (باپ) ہی کو کیوں؟

اس کی وجہ ماقبل میں مذکور حدیث عصبہ (ص۳۲) ہے، کہ اصحاب الفروض کو دینے کے بعد باقی مال سب سے قریبی مذکر وارث کو دیا جائے، چونکہ میت کے بیٹے کے نہ ہونے کے سبب ہی مال میں سے کچھ باقی بچتا ہے، اس لئے بیٹے کی عدم موجودگی میں مذکر وارثین میں، باپ سے زیادہ میت کا کوئی قریبی وارث نہیں ہوتا، لہٰذا باقی مال اسی کو ملتا ہے۔

کبھی کبھار باقی نہ بچنے کی وجہ:

کبھی کبھار اُب (باپ) باقی مال کا مستحق ہوتا ہے، لیکن اسے باقی اس لئے نہیں مل پاتا کیونکہ دیگر وارثین پر سارا مال ختم ہو چکا ہوتا ہے اور کچھ باقی بچتا ہی نہیں۔

ایسا تب ہوتا ہے جب فرع وارث مؤنث کے علاوہ دیگر وارثین زیادہ حصے والے ہوں، یا تعداد میں زیادہ ہوں؛ تو فرع مؤنث (بیٹی یا پوتی) کو، نصف (آدھا) دینے کے بعد جو دوسرا نصف (آدھا) ہوتا ہے، وہ ان میں تقسیم ہو کر ختم ہو جاتا ہے، بلکہ بسا اوقات کم بھی پڑ جاتا ہے جسے عول کہتے ہیں جس کی تفصیل آگے آئے گی۔ مثالیں:

وارثین	حق	۱۲ بالعول ۱۳
زوج	۱/۴	۳
اب	۱/۶	۲
۲/ بنات	۲/۳	۸

وارثین	حق	۶
اب	۱/۶	۱
ام	۱/۶	۱
بنت	۱/۲	۳
۲/ بنت الابن	۱/۶	۱

پہلی مثال میں بڑے حصے والے وارثین ہیں، جبکہ دوسری مثال میں کم حصے والے وارثین ہیں، لیکن ان کی تعداد زیادہ ہے۔ لہٰذا دونوں مثالوں میں کچھ باقی نہیں بچا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ تیسری حالت: (صرف باقی):

اَب (باپ) کو کبھی صرف باقی شدہ مال ملتا ہے، یعنی صرف عصبہ کی حیثیت سے اسے ملتا ہے۔

صرف باقی ملنے کی شرط:

اگر مذکورہ صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہو، یعنی سرے سے فرع وارث (بیٹا یا بیٹی) موجود ہی نہ ہو، تو ایسی حالت میں باقی بچا مال اَب (باپ) کو ملے گا۔

دلیل:

اس کی دلیل حدیث عصبہ (ص ۳۲) ہے، نیز آیت میراث میں بھی اس کی دلیل ہے، دیکھئے اگلا صفحہ (۶۹) حاشیہ۔

باقی ملنے کی توجیہ:

اس حالت میں اَب (باپ) طے شدہ حصہ نہیں پاتا، اس لئے جب مال باقی بچ جاتا ہے تو حدیث عصبہ کے تحت باقی مال اسے ہی مل جاتا ہے۔

مثال:

زوج	$\frac{1}{2}$
اب	باقی

مسئلہ عمریہ:

باپ کو باقی ملنے کی ایک حالت اور ہے جو مختلف فیہ ہے۔

وہ یہ کہ کسی میت کے وارثین میں صرف شریک حیات (شوہر یا بیوی) کے ساتھ والدین (باپ اور ماں) ہوں اور ان کے علاوہ مزید کوئی وارث نہ ہو (یا مزید وارث ہو تو محجوب ہو رہا ہو، نیز اس کے سبب ماں کا حصہ ثلث سے کم نہ ہو رہا ہو)۔ ⟵⟵

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

....

مثلاً:

☆ ایک مرد فوت ہوا اور اس کے وارثین میں اس کی بیوی اور اس کے والدین ہیں۔

قرآن کے اصول سے اس مسئلہ میں بیوی کو"ربع" ملے گا، ماں کو"ثلث" ملے گا اور "باقی" باپ کو ملے گا۔

☆ یا ایک عورت فوت ہوئی اس کے وارثین میں اس کا شوہر اور اس کے والدین ہیں۔

قرآن کے اصول سے اس مسئلہ میں شوہر کو"نصف" ملے گا، ماں کو"ثلث" ملے گا اور "باقی" باپ کو ملے گا۔

ان دونوں حالتوں میں ایک ہی طبقے میں مرد اور عورت کے اکٹھا ہونے کے باوجود مرد کو عورت کے دوگنا نہیں ملتا بلکہ مؤخر الذکر مثال میں تو عورت ہی کو مرد کے مقابل میں دوگنا مل جاتا ہے۔

اس لئے ان دونوں حالتوں میں بعض اہل علم کے نزدیک ماں کا ثلث حصہ ختم کر کے اسے باقی مال میں شامل کر دیا جائے گا، پھر باقی کل مال کے تین حصے کر کے دو حصے باپ کو ایک حصہ ماں کو دیا جائے گا۔ یہ فیصلہ سب سے پہلے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اس لئے اس مسئلہ کو"مسئلہ عمریہ" کہا جاتا ہے۔

جمہور نے اسی قول کو اختیار کیا ہے مگر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے قرآن سے ثابت شدہ مسئلہ ہی کو درست کہا ہے (مصنف ابن أبي شيبة: ۱۱/۲۴۲ وإسناده صحيح) نیز حدیث عصبہ بھی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے موقف کی تائید کرتی ہے اہل ظاہر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول ہی کو اختیار کیا ہے بلکہ امام ابن حزم رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تائید کرتے ہوئے مخالفین پر زبردست رد کیا ہے۔

بعض اہل علم نے مسئلہ عمریہ کو قرآن ہی سے اس طرح ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن نے ماں کے ثلث پانے کی یہ شرط لگائی ہے کہ جب میت کی اولاد نہ ہو اور والدین وارث ہوتے ہوں تبھی ماں کو ثلث مل سکتا ہے، ورنہ والدین کی قید بے معنی ہو جائے گی۔

لیکن یہ استدلال اس لئے غلط ہے کہ باپ کے نہ ہوتے ہوئے صرف ماں اور بھائی کی صورت میں بھی ماں کو ثلث دینے پر سب کا اتفاق ہے، رہی بات والدین کے قید کی تو یہ قید نہیں بلکہ اولاد کی عدم موجودگی میں والدین کے حصوں کا بیان ہے، جس طرح اس سے پہلے اولاد کی موجودگی میں والدین کا حصہ سدس بتایا گیا ہے، ٹھیک اسی طرح یہاں اولاد کی عدم موجودگی میں والدین کا حصہ اس طرح بتایا گیا کہ ماں کو ثلث ملے گا بشرطیکہ اخوہ نہ ہوں اور باپ بھی وارث ہوگا، یعنی اسے باقی ملے گا، جیسا کہ حدیث عصبہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہے۔ لہٰذا یہ الفاظ زائد نہیں ہیں بلکہ ان کے ذریعہ اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں والدین میں سے ہر ایک کا حصہ بتایا گیا ہے، یعنی دریں صورت ماں کا حصہ فرضی"ثلث" اور باپ کا حصہ عصبی"باقی" بتایا گیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَبوالاب (دادا) کا حصہ

حالات:

① محجوب بالاَب	وجود حاجب	باپ ہو یا قریبی دادا تو کچھ نہیں ملے گا
② سدس ($\frac{1}{6}$)	وجود فرع مذکر	فرع وارث مذکر (بیٹا یا پوتا) موجود ہو
③ سدس ($\frac{1}{6}$) + باقی	وجود فرع مؤنث فقط	فرع وارث میں صرف مؤنث (بیٹی یا بیٹیاں یا پوتیاں) ہوں۔
④ باقی	عدم فرع	بالا صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہو۔

وضاحت:

باپ کی عدم موجودگی میں، باپ ہی کا حصہ دادا کو دیا جاتا ہے، اس لئے دادا کے حصے کی صورتیں مع دلائل باپ جیسی ہی ہیں؛ اور جب باپ موجود ہوگا تو دادا محجوب ہو جائے گا[1]۔

باپ کی نسل، مذکر کے تسلسل کے ساتھ جس قدر بھی دور جائے، سب اَب کے مفہوم میں شامل ہوں گے؛ نیز حدیث عصبہ کے تحت عصبہ میں شامل ہوں گے؛ اور اپنے سے اقرب کی عدم موجودگی میں وارث بنیں گے۔

باپ کی اس اوپری نسل کو ''جدصحیح'' کہتے ہیں، یعنی وہ دادا جس کے میت تک رشتہ میں کوئی مؤنث نہ آئے؛ اور جس دادا کے میت تک رشتہ میں مؤنث آجائے اسے جدفاسد کہتے ہیں۔

☆ جدفاسد وارث کیوں نہیں ہوتا؟

دراصل جدصحیح (اَبوالاَب)، میت کے اَب (باپ) کے مفہوم میں شامل ہوتا ہے، جبکہ

[1] قائلین مسئلہ عمریہ کی نظر میں دادا کے حصہ میں مسئلہ عمریہ کی کوئی صورت نہیں ہوگی، کیونکہ اس طبقے میں اگر اس کے بالمقابل جدہ ہے، تو اس کا حصہ صرف سدس ہے جو دادا سے زائد نہیں ہوسکتا؛ اور اگر دادا کے ساتھ ثلث پانے والی اُم (ماں) ہے، تو چونکہ دادا اس کا ہم طبقہ نہیں ہے، بلکہ اُم سے اَبعد ہے؛ لہٰذا اُم کو خود سے زائد یعنی ثلث پانے سے روک نہیں سکتا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جد فاسد پر، میت کے اُب (باپ) کا اطلاق نہیں ہو پاتا؛ اس لئے وہ اُب کے مفہوم میں شامل نہیں ہوسکتا، لہٰذا وہ وارث نہیں ہوتا۔

مثالیں:

اب	$\frac{1}{6}$
ابوالاب	×
ابن	باقی

ابوالاب	$\frac{1}{6}$
ابن	باقی
اخ لام	×

زوجہ	$\frac{1}{4}$
ابوالاب	باقی
اخت ش	×

ابوالاب	$\frac{1}{6}$ + باقی
بنت	$\frac{1}{2}$
اخ ش	×

اُم (ماں) کا حصہ

حالات:

① سدس ($\frac{1}{6}$)	وجود فرع یا تعدد اخوہ	فرع وارث مطلق، یا جمع من الاخوۃ ہوں۔
② ثلث ($\frac{1}{3}$)	عدم فرع وتعدد اخوہ	فرع وارث مطلقا نہ ہو، اور جمع من الاخوۃ نہ ہوں۔

وضاحت:

ماں کو عام طور پر باپ کی طرح صاحب فرض کی حیثیت سے سدس ہی ملتا ہے، لیکن جب میت کی کوئی اولاد نہ ہو، تو ماں کے حصہ کی مقدار سدس سے بڑھا کر ثلث کر دی گئی ہے؛ اور باقی سارے مال کا حقدار باپ کو قرار دیا گیا ہے۔

نیز اگر میت کی کوئی اولاد نہ ہو لیکن میت کے بھائی بہن ایک سے زائد ہوں، خواہ دو بھائی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوں، یا دو بہن ہوں، یا ایک بھائی ایک بہن ہوں، نیز یہ بھائی یا بہن، کسی بھی قسم سے ہوں یعنی سگے ہوں یا باپ شریک ہوں یا ماں شریک ہوں، بہرصورت اگر بھائی بہن کی تعداد ایک سے زائد ہوگی تو اس صورت میں بھی ماں کا حصہ سدس ہی رکھا گیا ہے۔

❁ پہلی حالت: سدس ($\frac{1}{6}$):

اُم (ماں) کو سدس ملنے کی شرط یہ ہے کہ:

فرع وارث مطلق ہو، یعنی فروع میں کوئی بھی مذکر یا مؤنث ہو؛ یا جمع من الاخوۃ ہوں، یعنی کسی بھی جہت (سگے یا سوتیلے) بھائی بہنوں میں سے ایک سے زائد ہوں؛ خواہ یہ سب بھائی ہوں، یا سب بہن ہوں، یا دونوں مل کر ہوں۔

دلیل:

﴿وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ﴾

''اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے، اگر اس (میت) کی اولاد ہو'' [۴/النساء:۱۱]

﴿فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ﴾

''اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے'' [۴/النساء:۱۱]

اس آیت میں اخوہ کا لفظ عام ہے جو ہر جہت کے مذکر و مؤنث سب کو شامل ہے۔

مثالیں:

اب	$\frac{1}{6}$
ام	$\frac{1}{6}$
ابن	باقی

ام	$\frac{1}{6}$
بنت	باقی
ابن	

ام	$\frac{1}{6}$
بنت	$\frac{1}{2}$
اخ ش	باقی

ام	$\frac{1}{6}$
ابن	باقی
ابن الابن	×

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ام	١/٦
٢/اخ ش	باقی
عم ش	×

ام	١/٦
٣/اخ لاب	باقی
عم ش	×

ام	١/٦
٢/اخت ش	×
اب	باقی

ام	١/٦
٢/اخت لاب	×
اب	باقی

ام	١/٦
اخ ش	باقی
اخ لاب	×
عم ش	×

ام	١/٦
اخ ش	باقی
اخت ش	
عم ش	×

ام	١/٦
اخ لاب	×
اخ لام	×
اب	باقی

ام	١/٦
اخت ش	×
اخت لاب	×
اب	باقی

تنبیہ:

ماں اگراس وجہ سے سدس پارہی ہے کہ، میت کے بھائی بہنوں میں سے ایک سے زائد ہیں، تو ایسی صورت میں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ، بھائی بہنوں میں سے کوئی ایک ہی وارث بن رہا ہو، اور باقی محجوب ہورہے ہوں؛ یا سارے بھائی بہن محجوب ہورہے ہوں؛ لیکن اپنے تعدد کے سبب، ماں کے حصہ کو سدس بناتے ہوں، جیسا کہ اوپر کی بعض مثالوں میں ہے۔

اس لئے ماں کو حصہ دیتے وقت، اگر بھائی بہن محجوب ہورہے ہوں؛ تو بھی انہیں وارثین کی فہرست میں رکھنا چاہیے، تاکہ ماں کا حصہ طے کرنے میں غلطی نہ ہو۔

یہاں کسی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ میت کی اولاد بھی نہیں ہے، اورایک سے زائد بھائی بھی حصہ نہیں پارہے ہیں، اس لئے ماں کو ثلث دے دیا جائے ۔

کیونکہ قرآن نے محض بھائی بہنوں میں ایک سے زائد کے وجود ہی پر، ماں کا حصہ سدس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بتلایا ہے؛ لہٰذا ایسی صورت میں ماں کو ثلث نہیں، بلکہ سدس ہی دیا جائے گا۔

❁ دوسری حالت: ثلث (١/٣):

ثلث پانے کی شرط:

اُم (ماں) کو ثلث اس وقت دیا جائے گا، جب میت کی سرے سے کوئی اولاد نہ ہو، اور نہ جمع من الاخوہ ہوں؛ یعنی کسی بھی جہت (سگے یا سوتیلے) بھائی بہنوں میں ایک سے زائد لوگ نہ ہوں۔

دلیل:

﴿فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ﴾

''اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوتے ہوں تو اس کی ماں کے لئے تیسرا حصہ ہے، ہاں اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے'' [۴/النساء:۱۱]

مثالیں:

اب	باقی
ام	١/٣
اخ ش	×

زوج	١/٢
ام	١/٣
عم ش	باقی

مسئلہ عمریہ:

مسئلہ عمریہ میں ماں کی ایک تیسری حالت ہوتی ہے جو مختلف فیہ ہے اس کی وضاحت ص (٦٩) پر حاشیہ میں ہو چکی ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جدہ صحیحہ (دادی، یانانی) کا حصہ

میت کے ''أب'' کی غیر موجودگی میں، اس کی جگہ میت کے ''أبوالأب'' کو رکھا جاتا ہے؛ لیکن میت کی ''أم'' کی غیر موجودگی میں، اس کی جگہ میت کی ''أم الأم'' یا ''أم الأب'' یعنی جدہ کو نہیں رکھا جاتا، اس کے کئی اسباب ہیں لیکن صرف اتنا جان لینا کافی ہے کہ حدیث میں جدہ کا خصوصی حصہ ذکر ہے، لہٰذا اس کا معاملہ الگ ہے۔

نوٹ:-

واضح رہے کہ بعض اہل علم اس بات کے بھی قائل ہیں کہ میت کی ماں کی عدم موجودگی میں میت کی جدہ، ماں کی جگہ لے لے گی یعنی ماں کی عدم موجودگی میں اس کا حصہ بالکل ماں کی طرح ہوگا یہ موقف رکھنے والے اہل علم جدہ کو سدس دینے والی روایت کو صحیح نہیں مانتے لیکن درست بات یہی ہے کہ جدہ کو سدس دینے والی روایت کم از کم حسن ہے لہٰذا جدہ کا معاملہ حدیث کے مطابق الگ ہی ہوگا۔

حالات:

① محجوب بالأم	وجود ام یا قریبی جدہ	جب ماں یا قریب کی جدہ موجود ہو تو ایسی جدہ محجوب ہوگی
② سدس $(\frac{1}{6})$	عدم ام و قریبی جدہ	حاجب نہ ہو یعنی ماں یا قریب کی جدہ موجود نہ ہو۔

وضاحت:

جدۃ لأب (دادی)، یا جدۃ لأم (نانی)، کے بارے میں خاص حدیث موجود ہے کہ ماں کی عدم موجودگی میں، انہیں سدس دیا جائے گا۔

بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”أن النبی ﷺ جعل للجدة السدس، إذا لم یکن دونها أم“

”اللہ کے نبیﷺ نے جدہ (نانی یا دادی) کے لئے ،سدس (چھٹا حصہ) مقرر کیا ، بشرطیکہ ماں موجود نہ ہو“ [سنن ابی داؤد رقم ۲۸۹۵ یہ حدیث حسن لغیرہ ہے]

اس حدیث کی روشنی میں جدہ کے حالات کی تفصیل یہ ہے:

❁ پہلی حالت: محجوب:

اگر ماں موجود ہو، یا قریبی جدۃ موجود ہو تو، ہر قسم کی جدہ محجوب ہو جائے گی؛ جیسا کہ اوپر پیش کردہ حدیث کا مفاد ہے۔ مثالیں:

ام	۱/۳
ام الام	×
اخ ش	باقی

ام	۱/۳
ام الاب	×
اخ ش	باقی

❁ دوسری حالت: سدس (۱/۶):

اگر ماں موجود نہ ہو، نہ قریبی جدہ موجود ہو، تو ہر قسم کی جدہ کو سدس ملے گا؛ جیسا کہ اوپر پیش کردہ حدیث کا مفاد ہے۔

ام الام	۱/۶
اخ ش	باقی

ام الاب	۱/۶
اخ ش	باقی

جدۃ لأب میں حجب کا اختلاف:

جدہ لأب یعنی دادی، ماں کی موجودگی میں محجوب ہوگی، اس پر سب کا اتفاق ہے؛ لیکن باپ کی موجودگی میں محجوب ہوگی یا نہیں، اس بارے میں اختلاف ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حجب کی بحث میں اصول واسطہ کی وضاحت گذر چکی ہے،اس اصول کے مطابق باپ کی موجودگی میں، جدہ لأب محجوب ہونی چاہے۔اس بنا پر جمہور اہل علم کی رائے ہے کہ باپ کی موجوگی میں جدہ لأب (دادی) محجوب ہوگی۔

لیکن دیگر اہل علم حجب کے اصول واسطہ سے، جدۃ لأب کا بھی استثناء کرتے ہیں؛ جس طرح اخوہ لأم کا استثناء کیا جاتا ہے۔

اور اس استثناء کی دلیل، مذکورہ خاص حدیث ہے؛ جس میں صرف ماں کی موجودگی میں جدہ کو محجوب قرار دیا گیا ہے۔لہٰذا اس خاص دلیل کی بنا پر باپ، دادی کو محجوب نہیں کرسکتا؛ امام احمد رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے اور یہی راجح ہے۔کیونکہ جب ہم نے خاص دلیل کی بنا پر اخوہ لأم کو حجب کے اصول واسطہ سے مستثنیٰ کیا ہے،تو خاص دلیل کی بنا پر جدہ لأب کو بھی مستثنیٰ کرنا چاہیئے، دونوں میں تفریق کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

مزید یہ کہ دادی اپنے واسطے (باپ) کا حصہ نہیں پاتی ہے، کیونکہ وہ باپ کے مفہوم میں آ کر وارث نہیں ہوتی، بلکہ ماں کے مفہوم میں آ کر ماں کی عدم موجودگی میں وارث ہوتی ہے؛لہٰذا ماں ہی اس کے لئے واسطے کے قائم مقام ہے،یہی وجہ ہے کہ ماں کی موجودگی میں یہ محجوب ہو جاتی ہے۔

ایک سے زائد جدات کا حصہ:

اگر ایک ساتھ ایک سے زائد جدات جمع ہوں جائیں،مثلاً ایک دادی ہو، ایک نانی ہو،تو سب کو الگ الگ سدس نہیں ملے گا، بلکہ جدات کی پوری جماعت کو سدس ملے گا؛ جو ان کے مابین برابر برابر تقسیم کیا جائے گا۔جیسے ایک سے زائد زوجات کے سلسلے میں ساری زوجات ایک ہی حصہ میں برابر کی شریک ہوتی ہیں۔

اس کی دلیل ایک تو یہ ہے کہ بعض روایات میں ایسے ہی وارد ہے،اور دوسری دلیل یہ کہ، یہ خواتین ایک ہی گروپ کی ہیں،اس لئے یہ زوجات کی قبیل سے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جدات کا تسلسل اور جدہ صحیحہ:

جدۃ کی نسل، جس قدر بھی دور جائے گی، سب وارث بنیں گی؛ لیکن شرط یہ ہے کہ دور کی جدۃ ایسی ہو، جس پر ''أم الأم'' یا ''أم الأب'' کا اطلاق ہوسکتا ہو؛ ایسی جدہ کو ''جدہ صحیحہ'' کہتے ہیں۔

جدۃ صحیحہ کی تعریف:

وہ جدہ کہ میت تک اس کے رشتہ میں، جد فاسد نہ آئے۔

یا بالفاظ دیگر: وہ جدۃ کہ میت سے اوپر اس کے نسب میں، مذکر کے بعد مؤنث نہ آئے۔ جیسے:

أم أم أم الأم

أم أم أم الأب

أم أب أب أب

جدہ فاسدۃ کی تعریف:

وہ جدہ، کہ میت تک اس کے رشتہ میں، جد فاسد آجائے۔

یا بالفاظ دیگر: میت سے اوپر اس کے نسب میں، مذکر کے بعد مؤنث آجائے؛ تو اسے جدہ فاسدہ کہتے ہیں۔

☆ ماں کی نسل میں، جدۃ فاسدہ کی مثال: أم أبي الأم

اس کے رشتہ میں، جد فاسد (أبو الأم یعنی نانا) موجود ہے۔ دوسرے الفاظ میں کہہ سکتے ہیں کہ، مذکر کے بعد مونث آگئی۔ اس لئے اس پر أم الأم کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔

☆ باپ کی نسل میں جدہ فاسدۃ کی مثال: أم أب أم الأب

اس کے رشتہ میں، جد فاسد (أب أم الأب یعنی میت کے باپ کا نانا) موجود ہے، دوسرے الفاظ میں کہہ سکتے ہیں کہ، مذکر کے بعد مؤنث آگئی اس لئے اس پر أم الأب کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جدۃ فاسدۃ وارث کیوں نہیں ہوتی؟

دراصل حدیث میں جس جدۃ کا وارث ہونا ثابت ہے، وہ میت کے والد کی اُم (ماں) ہے، یا میت کی والدہ کی اُم (ماں) ہے۔یعنی میت کے والدین میں سے ہرایک کی اُم (ماں) کا وارث ہونا ثابت ہے۔

اور جدۃ صحیحہ، میت کے والد یا والدہ کی اُم (ماں) کے مفہوم میں شامل ہے، جبکہ جدۃ فاسدۃ پر، میت کے والد یاوالدہ کی اُم کا اطلاق نہیں ہوتا؛ اس لئے وہ میت کے والدین میں سے کسی کی ''اُم'' (ماں) کے مفہوم میں شامل نہیں ہوسکتی،لہٰذا وارث نہیں ہوتی۔

مشق:

☆ اُب، ابن ، بنت

☆ اُب ، بنت ، اُخ ش

☆ اُب، ابن ، اُخ لاُب

☆ اُب ، اُم ، ابن ، بنت

☆ اُم ، ابن ، بنت

☆ اُم ، بنت ، عم ش

☆ زوج ، اُب، اُم

☆ اُم ، اُبوالاُب ، اُم الاُم

☆ اُم ، اُبوالاُب ، اُم الاُب

☆ اُم لاُم ، اُم الاُب، اُخ ش

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم حواشی کے حصے

اگرفروع یا اصول میں سے کوئی مذکر موجود ہوگا ،تو حواشی میں سب کے سب محجوب ہوجائیں گے، یہ قاعدہ اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔

شروع میں بتایا جاچکا ہے کہ گروپ حواشی میں دو گروہ ہیں، ایک اخوہ کا، دوسرا عمومۃ کا: عمومہ کے گروہ میں کسی کو بھی فرضا حصہ نہیں ملتا، بلکہ سب کو صرف عصبہ ہی کی حیثیت سے حصہ ملتا ہے۔ اور اخوۃ گروہ سے، مذکر میں صرف اُخ لأم کو فرضا حصہ ملتا ہے، اور مؤنث میں ساری خواتین کو فرضا حصہ ملتا ہے۔

حواشی کے حصوں پر بات کرنے سے پہلے مناسب ہے کہ ان آیات کا مفہوم سمجھ لیا جائے جن میں ہر قسم کے بھائی اور بہنوں کی میراث کا ذکر ہے۔ یہ کل دو آیات ہے اور دونوں میں ایک لفظ'' کلالہ'' ذکر ہے، اس لئے ان آیات کو آیت کلالہ کہتے ہیں۔

پہلی آیت:

﴿وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ﴾

''اور جن کی میراث لی جاتی ہے وہ مرد یا عورت کلالہ ہو۔ اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے اور اس سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب (برابر کے) شریک ہیں'' [۴/النساء:۱۲]

اس پہلی آیت میں جن بھائی اور بہنوں کا ذکر ہے، ان سے بالاتفاق ''اخوہ لأم'' یعنی ماں شریک بھائی بہن مراد ہیں۔

بلکہ سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھتے تو ﴿وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ﴾ کے بعد ﴿لِأُمٍّ﴾ پڑھتے تھے [سنن الدارمی:۴/۱۹۴۵ واسنادہ صحیح]

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بہر حال امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں اخوہ لأم کا بیان ہے۔

دوسری آیت:

﴿قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾

''آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ (خود) تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کے لئے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا حصہ ہے اور وہ بھائی اس بہن کا وارث ہوگا اگر اس کے (مذکر [1]) اولاد نہ ہو۔ پس اگر بہنیں دو ہوں تو انہیں کل چھوڑے ہوئے کا دو تہائی ملے گا۔ اور اگر کئی شخص اس ناطے کے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کے لئے حصہ ہے مثل دو عورتوں کے'' [۴/النساء:۱۷۶]

اس دوسری آیت میں جن بھائی اور بہنوں کا ذکر ہے، ان سے باتفاق امت ''اخوہ لغیر اُم'' یعنی سگے یا باپ شریک بھائی بہن مراد ہیں۔

غور کیجئے کہ مذکورہ دونوں آیات میں دو الگ الگ قسم کے بھائی بہنوں کا ذکر ہے، اور ان دونوں کے حصوں کی نوعیت بھی الگ الگ ہے، یعنی ان دونوں آیات میں بیان کئے گئے وارثین بھی الگ الگ ہیں، اور ان کے حصے بھی الگ الگ ہیں۔

لیکن دونوں آیات میں مشترک بات یہ ہے کہ، مورّث یعنی میت کو ''کلالہ'' کہا گیا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دونوں آیات میں مورّث (میت) کی نوعیت ایک ہی ہے۔

اب پہلی آیت دیکھیں تو مورّث کو کلالہ تو کہا گیا ہے، لیکن کلالہ کی کوئی نوعیت ذکر نہیں کی

[1] ''مذکر'' کی قید خاص حدیث کے سبب ہے۔ دیکھئے، سنن الترمذی، رقم ۲۰۹۲ والحدیث حسن۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گئی ہے؛ جبکہ دوسری آیت میں مورّث کو کلالہ کہا گیا ہے، اور اس کی نوعیت یہ ذکر ہے کہ ﴿لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ﴾ یعنی مورّث کی اولاد نہیں ہوگی۔ اس سے ثابت ہوا کہ پہلی آیت میں مذکور مورّث کی بھی، کوئی اولاد نہیں ہوگی، کیونکہ اسے بھی کلالہ کہا گیا ہے۔

دونوں آیات کو ملا کر نتیجہ یہ نکلا کہ، کسی بھی قسم کے بھائی یا بہن کو تبھی حصہ ملے گا، جب ان کا مورّث کلالہ ہو؛ اور مورّث کلالہ تب ہوگا، جب مورّث کی کوئی اولاد نہ ہو۔

مطلب یہ ہوا کہ، اگر کسی مورّث کی اولاد ہے تو وہ کلالہ نہیں ہے، لہٰذا ایسے مورّث کے بھائی بہنوں کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

دوسرے الفاظ میں یہ کہہ لیں کہ، مورّث کی اولاد (فروع میں سے مذکر یا مؤنث)، مورّث کے بھائیوں اور بہنوں کو محجوب کر دیتے ہیں۔ اسی سے حجب کے درج ذیل دو عمومی قواعد بنے ہیں:

قاعدہ نمبر (۱):

فروع کا مذکر تمام بھائی بہنوں کو (یعنی حواشی سے اخوہ کو) محجوب کر دے گا۔

قاعدہ نمبر (۲):

فروع کی مؤنث تمام بھائی بہنوں کو (یعنی حواشی سے اخوہ کو) محجوب کر دے گی۔

پہلا قاعدہ اپنے عموم پر باقی ہے، لیکن دوسرے قاعدہ میں خاص احادیث (حدیث عصبہ (ص۳۲)، حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ (ص۶۱) [1]) کے سبب، اخوہ لغیر اُم یعنی سگے اور باپ شریک بھائی بہن کے محجوب نہ ہونے کا استثناء ہے، البتہ اخوہ لأم یعنی ماں شریک بھائی بہن کے لئے کوئی استثناء نہیں ہے، اس لئے یہ فرع مؤنث سے محجوب ہوں گے؛ اس بنا پر دوسرا

[1] حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مطابق جب فرع مؤنث کے ساتھ ''اخت لغیر ام'' عصبہ مع الغیر بنتی ہے تو ''اخوہ لغیر ام''، فرع مؤنث کی موجودگی میں بدرجہ اولی عصبہ بالنفس اور عصبہ بالغیر بن سکتے ہیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عمومی قاعدہ، خصوصی احادیث کی بنا پر اس طرح بنا کہ:

قاعدہ نمبر (۲):

فروع کی مؤنث، اخوہ لأم یعنی ماں شریک بھائی بہن کو محجوب کردے گی۔

اتنی باتیں سمجھنے کے بعد اب آیات کلالہ میں، دوسری آیت پر دوبارہ غور کریں اس میں یہ الفاظ ہیں:

﴿وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ﴾ (اور کلالہ کی ایک بہن ہو تو اس بہن کے لئے کلالہ کے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا حصہ ہے)[۴/ النساء:۱۷۶]

ان الفاظ میں کلالہ کے مال میں کلالہ کی بہن کو نصف کا حقدار قرار دیا گیا ہے، اب اگر کلالہ کے ساتھ باپ کا وجود بھی مان لیں، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ باپ جیسے مضبوط وارث کے ساتھ ایسی حالت بھی آسکتی ہے کہ اسے کچھ بھی نہ ملے۔

مثلاً اگر میت کے وارثین میں زوج ، اُب اور اُخت شقیقہ ہو تو:

وارثین	حق	۲	
زوج	$\frac{1}{2}$	۱	
اب	باقی	×	۱
اخت ش	$\frac{1}{2}$	۱	×

زوج کو نصف ملے گا، اور اخت شقیقہ کو بھی نصف دیا گیا تو ان دونوں پر پورا مال ختم ہو گیا، اور اُب (باپ) کے لئے کچھ بچا ہی نہیں؛ غور کریں کہ باپ، جسے میت کے سب سے قریبی وارث بیٹے کی موجودگی میں بھی سدس ملتا ہے، بلکہ میت کی صرف بیٹی ہو تو اب کو سدس کے ساتھ باقی بھی ملتا ہے، تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو میت کا اتنا قوی وارث ہو وہ، میت کے سب سے قریبی وارث اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں بھی محروم رہ جائے؟

اس سے اشارہ ملتا ہے کہ بہن کو نصف ملنے کی صورت میں باپ کا وجود ہی نہیں ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کلالہ وہ میت ہوگا جس کا باپ بھی موجود نہ ہو۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ یہی استدال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”لأن الأخت لا يفرض لها النصف مع الوالد“ ، کیونکہ باپ کی موجودگی میں بہن کا حصہ نصف نہیں ہوسکتا[تفسیر ابن کثیر/دار طیبۃ: ۲/۴۸۴]

اس کے علاوہ اور بھی کچھ عمومی دلائل ہیں، جن سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ، کلالہ کا باپ بھی موجود نہ ہوگا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کلالہ کی یہی تفسیر ثابت ہے دیکھئے:[سنن الدارمی: ۴/۱۹۴۵ وإسنادہ صحیح]

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے بھی یہی تفسیر ثابت ہے[السنن الکبری للبیہقی، ط الہند: ۶/۲۲۴ وإسنادہ صحیح]

اس کے برخلاف عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے یا تو سکوت کا قول ثابت ہے، یا مجمل قول ثابت ہے؛ یعنی صراحتا اس کے خلاف کوئی بات عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔

بلکہ اس مفہوم پر پوری امت نے اتفاق کرلیا ہے، لہٰذا یہ مفہوم قطعی طور پر درست ہے۔

اس روشنی میں حجب کا ایک تیسرا قاعدہ یہ نکلا کہ:

قاعدہ نمبر (۳):

اصول کا مذکر، میت کے تمام بھائی بہن کو (یعنی حواشی سے اخوہ کو) مجوب کردیں گے۔

اس تفصیل کے بعد حواشی کے حصوں کو دیکھئے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اخوۃ لأم کے حصے

حالات:

① محجوب	وجود حاجب	حاجب ہو [یعنی فروع میں سے کوئی بھی مذکر یا مؤنث (میت کی اولاد) ہو، یا اصول میں سے کوئی مذکر ہو]
② ثلث (۱/۳)	تعدد	حاجب نہ ہو، اور خود متعدد ہوں (یعنی ایک سے زائد ہوں، خواہ سب مذکر ہوں، یا سب مؤنث ہوں، یا دونوں ہوں)
③ سدس (۱/۶)	انفراد	حاجب نہ ہو اور خود منفرد ہو (یعنی اخوۃ لأم میں سے، کوئی ایک ہی مذکر یا مؤنث ہو)

وضاحت:

اخوہ لأم یعنی ماں شریک بھائی بہن فرضا حصہ پانے میں بالکل یکساں ہوتے ہیں، یعنی ان کے مابین ﴿ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ﴾ کا اصول نہیں چلتا، بلکہ مذکر و مؤنث سب کو برابر برابر حصہ ملتا ہے؛ چونکہ اخ لأم اور اُخت لأم یعنی ماں شریک بھائی بہن، دونوں کی حالتیں یکساں ہیں، لہٰذا دونوں کو ایک ساتھ ''اخوہ لأم'' سے تعبیر کرتے ہوئے، دونوں کی حالتیں ایک ساتھ لکھی جاتی ہیں۔ ان کی کل تین حالتیں ہوتی ہیں جو درج ذیل ہیں:

❁ پہلی حالت: محجوب:

اگر فروع میں سے مذکر یا مؤنث، یعنی میت کی کوئی بھی اولاد ہو، یا اصول میں سے مذکر ہو، تو اخوہ لأم کو کچھ نہیں ملے گا۔

دلیل:

آیت کلالہ کی تشریح کے ساتھ اس کی دلیل گذر چکی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مثالیں:

ابن	باقی
اخوہ لام	×

بنت	½
اخوہ لام	×
اخ ش	باقی

اب	باقی
اخوہ لام	×

❁ دوسری حالت ثلث (⅓):

اخوہ لأم کا حاجب نہ ہو، یعنی فروع میں سے مذکر یا مؤنث کوئی بھی، اور اصول میں سے مذکر نہ ہو؛ اور اخوۃ لأم ایک سے زائد ہوں؛ خواہ سب مذکر ہوں، یا سب مؤنث ہوں، یا دونوں مل کر ہوں؛ تو انہیں ثلث ملے گا۔ یعنی ایک ثلث میں سب برابر کے شریک ہوں گے، خواہ دونوں مذکر ہوں، یا مؤنث یا دونوں مل کر ہوں، یعنی ان کے مابین ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کا اصول نہیں چلے گا۔

دلیل:

﴿فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ﴾

''اور اگر (کلالہ کے بھائی بہن) ایک سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب شریک ہیں'' [۴/النساء:۱۲]

مثال:

اخ ش	باقی
اخوہ لام	⅓

❁ تیسری حالت: سدس (⅙):

اگر اخوہ لام کا کوئی حاجب نہ ہو، یعنی فروع میں سے مذکر یا مؤنث کوئی بھی، اور اصول میں سے مذکر نہ ہو؛ اور اخوۃ لأم میں سے کوئی ایک ہی، مذکر یا مؤنث ہو تو اسے سدس ملے گا۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دلیل:

﴿وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ﴾

''اور اس (کلالہ) کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے'' [۴/النساء:۱۲]

اخ ش	باقی
اخ لام	۱/۶

اخ ش	باقی
اخت لام	۱/۶

فائدۃ:

اخوہ لأم کے لئے بہت سے معاملات میں فرائض کے عام اصولوں سے استثناء ہے، مثلاً:

① حجب میں اصول واسطہ سے ہر وہ وارث، جو کسی واسطے سے میت کا رشتہ دار ہو، وہ اس واسطے کی موجوگی میں محجوب ہو جاتا ہے؛ لیکن اخوہ لأم، یہ أم (ماں) کے واسطے سے میت کے رشتہ دار ہوتے ہیں، لیکن ماں کی موجودگی میں بھی یہ محجوب نہیں ہوتے۔

② میت کے وہ وارثین، جو ایک ہی درجے میں، آپس میں بھائی بہن ہوتے ہیں، وہ عصبہ بنتے ہیں؛ اور مذکر کو مؤنث کے مقابلے میں ڈبل ملتا ہے، لیکن اخوہ لأم میں، بھائی بہن عصبہ نہیں بنتے، بلکہ دونوں فرضا برابر حصہ پاتے ہیں۔

③ حواشی میں، مذکر حواشی اپنے دور کے مذکر، یا مؤنث حواشی کو محجوب کر دیتے ہیں؛ لیکن حواشی سے اخوہ لأم کو کوئی محجوب نہیں کر سکتا، اور نہ اخوہ لأم کسی کو محجوب کرتے ہیں۔

④ حواشی میں، میت کی بہنیں؛ میت کی فرع مؤنث کے ساتھ عصبہ مع الغیر بن کر باقی پاتی ہیں؛ لیکن حواشی میں، میت کی اخت لأم (ماں شریک بہن)، فرع مؤنث کے ساتھ عصبہ مع الغیر نہیں بنتی، بلکہ فرع مؤنث، اخت لأم کو محجوب کر دیتی ہے۔

ان سارے استثناءات کی دلیل یہ ہے کہ قرآن میں اخوہ لأم کو خصوصی طور پر ذکر کر کے ان کی خاص حالتیں بتلا دی گئی ہیں، اس لئے خاص دلائل کے سبب ان کے معاملے کو عمومی اصولوں سے مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اخت شقیقہ (سگی بہن) کے حصے

حالات:

① محجوب	وجود حاجب	فروع یا اصول میں سے کوئی بھی مذکر ہو تو محجوب ہو جاتی ہے۔
② عصبہ بالغیر	وجود عاصب	حاجب نہ ہو، اور عاصب یعنی اُخ شقیق ہو۔
③ عصبہ مع الغیر	وجود فرع مؤنث	بالا صورتیں نہ ہوں (حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو) فرع مؤنث موجود ہو۔
④ ثلثین $(\frac{2}{3})$	تعدد	بالا صورتیں نہ ہوں (حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو، عصبہ مع الغیر نہ بنے) اور خود متعدد ہوں۔
⑤ نصف $(\frac{1}{2})$	انفراد	بالا صورتیں نہ ہوں (حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو، عصبہ مع الغیر نہ بنے) اور اور خود اکیلی ہو۔

وضاحت:

فروع کی طرح، حواشی میں خواتین کی بھی اصلا تین حالتیں ہیں، یعنی فروع اور حواشی کی خواتین میں تین حالتیں مشترک ہیں۔ایک تعصیب بالغیر کی، دوسری تعدد کی صورت میں ثلثین پانے کی، تیسری انفراد کی صورت میں نصف پانے کی۔البتہ اخوہ لأم کا معاملہ مستثنی ہے۔

☆ لہٰذا اخوہ لأم کے علاوہ، فروع اور حواشی کی جملہ خواتین سے متعلق یہ تین حالتیں یاد رہنی چاہیے۔

☆ اس کے ساتھ یہ بات بھی ذہن میں بٹھا لینی چاہیئے کہ، ان خواتین میں جو کسی واسطے سے وارث ہوں گی، ان کی چوتھی حالت حجب کی ہوگی۔

☆ اس کے ساتھ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ (ص ۶۱) کی روشنی میں یہ بات بھی یاد کر لی جائے کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میت کی فرع مؤنث کی موجوگی میں، میت کی بہنیں عصبہ مع الغیر ،یعنی باقی کی حقدار ہوں گی۔

اس طرح اخوہ لأم کے علاوہ ،میت کی دونوں بہنوں ،اخت شقیقہ اور اخت لأب کی یہ پانچ حالتیں مشترک ہیں : پہلی تعصیب بالغیر کی ، دوسری تعدد کی صورت میں ثلثین کی ، تیسری انفراد کی صورت میں نصف کی ، چوتھی واسطہ کی صورت میں حجب کی ، پانچویں فرع مؤنث کی موجودگی میں عصبہ مع الغیر کی۔

ان پانچوں حالات کو مذکورہ طریقے پر ذہن میں بٹھائیں ،اور درج ذیل ترتیب سے یاد کریں ،اس ترتیب کا فائدہ یہ ہوگا کہ پہلی حالت طے ہونے کے بعد اگلی حالت کا امکان نہیں رہے گا ، نیز ہر اگلی حالت کے طے ہونے کے لئے پہلی حالتوں کا نہ ہونا ضروری ہوگا ،اس طرح ہر حالت کی شرطیں بھی یاد ہو جائیں گی۔

❀ پہلی حالت : مجوب :

فروع یا اصول میں سے ،کوئی بھی مذکر ہو مثلا بیٹا یا پوتا ، یا باپ یا دادا ہو ،تو اُخت شقیقہ (سگی بہن) مجوب ہو جائے گی۔

دلیل:

اخوہ لأم کے تحت آیات کلالہ کی تفسیر میں اس کی دلیل گذر چکی ہے۔

مثالیں:

اب	باقی
بنت	$\frac{1}{2}$
اخت ش	×

ابن	باقی
ام	$\frac{1}{6}$
اخت ش	×

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁ دوسری حالت: (عصبہ بالغیر):

میت کی اُخت شقیقہ (سگی بہن)، اپنے درجے کے سگے بھائی (أخ شقیق) کے ساتھ ہوگی، تو أخ شقیق اسے عصبہ بنادے گا، اور یہ دونوں ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کے تحت حصہ پائیں گے۔

اس حالت کی شروط یہ ہیں:

حاجب نہ ہو، اور عاصب (أخ شقیق) موجود ہو۔

دلیل:

﴿وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾

''اور اگر کئی شخص اس ناطے کے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کے لئے حصہ ہے مثل دو عورتوں کے'' [۴/النساء:۱۷۶]

مثال:

ورثین	حق	۴
زوجہ	۱/۴	۱
اخ ش	باقی	۲
اخت ش		۱

❁ تیسری حالت: عصبہ مع الغیر:

جب اُخت شقیقہ، میت کی فرع مؤنث (بنت یا بنت الإبن) کے ساتھ ہو، تو عصبہ مع الغیر بنتی ہے؛ یعنی وہ فرع مؤنث کی معیت کے سبب عصبہ یعنی باقی مال کی حقدار ہو جاتی ہے۔

اس حالت کی شروط یہ ہیں:

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو، فروع میں سے کوئی مؤنث موجود ہو، مثلاً بنت، یا بنت الابن، خواہ یہ ایک ہوں یا ایک سے زائد۔

دلیل:

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ [صحیح بخاری رقم ۶۷۳۶] (دیکھئے ص ۶۱)

اس کے مطابق اللہ کے نبی ﷺ نے، سگی بہن کو فرع مؤنث کے ساتھ باقی کا حقدار قرار دیا ہے، یعنی سگی بہن یہ فرع مؤنث کے ساتھ عصبہ ہوگی۔ یہ حدیث گذر چکی ہے۔

مثال:

زوجہ	۱/۸
بنت	۱/۲
اخت ش	باقی

زوج	۱/۴
بنت الابن	۱/۲
اخت ش	باقی

چوتھی حالت: ثلثین (۲/۳):

مذکورہ حالتوں میں سے کوئی حالت نہ ہو یعنی، حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو، عصبہ مع الغیر نہ بنے، اور اُخت شقیقہ ایک سے زائد ہوں، تو انہیں ثلثین ملے گا۔

دلیل: ﴿فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ﴾

''پس اگر بہنیں دو ہوں تو انہیں کل چھوڑے ہوئے کا دو تہائی ملے گا'' [۴/النساء:۱۷۶]

زوجہ	۱/۴
۲/اخت ش	۲/۳
عم ش	باقی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **پانچویں حالت نصف:** $(\frac{1}{2})$

مذکورہ حالتوں میں سے کوئی حالت نہ ہو؛ یعنی، حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو، عصبہ مع الغیر نہ بنے، اور اُخت شقیقہ ایک ہی ہو، تو اسے نصف ملے گا۔

دلیل:

﴿قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ﴾

''آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ (خود) تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کے لئے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا حصہ ہے'' [۴/النساء:۱۷۶]

مثال:

زوجہ	$\frac{1}{4}$
اخت ش	$\frac{1}{2}$
عم ش	باقی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اخت لأب (باپ شریک بہن) کے حصے

حالات:

① محجوب	وجود حاجب	فروع یا اصول میں سے کوئی بھی مذکر ہو، یا أخ شقیق ہو، یا أخت شقیقہ عصبہ مع الغیر ہو، یا ایک سے زائد أخت شقیقہ ثلثین پا چکی ہوں، اور أخت لأب کا عاصب نہ ہو تو وہ محجوب ہو جاتی ہے۔
② عصبہ بالغیر	وجود عاصب	حاجب نہ ہو اور عاصب یعنی أخ لأب ہو۔
③ عصبہ مع الغیر	وجود فرع مؤنث	بالا صورتیں نہ ہوں (حاجب نہ ہو عاصب نہ ہو) اور فرع مؤنث موجود ہو۔
④ سدس $(\frac{1}{6})$	نصف والی سگی بہن ہو	بالا صورتیں نہ ہوں (حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو عصبہ مع الغیر نہ بنے) اور صاحبۃ النصف أخت شقیقہ ہو۔
⑤ ثلثین: $(\frac{2}{3})$	تعدد	بالا صورتیں نہ ہوں (حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو، عصبہ مع الغیر نہ بنے، صاحبۃ النصف أخت شقیقہ نہ ہو،) اور خود متعدد ہوں۔
⑥ نصف $(\frac{1}{2})$	انفراد	بالا صورتیں نہ ہوں (حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو، عصبہ مع الغیر نہ بنے، صاحبۃ النصف أخت شقیقہ نہ ہو) اور خود منفرد ہو۔

وضاحت:

أخت شقیقہ کے تحت اس کی جن پانچ حالتوں کی وضاحت کی گئی ہے، عین وہی پانچ حالتیں أخت لأب کی بھی ہوتی ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور اُخت لأب کے ساتھ ایک مزید حالت (تکملہ ثلثین کے لئے سدس پانے) کا اضافہ ہوجاتا ہے؛ دراصل دور کے اُخت کے ساتھ یہ حالت تب پیش آتی ہے، جب اس سے اوپر کسی اُخت کو نصف مل گیا ہو؛ چونکہ ایسی صورت میں اُخوات کو ملنے والا مکمل فرض ''ثلثین'' صرف نہیں ہو پاتا، بلکہ اس میں سے نصف نکلنے کے بعد سدس بچ جاتا ہے؛ اس لئے دور کوئی اخت موجود ہو، تو یہ بچا ہوا فرض سدس اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

لیکن یہ حالت اُخت شقیقہ کی نہیں ہوتی، یعنی اُخت شقیقہ بچا ہوا فرض ''سدس'' نہیں پاسکتی، کیونکہ اس سے اوپر نصف پانے والی کوئی اُخت (بہن) نہیں ہوتی ہے؛ رہی بنت تو اس مفہوم میں اخت نہیں آسکتی، دونوں کا گروپ الگ الگ ہے؛ لہٰذا بنت سے بچا ہوا سدس بنت ہی کو مل سکتا ہے نہ کہ اخت کو۔ مزید یہ کہ بنت کی موجودگی میں اخت صاحب فرض نہیں رہ جاتی بلکہ بنت کے ساتھ عصبہ مع الغیر بن کر باقی مال کی حقدار ہوتی ہے۔

الغرض اُخت لأب کی کل چھ حالتیں بنتی ہیں سب کی تفصیل ملاحظہ ہو:

❁ پہلی حالت: محجوب:

اُخت لأب کو محجوب کرنے والے حاجبین دو طرح کے ہوتے ہیں:

① سرے سے استحقاق کو ختم کرنے والے ② محروم کرنے والے

اولا:

اصول یا فروع میں سے کوئی مذکر ہو، یا اُخ شقیق موجود ہو، یا اُخت شقیقہ عصبہ مع الغیر ہو، تو اُخت لأب کا استحقاق باقی ہی نہیں بچتا بلکہ وہ سرے سے محجوب ہوجاتی ہے۔

دلیل:

اصول وفروع میں مذکر کے حاجب ہونے کے دلائل گذر چکے ہیں۔

اُخ شقیق کے حاجب ہونے کی دلیل کتاب وسنت سے مستنبط عام اصول ہیں جیسا کہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حجب کی بحث میں بتایا جا چکا ہے (دیکھئے ص ۴۳)

اُخت شقیقہ عصبہ مع الغیر کے حاجب ہونے کی دلیل حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہے (ص ۶۱)، کیونکہ اس حدیث کے مطابق اُخت شقیقہ، عصبہ مع الغیر ہونے کی صورت میں، پورے باقی مال کی مستحق ہو جاتی ہے؛ اس لئے دور کے کسی بھی وارث کے لئے کچھ بچنے کا سوال ہی نہیں۔

مثالیں:

زوجہ	۱/۸
ابن	باقی
اخت لاب	×

زوجہ	۱/۴
اب	باقی
اخت لاب	×

زوجہ	۱/۴
اخ ش	باقی
اخت لاب	×

بنت	۱/۲
اخت ش	باقی
اخت لاب	×

ثانیا:

ایک سے زائد اُخت شقیقہ، ثلثین پانے والی ہوں؛ تو اس صورت میں اُخت لأب کا استحقاق تو ختم نہیں ہوتا، لیکن اس کے لئے فرض میں سے کچھ بچتا ہی نہیں؛ کیونکہ حواشی میں اُخوات کے لئے بڑے سے بڑا فرض ثلثین ہے، اور جب یہ مکمل صرف ہو چکا، تو اب ان کے فرض میں سے کچھ بچا ہی نہیں جو دور کی کسی اُخت کو فرضا ملے۔

دلیل:

اس صورت میں اُخت لأب کے محروم ہونے کی دلیل یہی ہے کہ اس سے اوپر کی اُخوات میں مکمل فرض ''ثلثین'' صرف ہو چکا ہے۔

چونکہ اس حالت میں دور کی کسی اُخت کو فرضا کچھ اور ملنے کا کوئی امکان ہی نہیں ہے، اس لئے یہ حالت پیدا کرنے والے ورثاء کو حاجب کہا جا سکتا ہے۔ ہم نے ان پر حاجب ہی کا اطلاق کیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مثال:

زوجہ	۱/۴
۲/اخت ش	۲/۳
اخت لاب	×
عم ش	باقی

❁دوسری حالت: عصبہ بالغیر:

میت کی اُخت لأب (باپ شریک بہن)، اپنے درجے کے بھائی (أخ لأب) کے ساتھ ہوگی، تو أخ لأب اسے عصبہ بنادے گا، اور یہ دونوں ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کے تحت حصہ پائیں گے۔

اس حالت کی شروط یہ ہیں:

حاجب نہ ہو اور عاصب (أخ لأب) موجود ہو۔

دلیل:

﴿وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾

''اور اگر کئی شخص اس ناطے کے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کے لئے حصہ ہے مثل دو عورتوں کے'' [۴/النساء:۱۷۶]

اس آیت کے عموم میں اخوہ لأب بھی شامل ہیں۔

مثال:

زوجہ	۱/۴
اخ لاب	باقی
اخت لاب	

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁ تیسری حالت: عصبہ مع الغیر :

جب اُخت لأب، میت کی فرع مؤنث (بنت یا بنت الإبن) کے ساتھ ہو، تو عصبہ مع الغیر بنتی ہے؛ یعنی وہ فرع مؤنث کی معیت کے سبب عصبہ یعنی باقی مال کی حقدار ہو جاتی ہے۔

اس حالت کی شروط یہ ہیں:

حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو، صاحب النصف اُخت شقیقہ نہ ہو، فروع میں سے کوئی مؤنث موجود ہو مثلاً بنت، یا بنت الإبن، خواہ یہ ایک ہوں یا ایک سے زائد۔

دلیل:

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ [صحیح بخاری رقم ۶۷۳۶] (دیکھئے ص ۶۱)

اس کے مطابق اللہ کے نبی ﷺ نے بہن کو، فرع مؤنث کے ساتھ باقی کا حقدار قرار دیا ہے۔ مثال:

بنت	$\frac{1}{2}$
اخت لأب	باقی

❁ چوتھی حالت: سدس ($\frac{1}{6}$):

قرآن نے اُخوات لغیر اُم (سگی اور باپ شریک بہنوں) کے لئے، تعدد کی صورت میں ان کا فرض "ثلثین"، متعین کیا ہے، لہٰذا اگر اُخت لأب کے اوپر کی اُخت شقیقہ کو فرضاً نصف مل جائے، تو ایک سے زائد اُخوات کو ملنے والے ثلثین میں سے، صرف نصف فرض دیا گیا اور سدس فرض باقی بچ گیا؛ تو اسے دور کی اُخت لأب (خواہ ایک ہوں یا ایک سے زائد) کو دے دیا جائے گا، تا کہ اُخوات کا فرض "ثلثین"، مکمل اُخوات تک پہنچ جائے۔ اسی لئے اس حالت میں اُخت لأب کو سدس دینے کی وجہ تکملۃ الثلثین بتلائی گئی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مثلاً کسی میت کی اُم، ایک اُخت شقیقہ، ایک اُخت لأب ہو اور ایک اُخ لأم ہو تو:

ام	١/٦
اخت ش	١/٢
اخت لاب	١/٦
اخ لام	١/٦

اُم کو سدس دیں گے، اُخ لأم کو بھی سدس دیں گے، اُخت شقیقہ کو نصف دیں گے۔ دوسری بہن اخت لأب کو بھی سدس دے دیں گے، اس طرح دونوں بہنوں کے حصوں کا مجموعہ (نصف+سدس) ثلثین ہو جائے گا۔

نوٹ:-

ثلثین میں کل چار سدس ہوتے ہیں، اور نصف میں کل تین سدس ہوتے ہیں؛ ثلثین یعنی چار سدس میں سے نصف یعنی تین سدس نکال دیں، تو باقی ایک سدس بچتا ہے۔ پوتی کے حصے کے تحت اس کی وضاحت ہو چکی ہے۔ دیکھئے: (ص٦٠، ٦١)

اس حالت کی شروط یہ ہیں:

حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو، صاحبۃ النصف اخت شقیقہ ہو۔

دلیل:

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں مذکور بنات کی اس حالت پر قیاس [صحیح بخاری رقم ٦٧٣٦]

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ (ص ٦١) کے مطابق فروع میں، صاحبۃ النصف بنت کے ساتھ، بنت الِابن کو تکملہ ثلثین کے لئے سدس دیا گیا؛ کیونکہ بنات کا مجموعی حصہ ثلثین بتایا گیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح اخوات کا مجموعی حصہ بھی ثلثین بتلایا گیا ہے؛ لہٰذا اخوات میں صاحبۃ النصف اُخت شقیقہ کے ساتھ، اخت لأب کو بھی تکملہ ثلثین کے لئے سدس دیا جائے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ پانچویں حالت: ثلثین (۲/۳):

مذکورہ حالتوں میں سے کوئی حالت نہ ہو؛ یعنی ، حاجب نہ ہو ، عاصب نہ ہو، صاحبۃ النصف اُخت شقیقہ نہ ہو، عصبہ مع الغیر نہ بنے، اور اُخت لأب ایک سے زائد ہوں؛ تو انہیں ثلثین ملے گا۔

دلیل: ﴿فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ﴾

''پس اگر بہنیں دو ہوں تو انہیں کل چھوڑے ہوئے کا دو تہائی ملے گا'' [۴/النساء:۱۷۶]

اس آیت کے عموم میں اُخت لأب بھی شامل ہیں۔

مثال:

زوجہ	۱/۴
۲/اخت لاب	۲/۳
عم ش	باقی

❀ چھٹی حالت: نصف (۱/۲):

مذکورہ حالتوں میں سے کوئی حالت نہ ہو؛ یعنی، حاجب نہ ہو، عاصب نہ ہو، صاحبۃ النصف اُخت شقیقہ نہ ہو، عصبہ مع الغیر نہ بنے، اور اخت لأب ایک ہی ہو، تو اسے نصف ملے گا۔

دلیل:

﴿قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ﴾

''آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ (خود) تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کے لئے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حصہ ہے“ [۴/النساء:۱۷۶]

اس آیت کے عموم میں اخت لاب بھی شامل ہے۔

مثال:

زوجہ	۱/۴
اخت لأب	۱/۲
عم ش	باقی

مشق:

☆ أخ ش ، أخ لام

☆ أخت ش ، أخت لاب ، عم ش

☆ أم ، بنت ، أخت ش

☆ زوجہ ، بنت ، أخت لأب

☆ أخ ش ، أخت ش ، أخت لأم

☆ ۲/أخ لام، أخت ش ، أخت لاب

☆ زوجہ ، بنت ، أخت ش ، أخت لاب

☆ أم ، ۲/اخت ش ، أخت لأب ، أخ لام

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تیسرا حصہ: تاصیل وتصحیح

تاصیل (اصل مسئلہ) (The Base)

مسئلہ کی تعریف:

فرائض میں مسئلہ سے مراد میت کے وارثین، اوران کو ملنے والے حصوں کی کیفیت ہے۔

اصل مسئلہ کی تعریف:

وہ سب سے چھوٹا عدد جس سے اصحاب الفرائض کے حصے بغیر کسر (Without Fraction) کے نکالے جاسکیں۔

اصل مسئلہ معلوم کرنے کا طریقہ:

اصل مسئلہ معلوم کرنے کے بہت سے طریقے ہیں، ذیل میں سب سے آسان طریقہ درج کیا جاتا ہے۔

❁ **اولا:**

اگر مسئلہ میں صرف عصبہ ہوں، تو اصل مسئلہ معلوم کرنے کے درج ذیل تین قواعد ہیں:

(الف): اگر عصبہ ایک ہی وارث ہو، تو اصل مسئلہ نکالنے کی ضرورت ہی نہیں۔

(ب): اگر عصبہ ایک سے زائد ہوں اور سب مذکر [1] ہوں، تو افراد کی تعداد اصل مسئلہ بنے گی۔

(ج): اگر عصبہ ایک سے زائد ہوں اور مذکر و مؤنث دونوں ہوں، تو ہر مذکر کو دو شمار کر کے اور مؤنث کو ایک شمار کر کے سب کا مجموعہ اصل مسئلہ ہوگا۔

❁ **ثانیا:**

اگر مسئلہ میں صرف اصحاب الفروض ہوں، یا اصحاب الفروض اور عصبہ دونوں ایک ساتھ ہوں، تو اصل مسئلہ معلوم کرنے کے درج ذیل تین قواعد ہیں:

[1] یا سب مؤنث ہوں جیسے تین معتقات (ان کا تعلق اصحاب الولاء سے ہے)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(الف): اگرایک ہی صاحب فرض ہو،تواس کے حصہ کانسب نما (Denominator)اصل مسئلہ ہوگا۔

(ب):اگرایک سے زائد اصحاب الفروض ہوں،لیکن سب صرف نصفیات والے ہوں، یاصرف ثلثیات والے ہوں تو سب سے بڑا نسب نما(Denominator)اصل مسئلہ ہوگا۔ [1]

(ج): اگر ایک سے زائد اصحاب الفروض ہوں، اوربعض نصفیات والے اور بعض ثلثیات والے ہوں،تو نصفیات میں جونسب نما(Denominator)سب سے بڑا ہوگا اسے (۳) سے ضرب دیں گے،حاصل ضرب اصل مسئلہ ہوگا یعنی:

اگر بڑانسب نما(۲)ہوتو:	۶ = ۳× ۲	اصل مسئلہ(۶)ہوگا
اگر بڑانسب نما(۴)ہوتو:	۱۲ = ۳× ۴	اصل مسئلہ(۱۲)ہوگا
اگر بڑانسب نما(۸)ہوتو:	۲۴ = ۳× ۸	اصل مسئلہ(۲۴)ہوگا

پہلی قسم کی مثالیں:

(الف): ایک آدمی فوت ہوااورورارثین میں صرف ایک ابن ہے۔

سارامال بیٹے کا ہوگا، یہاں تاصیل کی ضرورت ہی نہیں۔

(ب): ایک آدمی فوت ہوا،اورورارثین میں دوابن ہیں۔

وارثین	حق	۲
۲/ابن	۲	۲

[1] ''نصفیات''اور''ثلثیات'' کی وضاحت کے لئے دیکھئے:ص ۲۸۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(ج):ایک آدمی فوت ہوا،اورورثین میں ایک ابن اور ایک بنت ہے۔

وارثین	حق	۳
ابن	۲	۲
بنت	۱	۱

دوسری قسم کی مثالیں:

(الف): ایک آدمی فوت ہوا،اورورثین میں ایک بیوی اور ایک سگا بھائی ہے۔

وارث	حق	۴
زوجہ	$\frac{1}{4}$	۱
اخ ش	باقی	۳

(الف): ایک عورت فوت ہوئی،اورورثین میں ایک زوج اور ایک ابن ہے۔

وارثین	حق	۴
زوج	$\frac{1}{4}$	۱
ابن	باقی	۳

(ب):ایک آدمی فوت ہوا،اورورثین میں زوجہ،بنت اور اخ شقیق ہیں۔

وارثین	حق	۸
زوجہ	$\frac{1}{8}$	۱
بنت	$\frac{1}{2}$	۴
اخ ش	باقی	۳

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ب):ایک آدمی فوت ہوا،اور وارثین میں دو اخت لام اور دو اخت لاب ہیں۔

وارثین	حق	۳
۲/اخت لام	۱/۳	۱
۲/اخت لاب	۲/۳	۲

(ب):ایک آدمی فوت ہوا،اور وارثین میں ام،اب اور ابن ہیں۔

وارثین	حق	۶
ام	۱/۶	۱
اب	۱/۶	۱
ابن	باقی	۴

(ب): ایک آدمی فوت ہوا،اور وارثین میں دو بنت،اُم اور اخ شقیق ہیں۔

وارثین	حق	۶
۲/بنت	۲/۳	۴
ام	۱/۶	۱
اخ ش	باقی	۱

(ج): ایک آدمی فوت ہوا،اور وارثین میں بنت،بنت الابن،ام اور اب ہیں۔

وارثین	حق	۶
بنت	۱/۲	۳
بنت الابن	۱/۶	۱
ام	۱/۶	۱
اب	۱/۶	۱

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(ج): ایک عورت فوت ہوئی، وارثین میں زوج، ابن، اب اور ام ہیں۔

وارثین	حق	۱۲
زوج	$\frac{۱}{۴}$	۳
ابن	باقی	۵
اب	$\frac{۱}{۶}$	۲
ام	$\frac{۱}{۶}$	۲

(ج): ایک عورت فوت ہوئی، وارثین میں زوج، بنت، ام اور اخ شقیق ہیں۔

وارثین	حق	۱۲
زوج	$\frac{۱}{۴}$	۳
بنت	$\frac{۱}{۲}$	۶
ام	$\frac{۱}{۶}$	۲
اخ ش	باقی	۱

(ج): ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں زوجہ، ابن اور ام ہیں۔

وارثین	حق	۲۴
زوجہ	$\frac{۱}{۸}$	۳
ابن	باقی	۱۷
ام	$\frac{۱}{۶}$	۴

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ج): ایک آدمی فوت ہوا وارثین میں زوجہ، دو بنت، ام اور اخ شقیق ہیں۔

وارثین	حق	۲۴
زوجہ	۱/۸	۳
۲/بنت	۲/۳	۱۶
ام	۱/۶	۴
اخ ش	باقی	۱

اصل مسئلہ سے وارثین کو حصے دینے کا طریقہ:

درج بالا مثالوں میں اصل مسئلہ معلوم کرنے کے بعد، اس اصل مسئلہ سے وارثین کے حصے بھی دے دئے گئے ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ، کسی بھی وارث کے فرضی حصہ کے نسب نما (Denominator) سے، اصل مسئلہ کو تقسیم کیا جائے؛، حاصل تقسیم کو فرضی حصہ کے شمار کنندہ (Numerator) سے ضرب دیا جائے، حاصل ضرب اس وارث کا حصہ ہوگا۔

فرضی حصے کو جب کسری عدد میں لکھا جائے، تو شمار کنندہ اور نسب نما (Denominator) کے ساتھ لکھا جاتا ہے اس کی وضاحت (ص ۲۹) پر ہو چکی ہے۔

فائدہ:- وارثین کے حصوں کو فی صدی میں لکھنے کا طریقہ:

مسئلہ حل کر کے یعنی تاصیل اور وارثین کے حقوق طے کرنے کے بعد، ہر وارث کے حصے کے آگے دو صفر (zero) بڑھا دیں، پھر اسے اصل مسئلہ سے تقسیم کر دیں، حاصل تقسیم پر فیصد (٪) کی علامت لگائیں۔

مثلاً کسی مسئلہ میں اصل مسئلہ (۲) ہو اور شوہر کا حق (۱) ہو تو شوہر کے حق (۱) کو (۱۰۰) بنا کر اسے اصل مسئلہ یعنی (۲) سے تقسیم کریں گے حاصل (۵۰) آئے گا اسے (٪۵۰) لکھیں۔

نوٹ:- اعشاریہ (Decimal) کے بعد تیسرا عدد (۵) یا اس سے زیادہ ہو تو دوسرے عدد کو بڑھا دیا جاتا ہے جیسے (۶۶.۶۶) کو (۶۶.۶۷) بنا دیا جاتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تصحیح (Correction)

لغوی معنی:- لغوی اعتبار سے تصحیح کا معنی ہے، درست کرنا۔

اصطلاحی معنی:- فرائض کی اصطلاح میں تصحیح کا مطلب یہ ہے کہ وارثین میں کسی گروہ کو ملنے والا مشترکہ حصہ، اس گروہ کے افراد پر بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم نہ ہو، تو اس حصہ کو ایسے دوسرے عدد میں تبدیل کرنا، جس سے وہ حصہ گروہ کے تمام افراد میں بغیر کسر کے تقسیم ہو جائے۔

وضاحت:- جب اصل مسئلہ سے تمام وارثین کو بغیر کسر کے ان کے حصے دے دئے جاتے ہیں، تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک حصہ ایک گروہ کو مشترکہ طور پر ملتا ہے؛ پھر وہ خاص حصہ اس گروہ کے تمام افراد پر، بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم نہیں ہوتا۔

اس مشکل کو دور کرنے کے لئے، اس حصہ کو کسی مناسب عدد سے ضرب دے کر، ایسے نئے حصے میں تبدیل کر دیتے ہیں، جو تمام افراد پر بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم ہو جائے؛ پھر اسی مناسب عدد سے، تمام وارثین کے حصوں کو، نیز اصل مسئلہ کو بھی، ضرب کرتے ہیں؛ تاکہ سب کا حصہ اور اصل مسئلہ، اسی تناسب سے تبدیل ہو جائے، اور اصل نتیجہ میں کوئی فرق نہ پڑے۔

یعنی تصحیح کے ذریعہ اصل مسئلہ اور وارثین کے حصوں کے مزید ٹکڑے کر دئے جاتے ہیں، لیکن ان کی مقدار میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی؛ اس کو مثال سے یوں سمجھ لیں کہ آپ کے پاس سو روپے کا ایک نوٹ ہو، اور اسے دو لوگوں میں برابر تقسیم کرنا ہو، تو آپ اسکا کُھلا (چینج) کرائیں گے؛ مثلاً سو روپے کی ایک نوٹ کی جگہ پچاس پچاس روپے کی دو نوٹ حاصل کریں گے، یہاں آپ نے سو روپے کی ایک نوٹ کو دو ٹکڑوں میں بدلا، لیکن سو روپے کی اصل مقدار میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی؛ یہی معاملہ تصحیح میں ہوتا ہے بالفاظ دیگر یہ سمجھ لیں کہ میراث میں تصحیح کا مطلب کُھلا (چینج) کرانا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تصحیح کا طریقہ:-

وارثین کے کسی گروہ کا حصہ، ان کے افراد میں، بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم نہ ہو؛ تو یہ دیکھیں گے کہ ان کے حصہ کو کس مناسب عدد سے ضرب دینے پر بغیر کسر کے تقسیم ممکن ہو گی، پھر جس مناسب اور چھوٹے سے چھوٹے عدد سے ضرب ممکن ہو، اسی عدد سے سارے وارثین کے حصوں کو، نیز اصل مسئلہ کو بھی ضرب دیں گے، یہی تصحیح کا بنیادی طریقہ ہے۔

وارثین کے جس گروپ میں تصحیح کی ضرورت پڑتی ہے اس کی کل تین حالتیں ہو سکتی ہیں اور اسی اعتبار سے اس کے کل تین قاعدے ہیں جو درج ذیل ہیں:

۞ (ا):- اگر گروپ کی تعداد، اور ان کو ملنے والے حصوں کی تعداد، کسی ایک ہی عدد سے تقسیم نہ ہو تو گروپ کی تعداد سے تصحیح ہو گی۔

۞ (۲):- اگر دونوں (گروپ کی تعداد اور ان کو ملنے والے حصوں کی تعداد) ایک ہی عدد سے تقسیم ہو جائیں تو بڑے سے بڑے عدد سے دونوں کو تقسیم کریں گے، پھر گروپ کی تعداد جس عدد پر تقسیم ہو، اسی سے تصحیح ہو گی۔

۞ (۳):- اگر کئی گروپ میں تصحیح کی ضرورت ہو تو ہر گروپ کی تصحیح والے اعداد کا ذو اضعاف اقل (L.C.M.) معلوم کریں گے [1]، نتیجے میں ملنے والے عدد سے ایک ہی ساتھ سارے گروپ میں تصحیح ہو گی۔

نوٹ:- مشترکہ حصہ پانے والے گروپ میں اگر مذکر و مؤنث عصبہ ہوں جیسے بیٹے اور بیٹیاں، یا بھائی اور بہن تو ایسے گروپ کی تعداد شمار کرتے وقت مؤنث کو ایک اور مذکر کو دو شمار کریں گے مثلاً کسی گروپ میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہو تو تصحیح کے لئے اس گروپ کی تعداد (۳) شمار کریں گے۔

("عول" اور "رد" کی بحث آگے آرہی ہے اس میں پرانے اصل مسئلہ کے بجائے نئے اصل مسئلہ کو تصحیح والے عدد سے ضرب دیں گے)

---

[1] ذو اضعاف اقل (L.C.M.) معلوم کرنے کا طریقہ ص (۱۱۵) پر مذکور ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہلے قاعدے کی وضاحت مع مثال:

۞ (۱):- اگر گروپ کی تعداد، اور ان کو ملنے والے حصوں کی تعداد، کسی ایک ہی عدد سے تقسیم نہ ہو تو گروپ کی تعداد سے تصحیح ہو گی۔

مثال:

ایک عورت فوت ہوئی اس کے وارثین میں اس کا شوہر اور پانچ بیٹے ہیں:

وارثین	حقوق	۴ × ۵	۲۰
زوج	۱/۴	۱ × ۵	۵
۵ ⑤ / ابن	باقی	③ × ۵	۱۵

اصل مسئلہ (۴) ہے یہ کل حصے ہوئے، شوہر کو ربع یعنی (۱) حصہ ملا، باقی (۳) پانچ بیٹوں کو ملے۔ یہاں پانچوں بیٹوں گے گروہ کا حصہ (۳) ان کے پانچوں افراد (۵) پر بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم نہیں ہو سکتا یعنی تصحیح کی ضرورت ہے۔

چونکہ یہاں تصحیح والے گروپ کی تعداد (۵) اور ان کو ملنے والے حصے کی تعداد (۳)، یہ دونوں کسی ایک ہی عدد سے تقسیم نہیں ہو سکتے اس لئے گروپ کی تعداد (۵) ہی سے تصحیح کی گئی ہے۔

تصحیح کے بعد نیا اصل مسئلہ (۲۰) بنا، یہ کل حصے ہوئے، شوہر کو (۵) ملے، اور پانچ بیٹوں کو (۱۵) حصے ملے۔

اس بار پانچوں بیٹوں کے گروپ کو (۱۵) حصے ملے، اب یہ حصے اس گروپ کے افراد (۵) میں بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم ہو سکتے ہیں یعنی ہر ایک کو (۳) حصے ملیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرے قاعدے کی وضاحت مع مثال:

(۲):- **اگر دونوں** (گروپ کی تعداد اور ان کو ملنے والے حصوں کی تعداد) **ایک ہی عدد سے تقسیم ہو جائیں تو بڑے سے بڑے عدد سے دونوں کو تقسیم کریں گے، پھر گروپ کی تعداد جس عدد پر تقسیم ہو، اسی سے تصحیح ہو گی۔**

مثال:

ایک عورت فوت ہوئی اس کے وارثین میں اس کا شوہر اور چھ بیٹے ہیں:

وارثین	حقوق	۴ × ۲	۸
زوج	۱/۴	۱ × ۲	۲
۲ ~~۶~~/ابن	باقی	۱ ~~۳~~ × ۲	۶

اصل مسئلہ (۴) ہے یہ کل حصے ہوئے، شوہر کو ربع یعنی (۱) حصہ ملا، باقی (۳) چھ بیٹوں کو ملے۔ یہاں چھ بیٹوں کے گروہ کا حصہ (۳) ان کے چھ فراد (۶) پر بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم نہیں ہوسکتا یعنی تصحیح کی ضرورت ہے۔

یہاں تصحیح والے گروپ کی تعداد (۶) اور ان کو ملنے والے حصے کی تعداد (۳)، یہ دونوں ایک ہی عدد (۳) سے تقسیم ہو گئے اور گروپ کی تعداد (۶) کی تقسیم، عدد (۲) پر ہوئی ہے اس لئے (۲) سے تصحیح کی گئی ہے۔

تصحیح کے بعد نیا اصل مسئلہ (۸) بنا، یہ کل حصے ہوئے، شوہر کو (۲) ملے، اور چھ بیٹوں کو (۶) حصے ملے۔

اس بار چھ بیٹوں کے گروپ کو (۶) حصے ملے، اب یہ حصے اس گروپ کے افراد (۶) میں بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم ہو سکتے ہیں یعنی ہر ایک کو (۱) حصہ ملے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مثال:

ایک آدمی فوت ہوا اس کے وارثین میں اس کے والدین اور آٹھ بیٹے ہیں:

وارثین	حقوق	٦ × ٢	١٢
اب	$\frac{1}{6}$	١ × ٢	٢
ام	$\frac{1}{6}$	١ × ٢	٢
~~٨~~ ٢ / ابن	باقی	~~٤~~ ١ × ٢	٨

اصل مسئلہ (٦) ہے یہ کل حصے ہوئے، باپ کو سدس یعنی (١) حصہ ملا، ماں کو بھی سدس یعنی (١) حصہ ملا، باقی (٤) آٹھ بیٹوں کو ملے۔ یہاں آٹھ بیٹوں کے گروہ کا حصہ (٤) ان کے آٹھ افراد (٨) پر بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم نہیں ہوسکتا یعنی تصحیح کی ضرورت ہے۔

یہاں تصحیح والے گروپ کی تعداد (٨) اور ان کو ملنے والے حصے کی تعداد (٤)، یہ دونوں ایک ہی عدد سے تقسیم ہوسکتے ہیں (٢) سے بھی تقسیم ہوسکتے ہیں اور (٤) سے بھی تقسیم ہوسکتے ہیں، چونکہ (٤) بڑا عدد ہے اس لئے اسی سے تقسیم کی گئی۔ اس طرح گروپ کی تعداد (٨) کی تقسیم، عدد (٢) پر ہوئی ہے اس لئے (٢) سے تصحیح کی گئی ہے۔

تصحیح کے بعد نیا اصل مسئلہ (١٢) بنا، یہ کل حصے ہوئے، باپ کو (٢) ملے، ماں کو بھی (٢) حصے ملے اور آٹھ بیٹوں کو (٨) حصے ملے۔

اس بار آٹھ بیٹوں کے گروپ کو (٨) حصے ملے، اب یہ حصے اس گروپ کے افراد (٨) میں بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم ہوسکتے ہیں یعنی ہر ایک بیٹے کو (١) حصہ ملے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیسرے قاعدے کی وضاحت مع مثال:

۞ (۳):- اگر کئی گروپ میں تصحیح کی ضرورت ہو تو ہر گروپ کی تصحیح والے اعداد کا ذو اضعاف اقل (L.C.M.) معلوم کریں گے، نتیجے میں ملنے والے عدد سے ایک ہی ساتھ سارے گروپ میں تصحیح ہو گی۔

مثال:

ایک عورت فوت ہوئی اس کے وارثین میں اس کا شوہر، دو سگے بھائی اور چھ بیٹیاں ہیں:

ورثاء	حقوق	۱۲ × ٦	۷۲
زوج	۱/۴	۳ × ٦	۱۸
۲ (۲) / اخ ش	باقی	(۱) × ٦	٦
۳ (٦) / بنت	۲/۳	۴ (۸) × ٦	۴۸

اصل مسئلہ (۱۲) ہے یہ کل حصے ہوئے، شوہر کو ربع یعنی (۳) حصے ملے، دو سگے بھائیوں کو باقی یعنی (۱) حصہ ملا، اور چھ بیٹیوں کو (۸) حصے ملے۔ یہاں بھائیوں اور بیٹیوں دونوں گروپ کے حصے ان کے افراد پر بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم نہیں ہوتے۔

سابقہ طریقے پر دونوں گروپ کے لئے تصحیح والے اعداد معلوم کئے گئے، بھائیوں کے گروپ کی تصحیح والا عدد (۲) ہے اور بیٹیوں کے گروپ کی تصحیح والا عدد (۳) ہے۔

اب ان دونوں گروپ کی تصحیح والے اعداد یعنی (۲) اور (۳) کا ذو اضعاف اقل (L.C.M.) معلوم کیا گیا، نتیجے میں (٦) آیا، اس لئے (٦) سے سارے گروپ میں ایک ساتھ تصحیح ہوئی۔

تصحیح کے بعد نیا اصل مسئلہ (۷۲) بنا، یہ کل حصے ہوئے، شوہر کو ربع یعنی (۱۸) حصے ملے، دو سگے بھائیوں کو باقی یعنی (٦) حصے ملے، اور چھ بیٹیوں کو (۴۸) حصے ملے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس بار دو سگے بھائیوں کے گروپ کو(٦) حصے ملے،اب یہ حصےاس گروپ کےافراد(٢) میں بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم ہو سکتے ہیں یعنی ہر ایک سگے بھائی کو(٣) حصہ ملے گا۔

اور چھ بیٹیوں گروپ کو(٤٨) حصے ملے،اب یہ حصےاس گروپ کےافراد(٦) میں بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم ہو سکتے ہیں یعنی ہر ایک بیٹی کو(٨) حصہ ملے گا۔

مثال: ایک آدمی فوت ہوا اس کے وارثین میں دو سگے بھائی ، چار سگی بہنیں،ایک ماں شریک بھائی اور نانی اور دادی ہے:

وارثین	حقوق	٦ × ٢	١٢
اخ لأم	١/٦	١ × ٢	٢
٢ ② / جدة	١/٦	① × ٢	٢
٢ ⑧ [٢ / اخ ش ٤ / اخت ش]	باقی	١ ④ × ٢	٨

پچھلی مثال کی طرح یہاں بھی تصحیح ہوئی ہے،البتہ یہاں سگے بھائی اور بہنوں کے گروپ میں بھائی کو دو اور بہن کو ایک شمار کر کے اس گروپ کی تعداد(٨) مانی گئی ہے۔

یہاں بھی دو گروپ میں تصحیح کی ضرورت ہے،دونوں گروپ کی تصحیح والا عدد(٢) ہے۔اس لئے ذواضعاف اقل(L.C.M.)(٢) ہی ہے،لہذا اسی سے تصحیح کی گئی ہے۔

اس بار دونوں جدہ کے گروپ کو(٢) حصے ملے،اب یہ حصےاس گروپ کےافراد(٢) میں بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم ہو سکتے ہیں یعنی نانی کو(١) حصہ ملے گا اور دادی کو(١) حصہ ملے گا۔

اور سگے بھائی بہنوں کے گروپ کو(٨) حصے ملے،اب یہ حصےاس گروپ کےافراد میں بغیر کسر کے تقسیم ہو سکتے ہیں یعنی ہر بھائی کو(٢) حصہ اور ہر بہن کو(١) حصہ ملے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مثال:

ایک آدمی فوت ہوا اس کے وارثین میں دو بیویاں، تین ماں شریک بھائی اور تین سگے بھائی ہیں: د

وارثین	حقوق	۱۲ × ٦	۷۲
۲ (۲) / زوجہ	۱/۴	(۳) × ٦	۱۸
۳ (۳) / اخ لام	۱/۳	(۴) × ٦	۲۴
۳ (۳) / اخ ش	باقی	(۵) × ٦	۳۰

پچھلی مثال کی طرح یہاں بھی تصحیح ہوئی ہے، یہاں تین گروپ ہیں اور تینوں میں تصحیح کی ضرورت ہے۔

تینوں گروپ کے تصحیح والے اعداد (۲) ، (۳) ، (۳) ہیں۔

ان کا ذواضعاف اقل (L.C.M.)(٦) ہے، لہذا اسی سے تصحیح کی گئی ہے۔

اس بار ہر گروپ کے افراد کو بغیر کسر (Without Fraction) کے حصے مل گئے۔ نیا اصل مسئلہ (۷۲) بنا، یہ کل حصے ہوئے۔

بیویوں کے گروپ کو (۱۸) حصے ملے، اب یہ حصے اس گروپ کے افراد (۲) میں بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم ہو سکتے ہیں یعنی ہر بیوی کو (۹) حصے ملیں گے۔

ماں شریک بھائیوں کو (۲۴) حصے ملے، اب یہ حصے اس گروپ کے افراد (۳) میں بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم ہو سکتے ہیں یعنی ہر ماں شریک بھائی کو (۸) حصے ملیں گے۔

سگے بھائیوں کے گروپ کو (۳۰) حصے ملے، اب یہ حصے اس گروپ کے افراد (۳) میں بغیر کسر (Without Fraction) کے تقسیم ہو سکتے ہیں یعنی ہر بھائی کو (۱۰) حصے ملیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذو اضعاف اقل (.L.C.M) معلوم کرنے کا طریقہ:

① تمام اعداد کو ایک سطر میں لکھیں۔

② کسی ایک عدد کو بائیں طرف لکھ کر، اس سے سارے اعداد کو کاٹنے کی کوشش کریں، جو عدد کٹ جائے اس کے نیچے وہ عدد لکھیں جس پر وہ کٹا ہے، جو عدد نہ کٹ سکے اسے جوں کا توں نیچے اتار دیں۔

③ اب دوبارہ بائیں طرف کسی عدد کو لکھ کر، اس سے دوسری سطر میں موجود اعداد کو مذکورہ طریقے پر کاٹیں۔

④ ہر اگلی سطر کے ساتھ یہ عمل جاری رکھیں، یہاں تک کہ ہر عدد کے نیچے (۱) آ جائے۔

⑤ اب بائیں طرف وہ تمام اعداد ہوں گے جن سے ہر سطر کے اعداد کو کاٹا گیا ہے؛ بائیں طرف کے ان تمام اعداد میں سے پہلے عدد کو، اگلے عدد سے ضرب دیں، حاصل ضرب کو اگلے عدد سے ضرب دیں، یہ عمل آخر تک جاری رکھیں، اخیر میں جو حاصل ضرب ہوگا وہ ذو اضعاف اقل (.L.C.M) ہوگا۔

مثال: ۳، ۴، ۸ کا ذو اضعاف اقل (.L.C.M)

۴	۳	~~۴~~	~~۸~~
۲	۳	۱	~~۲~~
۳	~~۳~~	۱	۱
	۱	۱	۱

۴×۲×۳=۲۴

نوٹ:- ایسے اعداد کہ ان میں سے کسی دو کو کوئی تیسرا عدد نہ کاٹ سکے ان اعداد میں ایک کو دوسرے سے ضرب کرتے جائیں، اخیر میں حاصل ضرب ذو اضعاف اقل ہوگا۔

جیسے: ۲، ۳، ۵ کا ذو اضعاف اقل (.L.C.M)

۲×۳×۵=۳۰

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مشق:

ذیل کے مسائل حل کریں اور تصحیح کریں:

۲/زوجہ ، ابن

زوج ، ٦/ابن

زوج ، ۲/اخ ش

۳/زوجہ ، ۷/ابن

زوج ، ۹/بنت ، اخ ش

زوجہ ، ۵/ابن، ۴/بنت

۲/زوجہ ، ۲/اخ ش ، ام

۲/زوجہ ، ابن ، بنت

۳/بنت ، ۲/اخ ش ، اخ لام

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چوتھا حصہ: مسائل فرائض کی قسمیں

فرائض کے مسائل کی تین قسمیں ہیں:

① مسئلہ عادلہ ② مسئلہ عائلہ ③ مسئلہ ناقصہ

مسئلہ عادلہ

لغوی معنی:

عادلہ یہ عدل سے ہے، جس کے معنی برابر اور مساوی کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

اگر کسی مسئلہ میں اصحاب الفرائض کے حصوں کا مجموعہ، اصل مسئلہ کی مقدار کے موافق ہو؛ کم یا زیادہ نہ ہو تو اسے مسئلہ عادلہ کہتے ہیں۔

مثلاً ایک عورت فوت ہوئی، اور ورارثین میں زوج (شوہر) اور اخت شقیقہ (سگی بہن) ہیں:

وارثین	حق	۲
زوج	$\frac{۱}{۲}$	۱
اخت ش	$\frac{۱}{۲}$	۱

اصل مسئلہ (۲) ہے، یہ کل حصے ہوئے: (۱) حصہ زوج (شوہر) کو ملا، (۱) حصہ اخت شقیقہ (سگی بہن) کو ملا۔ یہاں وارثین کے حصوں کا مجموعہ (۲=۱+۱) اصل مسئلہ (۲) سے نہ کم ہے نہ زیادہ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ عائلہ (عول) (Problem of Deficiency)

لغوی معنی:

عائلہ یہ عول سے ہے جس کا معنی بڑھنا ہے۔

اصطلاعی معنی:

اگر کسی مسئلہ میں اصحاب الفرائض کے حصوں کا مجموعہ، اصل مسئلہ کی مقدار سے زیادہ ہو جائے؛ تو اسے مسئلہ عائلہ (عول) کہتے ہیں۔ بعض اسے ''مسئلہ زائدہ'' بھی کہتے ہیں۔

مثلاً: ایک عورت فوت ہوئی، وارثین میں شوہر اور دو سگی بہنیں ہیں۔

وارثین	حق	٦ بالعول ٧
زوج	١/٢	٣
٢/ اخت ش	٢/٣	٤

اصل مسئلہ (٦) ہے، یہ کل حصے ہوئے؛ شوہر کو (٣) حصے مطلوب ہیں، اور دونوں سگی بہنوں کو (٤) حصے مطلوب ہیں، یعنی کل مطلوبہ حصے (٧) ہیں، جبکہ اصل مسئلہ میں صرف (٦) حصے بنے ہیں۔ یعنی وارثین کے حصوں کا مجموعہ (٧=٤+٣)، اصل مسئلہ (٦) سے بڑھ گیا۔

قاعدہ:

مسئلہ عائلہ میں اصل مسئلہ کو کاٹ کر، اس کی جگہ حصوں کی مجموعی تعداد کو اصل مسئلہ بنا دیا جاتا ہے۔

مذکورہ مثال میں اصل مسئلہ (٦) ہے، اسے کاٹ دیں گے اور اس کی جگہ حصوں کی مجموعی تعداد یعنی (٧) کو، اصل مسئلہ بنا دیں گے؛ اور اسے ''٦ بالعول ٧'' لکھیں گے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عول میں چونکہ اصل مسئلہ کے مقابلے میں اصحاب الفرائض کے مطلوبہ حصوں کا مجموعہ بڑھ جاتا ہے، اس لئے اس مجموعے کو اصل مسئلہ بنا دیتے ہیں۔ اس طرح ہر وارث کے حصہ میں اس کی مقدار کی نسبت سے کچھ کمی ہو جائے گی، اور سب کو اپنے حصے کی نسبت سے کچھ کم مال ملے گا۔

فوائد:- جن اصول مسائل میں عول ہوتا ہے، وہ (۶)، (۱۲) اور (۲۴) ہیں۔

☆ اصل مسئلہ (۶) ہو تو: (۷)، (۸)، (۹) اور (۱۰) تک عول ہوتا ہے۔ یعنی اصل مسئلہ (۶) یہ (۱۰) تک جفت و طاق تمام اعداد میں عول ہوتا ہے۔

☆ اصل مسئلہ (۱۲) ہو تو: (۱۳)، (۱۵) اور (۱۷) عول ہوتا ہے۔ یعنی اصل مسئلہ (۱۲) یہ (۱۷) تک صرف طاق اعداد میں عول ہوتا ہے۔

☆ اصل مسئلہ (۲۴) ہو تو: صرف (۲۷) عول ہو سکتا ہے۔

مشق:

☆ زوج ، ۲/ اُخت ش

☆ زوج ، ۲/ اُخت ش ، اُخ لأم

☆ زوج ، ۲/ اُخت ش ، ۲/ اُخ لأم

☆ زوج ، ۲/ اُخت ش ، ۲/ اخوۃ لأم ، اُم

☆ زوجہ ، ۲/ اُخت ش ، اُخ لأم

☆ زوجہ ، ۲/ اُخت ش ، ۲/ اخوہ لأم

☆ زوجہ ، ۲/ اُخت ش ، ۲/ اخوہ لأم ، اُم

☆ زوجہ ، ۲/ بنت ، اُم ، اُب

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ ناقصہ (رد) (Problem of Return)

لغوی معنی:

ناقصہ یہ نقص سے ہے جس کا معنی کم ہونا ہے۔

اصطلاحی معنی:

اگر کسی مسئلہ میں اصحاب الفرائض کے حصوں کا مجموعہ، اصل مسئلہ کی مقدار سے کم ہو جائے؛ تو اسے مسئلہ ناقصہ (رد) کہتے ہیں۔

مثلا: ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں ماں اور دو ماں شریک بہنیں ہیں۔

وارثین	حق	٦ بالرد ٣
ام	١/٦	١
٢/اخت لام	١/٣	٢

اصل مسئلہ (٦) بنا، یہ کل حصے ہوئے؛ ماں کو سدس یعنی (١) حصہ ملا، دونوں ماں شریک بہنوں کو ثلث یعنی (٢) حصے ملے، (٣) حصے باقی بچ گئے۔ یعنی وارثین کے حصوں کا مجموعہ (٣=٢+١)، اصل مسئلہ (٦) سے کم ہو گیا۔

قاعدہ:

مسئلہ ناقصہ (رد) میں عول ہی کی طرح اصل مسئلہ کو کاٹ کر، اس کی جگہ حصوں کی مجموعی تعداد کو اصل مسئلہ بنا دیا جاتا ہے۔

مذکورہ مثال میں اصل مسئلہ (٦) ہے، اسے کاٹ دیں گے اور اس کی جگہ، حصوں کی مجموعی تعداد یعنی (٣) کو، اصل مسئلہ بنا دیں گے؛ اور اسے ''٦ بالرد ٣'' لکھیں گے۔

فائدہ:- اگر مسئلہ میں باقی کا حقدار کوئی عصبہ ہوگا تو اس مسئلہ میں رد کی صورت نہیں ہو سکتی، کیونکہ باقی سارے مال کا خصوصی حقدار عصبہ موجود ہوگا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ ناقصہ (رد) میں اہل علم کا اختلاف

مسئلہ ناقصہ میں جو مال بچ جاتا ہے اسے کس کے حوالے کریں گے، اس بارے میں اہل علم کے تین اقوال ہیں۔

ہم تینوں اقوال مع دلائل واشکالات پیش کرتے ہیں، اور ہر قول کے مطابق مسئلہ کو حل کرنے کا طریقہ بھی درج کرتے ہیں:

❁ پہلا قول:

باقی بچے مال کو دوبارہ سارے وارثین میں لوٹا دیں گے، یہ بہت شاذ قول ہے اور یہی قول عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، جیسا کہ کتب فقہ میں درج ہے لیکن اس قول کی صحیح سند نہیں مل سکی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے بعض فتاوی میں اس موقف کو بھی اپنایا ہے۔

دیکھئے: [مجموع الفتاوی ج: ۳۱/ ۳۴۸]

ماضی قریب کے علماء میں شیخ عبدالرحمٰن السعدی رحمہ اللہ، صاحب تفسیر کا بھی یہی موقف ہے کہ باقی مال سارے ورثاء پر لوٹایا جائے گا، [إرشاد أولی البصائر والألباب: ص: ۲۴۸، ۲۴۹]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے ایک خاص صورت میں کہ جب مسئلہ میں صرف زوجین میں سے کوئی ہو، اور ذوی الأرحام میں سے کوئی موجود نہ ہو تو یہ موقف اپنایا ہے کہ زوجین پر رد کیا جائے گا [تسہیل الفرائض: ص: ۷۰]

دلیل:

اس قول کے دو دلائل ہیں:

اول: اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

من ترک مالا فلورثته، جس میت نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثین کا ہے۔ [صحیح البخاری، رقم ۲۲۹۸]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں میت کے متروکہ مال پر اس کے تمام وارثین کا حق بتلایا گیا ہے، اس لئے عام طریقہ تقسیم کے بعد، ترکہ میں سے کچھ بچ جائے تو اس پر سارے وارثین کا حق ہوگا۔

دوم: کبھی کبھی عام طریقہ تقسیم کے مطابق، حصے دار بڑھ جاتے ہیں اور ترکہ کم پڑ جاتا ہے، جسے عول کہتے ہیں؛ ایسی صورت میں سارے وارثین کے حصوں میں کچھ کم کر دیا جاتا ہے؛ تو جب ترکہ کم پڑ جانے پر سارے وارثین کے حصے کم کر دئے جاتے ہیں تو ترکہ بڑھ جانے سے سارے وارثین کے حصوں میں اضافہ بھی ہونا چاہے، یعنی جب خسارہ میں سب شریک ہوتے ہیں تو فائدہ میں بھی سب کو شریک کرنا چاہیئے، قیاس کا یہی تقاضا ہے۔

اشکال:

اس موقف پر اشکال یہ ہے کہ اس میں زوجین پر بھی رد کی بات کہی گئی ہے حالانکہ زوجین کو ان کا فرض حصہ دینے کے بعد بچے ہوئے مال سے مزید دینے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

بلکہ آیت ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ﴾ [۳۳/احزاب: ٦] کے عموم کے تحت ایسی حالات میں صرف رحمی رشتہ دار ہی مستحق ہوں گے۔

طریقہ حل:

اس قول کے مطابق مسئلہ رد کا حل ویسے ہی ہوگا جیسے ماقبل میں پیش کیا گیا ہے۔

❁ دوسرا قول:

باقی بچا پورا مال، بیت المال کے حوالے کر دیں گے، اور وارثین میں کسی کو بھی دوبارہ نہیں دیں گے؛ مالکیہ اور شوافع کا یہی موقف ہے۔

دلیل:

میت کے ترکہ میں کس کو کتنی مقدار میں ملنا چاہیئے یہ قرآن وحدیث میں بتلا دیا گیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا جب سب کو اپنے حقوق کے مطابق مل گیا، تو پھر باقی بچے مال میں ان کا حق نہیں ہوگا۔لہٰذا باقی مال بیت المال میں جائے گا۔

اشکال:

اس موقف پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ عول کی صورت میں تو وارثین کو اپنے حقوق کے مطابق نہیں ملتا، کیونکہ ترکہ اتنی مقدار میں ہوتا ہی نہیں، لہذا ایسی صورت میں یہ نہیں کہا جاتا کہ جو کم پڑ رہا ہے اسے بیت المال سے پورا کیا جائے، بلکہ وارثین ہی کے حقوق کو کم کر کے دیا جاتا ہے۔تو جب ترکہ کم پڑ جانے کے سبب سارے وارثین کے حقوق میں کمی کر دی گئی، اور بیت المال نے اس کی بھرپائی نہیں کی؛ تو پھر ترکہ بڑھ جانے کے سبب اضافی مال پر بیت المال کا نہیں بلکہ وارثین ہی کا حق ہونا چاہیۓ۔

نیز ماقبل میں حدیث گذر چکی ہے کہ میت نے جو مال چھوڑا اس پر وارثین کا حق ہے۔ اب اگر وارثین کو، ان کے مطلوبہ حصے دینے کی بعد بھی کچھ بچ جاتا ہے،تو حدیث کے عمومی مفہوم کی روشنی میں باقی ترکہ پر بھی وارثین ہی کا حق ہونا چاہیۓ۔

علاوہ بریں متعدد احادیث میں اللہ کے نبی ﷺ کے سامنے ناقصہ والے مسائل پر بات ہوئی، اور پورا مال ورثاء کو دینے کی بات کہی گئی،لیکن اللہ کے نبی ﷺ نے انکار نہیں کیا؛ بلکہ بعض دفعہ یہی فیصلہ کیا مثلا دیکھئے:[صحیح مسلم حدیث:۱۱۴۹]

نوٹ:اس موقف کے قائلین مسئلہ ناقصہ میں باقی مال کو ورثاء پر رد یعنی لوٹانے کے قائل نہیں ہیں لہٰذا یہ حضرات مسئلہ ناقصہ کو ’’رد‘‘ کا نام نہیں دیتے۔

طریقہ حل:

اس قول کے مطابق مسئلہ ناقصہ میں پہلی بار جو اصل مسئلہ بنے گا، اس کو تبدیل نہیں کیا جائے گا؛ بلکہ اسی کے مطابق جس وارث کا جو حصہ بنے، وہ اسے دے دیا جائے گا، اور باقی

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مال بیت المال کے حوالے کر دیا جائے گا۔

واضح رہے کہ بعد میں مالکیہ اور شوافع نے بیت المال میں بگاڑ کے سبب آنے والے تیسرے قول کے مطابق فتوی دیا ہے۔

❀ تیسرا قول:

باقی بچے مال کو وارثین میں زوجین کے علاوہ دیگر وارثین پر لوٹائیں گے، احناف اور حنابلہ کا یہی موقف ہے۔اور بعد میں جمہور نے اسی کو اپنایا ہے:

دلیل:

﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ﴾

اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے، بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں[۳۳/ الأحزاب:۶]

اس آیت سے استدلال کیا گیا کہ رحمی رشتہ دار زیادہ حقدار ہوتے ہیں اور زوجین رحمی رشتہ دار نہیں ہوتے۔

اشکال:

اس موقف پر اشکال یہ ہے کہ مذکورہ آیت کے نزول سے قبل مؤاخات کی بنا پر میراث کا نظام چل رہا تھا، اس آیت میں اسی نظام کو منسوخ کرتے ہوئے یہ بتلایا گیا کہ رحمی رشتہ دار مؤاخاتی حضرات کی بنسبت زیادہ حقدار ہیں کہ وہ میت کے ترکہ میں وارث بنیں۔لیکن اس حکم کے آنے کے بعد بھی زوجین کو رحمی رشتہ داروں کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ بلکہ بعض رحمی رشتہ داروں سے زوجین کا حصہ زیادہ رکھا ہے۔مثلاً بعض حالات میں زوج کو پورے ترکہ میں سے نصف ملے گا اور باقی نصف رحمی رشتہ داروں کو ملے گا۔

مثلاً کوئی عورت فوت ہوئی اور وارثین میں شوہر، ماں، ایک ماں شریک بھائی اور ایک

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

باپ شریک بھائی ہیں،تو:

ورثین	حق	٦
زوج	١/٢	٣
ام	١/٦	١
اخ لام	١/٦	١
اخ لاب	باقی	١

اصل مسئلہ (٦) بنا، یہ کل حصے ہوئے؛ اس پورے حصہ کا آدھا یعنی (٣) غیر رحمی رشتہ دار شوہر کو ملے گا، اور باقی آدھا یعنی (٣) دیگر تینوں رحمی رشتہ داروں کو ملے گا، یعنی سب کو (١) حصہ ملا۔

اس مثال میں غور کریں کہ شوہر کو رحمی رشتہ داروں کے مقابلے میں تین گنا مل رہا ہے، اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ زوجین گرچہ رحمی رشتہ دار نہیں ہیں، لیکن استحقاق وراثت میں وہ رحمی رشتہ داروں کے ساتھ ہیں، بلکہ بعض پر فوقیت بھی رکھتے ہیں۔ لہٰذا رد کے مسئلہ میں یہ کہہ کر انہیں خارج قرار دینا کہ وہ رحمی رشتہ دار نہیں، مناسب نہیں۔

مزید یہ کہ میت کا بیٹا یا باپ ہو تو حواشی سے میت کے تمام رحمی رشتہ دار محجوب ہو جاتے ہیں، جبکہ زوجین میں سے کوئی بھی محجوب نہیں ہوتا، یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ میت کے ترکہ میں زوجین کا استحقاق کافی مضبوط ہے بلکہ بعض رحمی رشتہ داروں سے بھی زیادہ قوی ہے۔

طریقہ حل:

اس قول کے مطابق مسئلہ رد کا حل، دو مرحلوں میں ہوگا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ پہلا مرحلہ: (مسئلہ زوجیہ کا علیحدہ حل):

زوجین میں سے جو بھی ہوگا، اسے سارے ورثاء سے الگ کرکے اس کے فرض کے نسب نما (Denominator) کو اصل مسئلہ بنا کر اسے حصہ دے دیں گے، اور باقی مال اور باقی ورثاء کو الگ کرلیں گے۔

☆ دوسرا مرحلہ: (مسئلہ ردیہ کا علیحدہ حل):

الگ کیئے ورثاء کے مابین، الگ کیئے گئے مال کو اسی طریقے پر تقسیم کریں گے، جو مسئلہ رد کے تحت ماقبل میں بتلایا گیا ہے۔

مثال:

ایک عورت فوت ہوئی، وارثین میں شوہر، بیٹی اور ماں ہے۔

شوہر کو ربع ملے گا، بیٹی کو نصف ملے گا، ماں کو سدس ملے گا، اصل مسئلہ (۱۲) ہوگا، جس میں سے (۳) حصے شوہر کو ملیں گے، (٦) حصے بیٹی کو ملیں گے اور (۲) حصے ماں کو ملیں گے۔ (۱) حصہ بچ جائے گا یعنی مسئلہ زوجیہ ردیہ ہے۔

پہلا مرحلہ: (مسئلہ زوجیہ کا علیحدہ حل)

صرف شوہر کے فرض کے نسب نما (Denominator) کو اصل مسئلہ بنائیں جو (۴) بنے گا، اسے (۱) حصہ دے دیں گے؛ باقی (۳) تین حصے، اور دوسرے وارثین یعنی بیٹی اور ماں کو الگ کرلیں گے۔

وارثین	حق	۴
زوج	$\frac{1}{4}$	۱
اہل رد	باقی	۳

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مرحلہ (مسئلہ ردیہ کا علیحدہ حل):

اہل رد یعنی بیٹی اور ماں کے لئے دوبارہ مسئلہ بنائیں گے:

وارثین	حق	٦ بالرد ٤
بنت	$\frac{1}{2}$	٣
ام	$\frac{1}{6}$	١

بیٹی کو نصف ملے گا، ماں کو سدس ملے گا، اصل مسئلہ (٦) بنے گا، جس میں (٣) حصے بیٹی کو اور ایک (١) حصہ ماں کو ملے گا؛ پھر (٢) حصے بچ جائیں گے۔

لہذا پہلے اصل مسئلہ (٦) کو نظر انداز کر دیں گے اور وارثین کے حصوں کی مجموعی تعداد (٣+١) یعنی (٤) کو، اصل مسئلہ بنالیں گے۔

یعنی پہلے مرحلے میں جو (٣) حصے بچے تھے، اسے (٤) حصوں میں بانٹ دیں گے، پھر (٣) حصے بیٹی کو اور (١) حصہ ماں کو دے دیں گے۔

اضافی معلومات

تیسرے قول کے مطابق تقسیم کا جو طریقہ دو مرحلوں کے اعتبار سے بتایا گیا ہے، وہ بہت آسان ہے، اس لئے بہتر یہی ہے کہ مسئلہ رد میں اگر کسی کے نزدیک تیسرا قول راجح ہو تو وہ اسی طرح تقسیم کرے۔

لیکن اس طریقے میں چونکہ تقسیم کا عمل دو بار ہوتا ہے، اس لئے فرائض کی کتابوں میں اس سلسلے میں ایک دوسرا طریقہ بھی ذکر کیا جاتا ہے، جس کی مدد سے ایک ہی بار یعنی ایک ہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اصل مسئلہ سے سارے وارثین میں تقسیم کا عمل ہوجاتا ہے؛اس مسئلہ کو جامع اصل مسئلہ کہا جاتا ہے۔

اس طریقے کے مطابق گرچہ ایک ہی جامع اصل مسئلہ سے تقسیم کا عمل ہوجاتا ہے،لیکن اس جامع اصل مسئلہ کے حصول کے لئے کافی طویل اور دشوار مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس طریقہ سے اجتناب کیا جائے،تاہم اگرکوئی اس طریقہ کو بھی سیکھنا چاہے تواس کے لئے ذیل میں دوطریقے بیان کئے جاتے ہیں:

❀ پہلا طریقہ(الگ الگ حل کر کے جامع مسئلہ معلوم کرنا):

اس طریقے کے مطابق مسئلہ زوجیہ،اورمسئلہ ردیہ کو،الگ الگ حل کرنے کے بعد؛سارے وارثین کے حصوں کو مساوی نسب نما (Denominator)والی کسروں میں تحویل کردیں گے، نسب نما جامع مسئلہ ہوگا،اور ہروارث کا شمارکنندہ(Numerator)اس کا حصہ ہوگا یعنی:

(الف)زوجین میں سے زوج یا زوجہ کے حصہ کو کسر میں لکھیں گے۔

(ب)اس کے بعد اہل رد میں سے ہر وارث کی،زوجیہ اورردیہ سے،دونوں کسر لکھ کر ضرب کرکے،ایک کسر بنادیں گے۔

(د)اس کے بعد زوج یا زوجہ کی کسر کا،نسب نما(Denominator)مساوی کریں گے۔

اب نسب نما جامع مسئلہ ہوگا اور ہر وارث کی کسر کا شمارکنندہ(Numerator)اس کا حصہ ہوگا۔

مثال:

ہم اوپر دی گئی مثال ہی کو لیتے ہیں جس میں ایک عورت فوت ہوئی اور،وارثین میں شوہر، بیٹی اور ماں ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

زوج	۱/۴ × ۴	۴/۱۶
بنت	۳/۴ × ۳/۴	۹/۱۶
ام	۳/۴ × ۱/۴	۳/۱۶

جامع مسئلہ (۱۶) ہوگا، شوہر کو (۴) حصے، بیٹی کو (۹) حصے اور ماں کو (۳) حصے ملیں گے۔

نوٹ:- جو حضرات ریاضی اچھی طرح جانتے ہیں ان کے لئے یہ طریقہ بہت ہی آسان ہے، مگر جو ریاضی نہیں جانتے ان کے لئے شاید مشکل ہو۔

❁ دوسرا طریقہ (ایک ہی جگہ حل کر کے جامع مسئلہ معلوم کرنا):

اس طریقے کے مطابق درج ذیل مراحل سے عمل کریں گے۔

❁ پہلا مرحلہ:

صرف احد الزوجین کا حصہ، اور اصل مسئلہ معلوم کر کے حصہ دے دیں گے۔

باقی حصے اہل رد کو مشترکہ طور پر دے دیں گے؛ اس مسئلہ کو مسئلہ زوجیہ کہتے ہیں۔

❁ دوسرا مرحلہ

اہل رد کا الگ اصل مسئلہ معلوم کریں گے، اس کے تحت اہل رد کو ملنے والے حصوں کی مجموعی تعداد، اہل رد کا نیا اصل مسئلہ ہوگا؛ اس مسئلہ کو مسئلہ ردیہ کہتے ہیں۔

❁ تیسرا مرحلہ

زوجیہ میں ''باقی حصوں کی تعداد'' اور ردیہ کے ''اصل مسئلہ'' کی دو نوعیت ہو سکتی ہے:

① دونوں ایک ہی عدد ہو۔ ② دونوں الگ الگ عدد ہوں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(پہلی نوعیت: دونوں ایک عدد ہو:

اگر دونوں ایک ہی عدد ہے، تو زوجیہ کا اصل مسئلہ ہی جامع مسئلہ ہوگا۔ اس جامع کے نیچے زوجیہ اور ردیہ میں سے ہر ایک کے حصے لکھ دیں گے۔

مثلاً: ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں بیوی، ماں، اور ماں شریک بھائی ہے۔ حل کرنے کے بعد اس میں رد ہوگا، اس لئے مرحلہ وار دو بارہ عمل کریں گے۔

مسئلہ زوجیہ			مسئلہ ردیہ		جامع
وارثین	حق	۴	حق	۶ بالرد (۳)	۴
زوجہ	۱/۴	۱	×	×	۱
ام	باقی	(۳)	۱/۳	۲	۲
اخ لام			۱/۶	۱	۱

وضاحت:

☆ پہلا مرحلہ: (مسئلہ زوجیہ)

بیوی کو ربع ملے گا، اصل مسئلہ (۴) ہوگا۔ (۱) حصہ بیوی کو ملے گا۔

باقی (۳) حصے مشترکہ طور پر اہل رد کو دیں گے۔

☆ دوسرا مرحلہ: (مسئلہ ردیہ)

اہل رد کا الگ سے اصل مسئلہ (۶) ہوگا، جو بالرد (۳) بنے گا۔ اس طرح ماں کو (۲) اور ماں شریک بھائی کو (۱) ملے گا۔

☆ تیسرا مرحلہ: (جامع مسئلہ)

زوجیہ میں باقی حصوں کی تعداد (۳) ہے، اور ردیہ کا اصل مسئلہ بھی (۳) ہے، دونوں عدد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی ہے، اس لئے زوجیہ کا اصل مسئلہ یعنی (۴) ہی جامع مسئلہ ہوگا۔ اس کے نیچے زوجیہ سے زوج کا حصہ (۱) لکھیں گے، اس کے نیچے ردیہ سے ماں کا حصہ (۲) لکھیں گے، پھر اس کے نیچے ماں شریک بھائی کا حصہ (۱) لکھیں گے۔

(دوسری نوعیت: دونوں عدد الگ الگ ہوں:

اگر زوجیہ میں ''**باقی حصوں کی تعداد**'' اور ردیہ کا ''**اصل مسئلہ**'' الگ الگ عدد ہوتو:

(الف) زوجیہ کے باقی حصوں کے مجموعی تعداد، کو ردیہ کے اصل مسئلہ کے اوپر لکھیں گے؛ اور ردیہ کے اصل مسئلہ، کو زوجیہ کے اصل مسئلہ کے اوپر لکھیں گے۔

(ب) پھر زوجیہ کے اصل مسئلہ کو، اوپر موجود عدد سے ضرب کریں گے، حاصل ضرب جامع مسئلہ ہوگا؛ جسے سب سے بائیں جانب لکھیں گے۔

اس کے بعد زوجیہ کے اوپر لکھے گئے عدد سے، احد الزوجین کے حصہ کو ضرب دیں گے، اور حاصل ضرب جامع مسئلہ کے نیچے لکھیں گے۔

(ج) اس کے بعد ردیہ کے اوپر لکھے گئے عدد سے، اہل رد کے ہر ایک حصے کو ضرب کرکے حاصل ضرب کو جامع مسئلہ کے نیچے لکھیں گے۔

مثال: ایک عورت فوت ہوئی وارثین میں شوہر، بیٹی اور ماں ہے۔

مسئلہ زوجیہ		۴	مسئلہ ردیہ	۳	جامع
وارثین	حق	۴×۴	حق	۶ بالرد (۴)	۱۶
زوج	۱/۴	۴×۱	×	×	۴
بنت	باقی	(۳)	۱/۲	۳×۳	۹
ام			۱/۶	۳×۱	۳

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وضاحت:

☆ پہلا مرحلہ: (مسئلہ زوجیہ)

شوہر کو ربع ملے گا، اصل مسئلہ (۴) ہوگا۔ (۱) حصہ شوہر کو ملے گا۔

باقی (۳) حصے مشترکہ طور پر اہل رد کو دیں گے۔

☆ دوسرا مرحلہ: (مسئلہ ردیہ)

اہل رد کا الگ سے اصل مسئلہ (٦) ہوگا، جو بالرد (۴) بنے گا۔ اس طرح بیٹی کو (۳) حصے اور ماں کو (۱) حصہ ملے گا۔

☆ تیسرا مرحلہ: (جامع مسئلہ)

زوجیہ میں ''باقی حصوں کی تعداد'' (۳) ہے اور ردیہ کا ''اصل مسئلہ'' (۴) ہے، دونوں الگ الگ عدد ہیں، اس لئے:

(الف) زوجیہ کے باقی حصوں کے مجموعی عدد (۳)، کو ردیہ کے اصل مسئلہ (۴) کے اوپر لکھا گیا؛ اور ردیہ کے اصل مسئلہ (۴) کو، زوجیہ کے اصل مسئلہ (۴) کے اوپر لکھا گیا۔

(ب) پھر زوجیہ کے اصل مسئلہ (۴) کو، اوپر موجود عدد (۴) سے ضرب کیا گیا؛ حاصل ضرب (١٦) آیا جو جامع مسئلہ بنا۔

اس کے بعد زوجیہ کے اوپر لکھے گئے عدد (۴) سے، احد الزوجین یعنی شوہر کے حصہ (۱) کو ضرب دیا گیا؛ حاصل ضرب (۴) کو، جامع مسئلہ کے نیچے لکھا گیا۔

(ج) اس کے بعد ردیہ کے اوپر لکھے گئے عدد (۳)، سے اہل رد کے ہر ایک حصے کو ضرب کر کے حاصل ضرب کو جامع مسئلہ کے نیچے لکھا گیا۔

تنبیہ:

اضافی معلومات کے تحت جو یہ ساری تفصیلات بتلائی گئیں ہیں، ان کا جاننا لازمی نہیں

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے،آسان طریقہ یہی ہے کہ مسئلہ زوجیہ اور مسئلہ ردیہ کو الگ الگ حل کر کے معاملہ رفع دفع کردیں اور جامع مسئلہ کے چکر میں نہ پڑیں۔

تاہم کسی کو یہ طریقہ بھی سیکھنا ہو،تو افادہ کے لئے یہ تفصیلات بھی پیش کردی گئی ہیں،اور ان تفصیلات کو بھی انتہائی آسان بنا کر پیش کیا گیا ہے ورنہ فرائض کی دیگر کتابوں میں مسئلہ زوجیہ میں جامع مسئلہ کے حصول کے لئے بین العددین نسبتوں کا استعمال بتا کر معاملہ کو کافی الجھا دیا گیا ہے۔(حالانکہ اس مسئلہ میں تماثل اور تباین کے علاوہ کسی اور نسبت کے استعمال کی نوبت ہی نہیں آسکتی اور تماثل میں اس نسبت کی ضرورت نہیں اور تباین میں اس کا کوئی فائدہ نہیں)

مشق:

ذیل کے مسائل حل کریں،مسئلہ زوجیہ کو رد سے متعلق تیسرے قول کے مطابق حل کریں:

☆بنت ، أب ، أم

☆بنت الابن ، أم الأم ، أم الأب

☆أم ، أخت لأم ، أخت لاب

☆زوج ، بنت الإبن ، أم

☆زوج ، بنت ، بنت الإبن

☆زوج ، ام الأم ، اخت لام

☆زوجہ ، اخت ش ، اخت لأب

☆زوجہ ، بنت ، بنت الإبن ، أم

☆زوجہ ، بنت ، أم الأم ، ألأب

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پانچواں حصہ: نادر مسائل

باب المناسخہ (Running Property)

لغوی معنی:

مناسخہ، باب مفاعلہ کا مصدر ہے جو نسخ سے مشتق ہے، اس کے کئی معانی ہوتے ہیں سب میں بنیادی طور پر نقل وتغیر کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

اصطلاحی معنی:

میت کے ترکہ کی تقسیم سے قبل اس کے وارثین میں سے ایک یا ایک سے زائد افراد فوت ہو جائیں، تو بعد میں فوت ہونے والے فرد کے حصے کو اس کے وارثین میں تقسیم کرنے کو ''مناسخہ'' کہتے ہیں۔

مسئلہ مناسخہ کو حل کرنے کے طریقے:

پہلا طریقہ: (تتابع یعنی الگ الگ حل کرنا):

مناسخہ کے مسئلہ کو حل کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ بالترتیب وفات پانے والے ہر میت کے مسئلہ کو الگ الگ حل کیا جائے۔ اس طرح ہر میت کا مسئلہ عام مسئلوں کی طرح حل ہو جائے گا اور کسی بھی نئی معلومات کی ضرورت نہیں ہوگی۔

مثال: - ایک شخص فوت ہوا وارثین میں بیوی، دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

تقسیم ترکہ سے قبل ہی بیوی کا انتقال ہو گیا، اس کے وارثین میں مذکورہ دو بیٹے اور بیٹی کے علاوہ باپ بھی ہے۔ اور اس کے کچھ دن بعد ہی ایک بیٹے کا بھی انتقال ہو گیا۔ اس کے وارثین مین مذکورہ سگے بھائی بہن کے علاوہ ایک بیوی بھی ہے۔

حل: - اس مسئلہ میں یکے بعد دیگرے تین افراد کی موت ہوئی ہے اسی ترتیب سے الگ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الگ سب میں ترکہ تقسیم کریں گے۔

❀ **اولاً: (پہلے نمبر پر فوت ہونے والے کا مسئلہ)**

پہلے نمبر پر فوت ہونے والے کے وارثین میں بیوی، دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

وارثین	حق	۸
زوجہ	۱/۸	۱
۲/ابن	باقی	۷
بنت		

بیوی کو ثمن ملے گا، اور باقی اس کی اولاد میں ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کے تحت تقسیم ہوگا۔

❀ **ثانیاً: (دوسرے نمبر پر فوت ہونے والے کا مسئلہ)**

دوسرے نمبر پر پہلی میت کی بیوی کا انتقال ہوا ہے، اسے پہلی میت سے جو ثمن ملا ہے اسی کو اس کے وارثین میں تقسیم کریں گے، وارثین میں باپ، دو بیٹے، اور ایک بیٹی ہے۔

وارثین	حق	۶
اب	۱/۶	۱
۲/ابن	باقی	۵
بنت		

باپ کو سدس ملے گا، اسے سدس دینے کے بعد باقی مال ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کے تحت اس کی اولاد میں تقسیم ہوگا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ **ثالثاً: (تیسرے نمبر پر فوت ہونے والے کا مسئلہ)**

تیسرے نمبر پر پہلی میت کے ایک بیٹے کا انتقال ہوا ہے اس کے وارثین میں بیوی، ایک سگا بھائی اور ایک سگی بہن ہے۔

وارثین	حق	۴
زوجہ	۱/۴	۱
اخ ش	باقی	۳
اخت ش		

بیوی کو ربع ملے گا، اسے ربع دینے کے بعد باقی مال سگے بھائی بہن میں ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ﴾ کے تحت تقسیم ہوگا۔

اضافی معلومات

مناسخہ کے مسئلہ کو حل کرنے کا مذکورہ طریقہ ہی سب سے آسان ہے، اسے طریقہ تابع کہتے ہیں؛ اس کے علاوہ جو دوسرا طریقہ ہے وہ کافی پریشان کن اور دشوار ہے، اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس پہلے طریقے ہی کو ذہن میں بٹھا لیا جائے۔ اس طریقہ کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ دوسری میت کا جو اپنا علیحدہ ترکہ ہے اسے بھی متقدم میت کے ترکہ سے ملنے والے حصہ کے ساتھ ملا کر بانٹ سکتے ہیں۔

اس پہلے طریقہ میں چونکہ ترکہ بار بار تقسیم کیا جاتا ہے یعنی ہر میت کے ترکہ کو الگ الگ تقسیم کرنا پڑتا ہے، اس لئے فرائض دانوں نے ایک دوسرے طریقہ کو بیان کیا ہے جس کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مدد سے ترکہ کو ایک بار تقسیم کر کے سارے وارثین کو ان کے حصے دئے جاسکتے ہیں، اس طریقے پر ترکہ کی تقسیم گرچہ ایک ہی بار ہوگی، لیکن اس طریقے کو عملی شکل دیتے وقت جو دشواریاں اور پریشانیاں پیش آتی ہیں، وہ ترکہ کو بار بار تقسیم کرنے سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ مزید یہ کہ متاخر میت کا جو اپنا علیحدہ ترکہ ہوتا ہے اسے الگ سے بانٹنا ہی پڑتا ہے، اس لئے اس دوسرے طریقے کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔

تاہم اگر کوئی دوسرے طریقے کو بھی سیکھنا چاہے تو آگے اس کا بھی تذکرہ کیا جارہا ہے۔

دوسرا طریقہ: (ایک ہی جامع مسئلہ سے حل کرنا):

دوسرے طریقہ کا مقصد، ترکہ تقسیم کرنے کے لئے ایسا اصل مسئلہ دریافت کرنا ہے جس سے ایک ہی دفعہ سارے وارثین کے حصے تقسیم ہوجائیں، اس لئے اس اصل مسئلہ کو ''جامع مسئلہ'' کہتے ہیں۔

اس دوسرے طریقہ میں یہی جامع مسئلہ معلوم کیا جاتا ہے اور اس کے مطابق سارے وارثین کے حصے معلوم کئے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ تقریبا وہی ہے جس کا تذکرہ رد کی بحث میں مسئلہ زوجیہ کے تحت آخر میں ذکر کیا گیا ہے۔

حصول جامع کا بنیادی طریقہ:

یہاں اس سلسلے میں بنیادی عمل درج ذیل مراحل سے ہوتا ہے:

پہلا مرحلہ:

سب سے قبل، پہلی میت کے مسئلہ کو حل کر کے اس کا اصل مسئلہ معلوم کریں گے، اور اس اصل مسئلہ سے ہر وارث کو بشمول دوسری میت ان کے حصے دیں گے۔ عول، رد کی صورت میں اصل مسئلہ تبدیل کریں گے، اور تصحیح کی ضرورت ہوئی تو تصحیح کردیں گے۔ اس کے بعد دوسری

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میت کے مسئلہ کو اسی طرح حل کریں گے۔

دوسرا مرحلہ:

دوسری میت کے حصہ کو، اس کے اصل مسئلہ کے اوپر لکھیں گے؛ اور دوسری میت کے اصل مسئلہ کو، پہلی میت کے اصل مسئلہ کے اوپر لکھیں گے۔

تیسرا مرحلہ:

پھر پہلی میت کے اصل مسئلہ کو، اوپر موجود عدد سے ضرب کریں گے؛ حاصل ضرب جامع مسئلہ ہوگا جسے سب سے بائیں جانب لکھیں گے۔

اس کے بعد پہلی میت کے وارثین کے حصوں کو، اوپر کے عدد سے ضرب دیں گے؛ اور حاصل ضرب جامع مسئلہ کے نیچے لکھیں گے۔

چوتھا مرحلہ:

اس کے بعد دوسری میت کے اوپر لکھی گئی عدد سے، دوسری میت کے وارثین کے ہر ایک حصے کو ضرب دیں گے؛ حاصل ضرب کو جامع مسئلہ کے نیچے لکھیں گے۔

پانچواں مرحلہ:

جس وارث کو ایک ہی مسئلہ میں حصہ ملا ہے اس کا وہی حصہ لکھ دیں گے، جسے دونوں مسئلوں میں حصہ ملا ہے اس کے دونوں حصوں کو جمع کر کے حاصل جمع کو جامع کے نیچے لکھ دیں گے۔ اب جامع مسئلہ اور اس کے تحت ہر وارث کو ملنے والا حصہ معلوم ہو چکا ہے۔

مثال:

ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں ام (ماں)، اخت لام (ماں شریک بہن) اور (عم ش) سگا چچا ہے۔ ترکہ کی تقسیم سے قبل اخت لام (ماں شریک بہن) فوت ہوگئی اس کے وارثین میں مذکورہ ماں کے علاوہ اس کا ابن (بیٹا) بھی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حل:

پہلی میت کا مسئلہ ٦			دوسری میت کا مسئلہ ١			جامع
وارثین	حق	٦×٦	وارثین	حق	(٦)	٣٦
ام	١/٣	٦×٢	ام	١/٦	١×١	١٢+١=١٣
اخت لام	١/٦	(١)	میت	=	=	=
عم ش	باقی	٦×٣	×	×	×	١٨
			ابن	باقی	١×٥	٥

وضاحت:

☆ پہلا مرحلہ:

پہلی میت کا اصل مسئلہ (٦) بنا، یہ کل حصے ہوئے: ماں کو ثلث یعنی (٢) حصے ملے، ماں شریک بہن کو سدس یعنی (١) حصہ ملا، باقی بچے (٣) حصے جو سگے چچا کو ملے۔

دوسری میت کا اصل مسئلہ (٦) بنا، یہ کل حصے ہوئے: ماں کو سدس یعنی (١) حصہ ملا، باقی بچے (٥) حصے جو بیٹے کو ملے۔

☆ دوسرا مرحلہ:

دوسری میت کے حصے (١) کو، دوسری میت کے اصل مسئلہ (٦) کے اوپر لکھا گیا؛ دوسری میت کے اصل مسئلہ (٦) کو، پہلی میت کے اصل مسئلہ (٦) کے اوپر لکھا گیا۔

☆ تیسرا مرحلہ

پہلی میت کے اصل مسئلہ (٦) کو، اوپر موجود عدد (٦) سے ضرب دیا؛ حاصل ضرب (٣٦) آیا، یہ جامع مسئلہ ہوا جسے بائیں طرف لکھا گیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہلی میت کے وارثین کے حصوں کو، اوپر کے عدد (۶) سے ضرب دیا؛ ماں کا حصہ (۲) تھا اسے اوپر کے عدد (۶) سے ضرب دیا، حاصل ضرب (۱۲) آیا؛ جسے جامع کے نیچے لکھا گیا۔ سگے چچا کا حصہ (۳) تھا اسے اوپر کے عدد (۶) سے ضرب دیا، حاصل ضرب (۱۸) آیا جسے جامع کے نیچے لکھا گیا۔

☆چوتھا مرحلہ:

اب دوسری میت کے وارثین کے حصوں کو، اوپر موجود عدد (۱) سے ضرب دیں گے؛ ماں کا حصہ (۱) تھا، اسے اوپر کے عدد (۱) سے ضرب دیا؛ حاصل ضرب (۱) آیا اسے جامع کے نیچے لکھا گیا۔ بیٹے کا حصہ (۵) تھا، اسے اوپر کے عدد (۱) سے ضرب دیا؛ حاصل ضرب (۵) آیا اسے جامع کے نیچے لکھا گیا۔

پانچواں مرحلہ:

ماں کو پہلے مسئلہ میں (۱۲) حصے اور دوسرے مسئلہ میں (۱) حصہ ملا، دونوں کو جمع (۱+۱۲) کیا گیا، حاصل جمع (۱۳) آیا؛ جسے جامع کے نیچے لکھا گیا۔ پہلی میت کے سگے چچا کو صرف پہلے مسئلہ میں (۱۸) حصے ملے ہیں، اسے جامع کے نیچے لکھا گیا۔ دوسری میت کے بیٹے کو دوسرے مسئلہ میں (۵) حصے ملے ہیں، اسے جامع کے نیچے لکھا گیا۔

اب جامع مسئلہ (۳۶) ہے، اسی سے سارے وارثین کو وہ حصہ دیا جائے گا جو جامع کے تحت آیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ طریقہ میں مزید آسانی

مذکورہ طریقہ وہ بنیادی طریقہ ہے جس سے جامع مسئلہ معلوم کیا جاتا ہے، لیکن اس طریقے میں ضرب کے عمل سے اعداد بہت بڑے ہو جاتے ہیں، اس لئے بین العددین نسبتوں کا سہارا لیا جاتا ہے، تاکہ حتی الامکان بڑے اعداد کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اب آگے ان نسبتوں کا تعارف اور ان کے استعمال کا طریقہ درج کیا جاتا ہے۔

بین العددین نسبتیں:

جامع مسئلہ میں تقسیم کو کسی حد تک آسان بنانے کی لئے بین العددین نسبتوں کا سہارا لیا جاتا ہے، اس لئے سب سے پہلے ان نسبتوں کو سمجھ لیں۔

دو اعداد میں درج ذیل چار نسبتوں میں سے کوئی ایک نسبت ہوگی۔

❁ تماثل:

اگر دو عدد بالکل یکساں ہو جیسے (۲) اور (۲)، یا (۳) اور (۳)، وغیرہ۔ تو ان دو اعداد کے مابین نسبت کو ''تماثل'' کہا جاتا ہے۔

❁ تباین:

اگر دو اعداد ایسے ہوں کہ دونوں میں سے کوئی ایک عدد دوسرے عدد کو برابر برابر تقسیم نہ کر سکے، اور نہ ہی کوئی تیسرا عدد ان دونوں میں سے ہر ایک کو برابر تقسیم کر سکے، تو ایسے دو اعداد کے مابین نسبت کو ''تباین'' کہتے ہیں، جیسے (۵) اور (۷)۔

❁ توافق:

اگر دو اعداد ایسے ہوں کہ دونوں میں سے کوئی ایک عدد دوسرے عدد کو برابر برابر تقسیم نہ کر سکے، لیکن ایک تیسرا عدد ان دونوں میں سے ہر ایک کو برابر تقسیم کر دے، تو ایسے دو اعداد

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے مابین نسبت کو ''توافق'' کہتے ہیں، جیسے (۴) اور (٦)، ان میں سے کوئی عدد دوسرے عدد کو برابر برابر تقسیم نہیں کرسکتا، لیکن ایک تیسرا عدد (۲) ان دونوں میں سے ہر ایک کو برابر برابر تقسیم کر دیتا ہے۔

تیسرا عدد دونوں میں سے کسی ایک کو جس عدد پر تقسیم کرتا ہے اسے اس عدد کا وفق کہا جاتا ہے ، مذکورہ مثال میں تیسرا عدد (۲)، یہ عدد (۴) کو، (۲) پر تقسیم کرتا ہے؛ اس لئے (۲)، یہ (۴) کا وفق ہے۔

اسی طرح تیسرا عدد (۲)، یہ عدد (٦) کو، (۳) پر تقسیم کرتا ہے؛ اس لئے (۳)، یہ (٦) کا وفق ہے۔

اگر تیسرا قاسم عدد، (۲) ہو تو توافق بالنصف کہتے ہیں، اور (۳) ہو تو توافق بالثلث کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

❁ تداخل:

اگر دو اعداد ایسے ہوں کہ دونوں میں کوئی ایک عدد دوسرے عدد کو برابر تقسیم کر دے، تو ایسے دو اعداد کے مابین نسبت کو ''تداخل'' کہتے ہیں جیسے (۲) اور (۴)، ان میں (۲) کا عدد، (۴) کے عدد کو برابر تقسیم کر دیتا ہے۔

یاد رہے کہ توافق کی طرح اس میں بھی دونوں عدد کا وفق ہوتا ہے، مذکورہ مثال میں:

پہلا عدد (۲)، دوسرے عدد (۴) کو، (۲) پر تقسیم کرتا ہے؛ اس لئے (۲) کو، دوسرے عدد (۴) کا وفق کہتے ہیں۔

اسی طرح پہلا عدد (۲)، خود کو (۱) پر تقسیم کرتا ہے؛ اس لئے (۱) کو، پہلے عدد (۲) کا وفق کہتے ہیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ مناسخہ میں نسبتوں کے ذریعہ جامع مسئلہ معلوم کرنا

ماقبل میں جامع مسئلہ معلوم کرنے کا جو طریقہ بتایا گیا ہے اسی طریقہ پر عمل کرتے ہوئے دوسری میت کے حصہ اور دوسری میت کے اصل مسئلہ میں مذکورہ نسبتیں دیکھی جاتی ہیں۔

یادر ہے کہ یہ نسبتیں دیکھے بغیر، اگر مذکورہ اصل طریقے پر عمل کو آگے بڑھا دیا جائے تو بھی نتیجہ درست ہی آئے گا، لیکن عمل کے دوران بڑے بڑے اعداد کا سامنا کرنا پڑے گا جس سے حساب میں دشواری ہوگی، اسی مشکل کو آسان کرنے کے لئے نسبتوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔

بہرحال دوسری میت کے حصہ، اور دوسری میت کے اصل مسئلہ، میں دیکھیں گے کہ کون سی نسبت ہے۔

❁ تماثل کی نسبت:

اگر تماثل کی نسبت ہے تو پہلی میت کا اصل مسئلہ ہی جامع ہوگا۔لہٰذا مزید آگے کوئی عمل نہ کرتے ہوئے اس جامع کو بائیں طرف لکھ دیں گے اور ہر میت کا حصہ اس کے نیچے درج کردیں گے۔

مثال:

ایک عورت فوت ہوئی، وارثین میں شوہر، ماں اور سگا چچا ہے، ترکہ کی تقسیم سے قبل شوہر کا انتقال ہوا اور اس شوہر کے وارثین میں اس کے تین سگے بھائی ہیں۔

حل:

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پہلی میت کا مسئلہ			دوسری میت کا مسئلہ			جامع
وارثین	حق	٦	وارثین	حق	(٣)	٦
زوج	١/٢	(٣)	میت	=	=	=
ام	١/٣	٢	×	×	×	٢
عم ش	باقی	١	×	×	×	١
			٣/اخ ش	کل	٣	٣

وضاحت:

پہلی میت کا اصل مسئلہ (٦) بنا، یہ کل حصے ہوئے؛ شوہر کو نصف یعنی (٣) حصے ملے، ماں کو ثلث یعنی (٢) حصے ملے، باقی بچا (١) حصہ جو سگے چچا کو ملا۔

دوسری میت کا اصل مسئلہ (٣) ہے، ہر بھائی کو (١) حصہ ملا۔

یہاں دوسری میت یعنی شوہر کو پہلی میت سے جو حصہ ملا ہے وہ (٣) ہے، نیز دوسری میت کا اصل مسئلہ بھی (٣) ہے، دونوں میں تماثل کی نسبت ہے لہٰذا جامع مسئلہ پہلی میت کا اصل مسئلہ (٦) ہی ہوا۔ اب اسی کے تحت سارے وارثین کو حصے دیے گئے۔

❁ توافق یا تداخل کی نسبت:

اگر نسبت توافق یا تداخل کی ہے تو دوسری میت کے حصہ کے وفق کو، اس کے اصل مسئلہ کے اوپر لکھیں گے؛ اور دوسری میت کے اصل مسئلہ کے وفق کو، پہلی میت کے اصل مسئلہ کے اوپر لکھیں گے؛ اور پھر اصل طریقہ پر ضرب کا عمل کریں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

توافق کی مثال:

ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں بیوی، ایک بیٹی، اور ایک سگا بھائی ہے، ترکہ کی تقسیم سے قبل بیٹی فوت ہوگئی، اس کے وارثین میں اس کی ماں، اور سگے چچا کے علاوہ اس کا شوہر بھی ہے۔

حل:

پہلی میت کا مسئلہ ۳			دوسری میت کا مسئلہ ۲			جامع
وارثین	حق	۳×۸	وارثین	حق	(۶) ۳	۲۴
زوجہ	۱/۸	۳×۱	ام	۱/۳	۲×۲	۷=۴+۳
بنت	۱/۲	(۴) ۲	میت	=	=	=
اخ ش	باقی	۳×۳	عم ش	باقی	۲×۱	۱۱=۲+۹
			زوج	۱/۲	۲×۳	۶

وضاحت:

پہلی میت کا اصل مسئلہ (۸) بنا، یہ کل حصے ہوئے؛ بیوی کو ثمن یعنی (۱) حصہ ملا، بیٹی کو نصف یعنی (۴) حصے ملے، باقی بچے (۳) حصے جو سگے بھائی کو ملے۔

دوسری میت کا اصل مسئلہ (۶) بنا، یہ کل حصے ہوئے؛ ماں کو ثلث یعنی (۲) حصے ملے، شوہر کو نصف یعنی (۳) حصے ملے، باقی بچا (۱) حصہ جو سگے چچا کو ملا۔

یہاں دوسری میت یعنی بیٹی کو، پہلی میت سے جو حصہ ملا ہے وہ (۴) ہے، اور اس کا اصل مسئلہ (۶) ہے؛ دونوں میں توافق بالنصف کی نسبت ہے (۴) کا وفق (۲) ہے اور (۶) کا وفق (۳) ہے۔

دوسری میت کے حصہ کے وفق (۲) کو، اس کے اصل مسئلہ (۶) کے اوپر لکھا گیا؛ اور اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے اصل مسئلہ (۶) کے وفق (۳) کو، پہلی میت کے اصل مسئلہ (۸) کے اوپر لکھا گیا؛ اس کے بعد انہیں دو اعداد کو لیکر سابق اصل طریقہ پر ضرب کر کے باقی عمل کیا گیا۔

تداخل کی مثال:

ایک آدمی فوت ہوا وارثین میں سگی بہن، نانی، اور سگا چچا ہے۔ ترکہ کی تقسیم سے قبل سگا چچا فوت ہو گیا اس کے وارثین میں، بیوی، اور ایک باپ شریک بھائی ہے۔

حل:

پہلی میت کا مسئلہ		۲	دوسری میت کا مسئلہ		۱	جامع
وارثین	حق	۲×۶	وارثین	حق	(۴) ۲	۱۲
اخت ش	۱/۲	۲×۳	×	×	×	۶
ام الام	۱/۶	۲×۱	×	×	×	۲
عم ش	باقی	(۲) ۱	میت	=	=	=
			زوجہ	۱/۴	۱×۱	۱
			اخ لاب	باقی	۱×۳	۳

وضاحت:

پہلی میت کا اصل مسئلہ (۶) بنا، یہ کل حصے ہوئے؛ سگی بہن کو نصف یعنی (۳) حصے ملے، نانی کو سدس یعنی (۱) حصہ ملا، باقی بچے (۲) حصے یہ سگے چچا کو ملے۔

دوسری میت کا اصل مسئلہ (۴) بنا، یہ کل حصے ہوئے: بیوی کو ربع یعنی (۱) حصہ ملا، باقی بچے (۳) حصے جو باپ شریک بھائی کو ملے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہاں دوسری میت یعنی سگے چچا کو، پہلی میت سے جو حصہ ملا ہے وہ (۲) ہے، اور اس کا اصل مسئلہ (۴) ہے؛ دونوں میں (۲) کا عدد، دوسرے عدد (۴) کو پورے طور سے تقسیم کر دیتا ہے یعنی تداخل کی نسبت ہے، لیکن ہر تداخل میں توافق کی بھی نسبت ہوتی ہے یہاں توافق بالنصف کی نسبت ہے، (۲) کا وفق (۱) ہے اور (۴) کا وفق (۲) ہے۔

دوسری میت کے حصہ کے وفق (۱) کو، اس کے اصل مسئلہ (۴) کے اوپر لکھا گیا، اور اس کے اصل مسئلہ کے وفق (۲) کو، پہلی میت کے اصل مسئلہ (۶) کے اوپر لکھا گیا، اس کے بعد انہیں دو اعداد کو لیکر سابق اصل طریقہ پر ضرب کر کے باقی عمل کیا گیا۔

تباین کی مثال:

اگر نسبت تباین کی ہو تو اس میں مزید آسانی ممکن نہیں ہے، اس لئے ایسی صورت میں جو اصل طریقہ ہے اسی کے مطابق عمل کریں گے، شروع میں اصل طریقہ بتلاتے ہوئے جو مثال دی گئی ہے وہ تباین ہی کی مثال ہے۔

نوٹ:-

اگر مناسخہ میں دو سے زائد میت کا انتقال ہو گیا ہو، تو پہلی دو میت کا جامع معلوم کریں گے؛ پھر اسے ایک میت کا مسئلہ مان کر، دوسری میت کا مسئلہ حل کر کے ان دونوں کا جامع معلوم کریں گے اسی طرح آگے عمل کرتے رہیں جب تک کہ سارے وارثین کا مسئلہ حل نہ ہو جائے۔

تنبیہ:

جیسا کہ شروع میں بتایا جا چکا ہے کہ مناسخہ کے مسئلہ میں ہر میت کے ترکہ کو الگ الگ تقسیم کرنے کا طریقہ سب سے آسان ہے، لہٰذا مناسخہ کے مسائل کو اسی آسان طریقے پر ہی حل کرنا چاہیئے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تاہم شائقین اورحساب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ دوسرا طریقہ بھی آسان سے آسان اسلوب میں سمجھا دیا گیا ہے۔

مشق:

ذیل کے مسائل کو بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق حل کریں۔

(الف) طریقہ تتابع کے ذریعہ حل کریں۔

☆ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں بیوی، تین بیٹے اورایک بیٹی ہیں، تقسیم ترکہ سے قبل بیٹی بھی فوت ہوگئی۔اس کے وارثین میں مذکورہ افراد کے علاوہ ایک بیٹی بھی ہے۔

☆ایک عورت فوت ہوئی، وارثین میں شوہر، بیٹی، ماں اورایک سگی بہن ہے، تقسیم ترکہ سے قبل سگی بہن فوت ہوگئی اس کے وارثین میں مذکورہ ماں کے علاوہ اس کا ایک بیٹا بھی ہے۔

(ب) جامع مسئلہ کے ذریعہ حل کریں۔

☆ایک آدمی فوت ہوا وارثین میں بیوی، دوسری متوفی بیوی سے ایک بیٹا، اورماں باپ ہیں، تقسیم ترکہ سے قبل بیوی فوت ہوگئی اس کے وارثین میں دوسرے شوہر سے تین بیٹے ہیں۔

☆ایک عورت فوت ہوئی، وارثین میں شوہر، ماں، ایک ماں شریک بھائی اورایک ماں شریک بہن ہے۔تقسیم ترکہ سے قبل ماں شریک بہن فوت ہوگئی اس کے وارثین میں مذکورہ ماں اور بھائی کے علاوہ ایک بیٹا بھی ہے۔

(ج) ذیل کی مثال کو بین العددین نسبتوں کا استعمال کرتے ہوئے جامع مسئلہ کے ذریعہ حل کریں۔

☆ایک آدمی فوت ہوا وارثین میں ماں، باپ اورایک بیٹا ہے، تقسیم ترکہ سے قبل بیٹا بھی فوت ہوگیا اس کے وارثین میں مذکورہ افراد کے علاوہ ایک بیٹا بھی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب میراث المفقود (Lost Person)

لغوی معنی:

مفقود باب ضرب سے مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی گم پانا کے ہوتے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

فرائض کی اصطلاح میں مفقود اسے کہتے ہیں جس کے بارے میں یہ پتہ نہ ہو کہ وہ کہاں ہے اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ وہ زندہ ہے یا فوت ہو چکا ہے۔

مفقود کی دو حالتیں ہوسکتی ہیں:

پہلی حالت: مفقود مورّث ہو

اگر مفقود مورّث ہو تو اسے زندہ تصور کیا جائے گا اور اس کا مال تقسیم نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس کے موت کی یقینی خبر نہ آ جائے یا قاضی اپنے اجتہاد سے اس کی موت کا فیصلہ نہ کر دے۔

قاضی کتنے سالوں بعد موت کا فیصلہ کرسکتا ہے اس بارے میں اختلاف ہے، لیکن راجح بات یہی ہے کہ اس سلسلے میں کوئی متعینہ مدت نہیں ہے، بلکہ حالات وقرائن کے لحاظ سے کسی بھی مدت کے بعد فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ تاہم عموماً چار سال کی مدت انتظار سے متعلق بعض صحابہ کے آثار ملتے ہیں، اس لئے کم ازکم اس مدت تک انتظار کرنا چاہیئے، اس کے بعد حالات وقرائن مزید انتظار کا تقاضا کریں تو مزید انتظار کرنا چاہیئے، ورنہ ظن غالب موت ہی کا ہو تو قاضی کے ذریعہ اس کا فیصلہ ہوگا۔

لیکن قاضی جس وقت اس کی موت کا فیصلہ کرے گا اس وقت مفقود کے جو ورثاء باحیات ہوں گے وہی وراثت کے حقدار ہوں گے، اس سے قبل فوت ہو جانے والے ورثاء کا کوئی حق نہیں ہوگا، کیونکہ وارث بننے کے لئے مورّث کی موت کا تحقق ضروری ہے اور اس سے قبل یہ بات نہیں تھی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسری حالت: مفقود وارث ہو

مفقود وارث ہوتو اس کا بھی یہی معاملہ ہوگا یعنی اسے زندہ سمجھا جائے گا جب تک کہ اس کی موت کی یقینی خبر نہ آ جائے یا قاضی اپنے اجتہاد سے اس کی موت کا فیصلہ نہ کر دے۔اس دوران اس کا حصہ محفوظ رکھا جائے گا،اور بعد میں درج ذیل صورتوں کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

(پہلی صورت:- بعد میں اگر یہ خبر ملتی ہے کہ مفقود اپنے مورث سے پہلے ہی مر چکا تھا،تو یہ محفوظ کردہ مال مفقود کے علاوہ مورّث کے دیگر مستحق وارثین میں تقسیم ہوگا۔

(دوسری صورت:- بعد میں اگر یہ خبر ملتی ہے مفقود اپنے مورث کے بعد فوت ہوا ہے تو محفوظ کردہ مال مفقود کے حصے میں آئے گا پھر مفقود کے وارثین میں تقسیم ہوگا۔

(تیسری صورت:- بعد میں مفقود کے موت کی خبر ملے،لیکن یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ کب فوت ہوا ہے،یا بعد میں مفقود کی کوئی خبر ہی نہ ملے اور قاضی اس کی موت کا فیصلہ کرے تو محفوظ کردہ مال مفقود کے حصے میں آئے گا جو اس کی موت کے فیصلہ کے وقت اس کے زندہ وارثین میں تقسیم ہوگا[1]۔

(چوتھی صورت:- بعد میں مفقود زندہ واپس آ جائے تو وہ اپنا حق لے گا،اگر دوران انتظار ہی مفقود زندہ واپس آ جائے تو محفوظ شدہ مال اس کے حوالے کریں گے،اور اگر قاضی کی طرف سے موت کا فیصلہ اور محفوظ شدہ مال تقسیم ہو جانے بعد زندہ واپس آ جائے تو اس کا مال جن کو ملا ہے ان سے واپس لے کر اس کو دیا جائے گا۔

اب رہا مسئلہ یہ کہ مفقود کا مال کیسے محفوظ رکھا جائے گا اور ایسی صورت میں دوسرے وارثین کے مابین تقسیم کیسے ہوگی تو اس کا طریقہ حل آگے ملاحظہ ہو:

[1] اس صورت میں یہ موقف حنابلہ کا ہے اور یہی راجح ہے،جبکہ دیگر اہل علم کا خیال ہے کہ اس صورت میں پہلی صورت جیسا معاملہ کیا جائے گا یعنی محفوظ شدہ مال کو مفقود کو نہ دیتے ہوئے اصل مورث کے جو دیگر وارثین ہیں انہیں کو واپس کریں گے۔لیکن یہ درست نہیں ہے کیونکہ ایسی صورت میں وارث کا مورث سے پہلے مرنا ثابت نہیں ہے اور اصل حیاۃ ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طریقہ حل:

مفقود والے مسئلہ کو مرحلہ وار درج ذیل طریقے سے حل کریں گے:

❁ پہلا مرحلہ:

مفقود کی حیات کو فرض کر کے ایک مسئلہ بنا کر اس کے اصل مسئلہ سے وارثین کو حصے دیں گے، اور مفقود کی موت کو فرض کر کے دوسرا مسئلہ بنا کر اس کے اصل مسئلہ سے وارثین کو حصے دیں گے۔ دونوں مسئلوں کے آگے جامع مسئلہ کے لئے خالی جگہ چھوڑ دیں گے۔

❁ دوسرا مرحلہ:

دونوں مسائل کا جامع مسئلہ معلوم کریں گے، اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ دونوں مسائل کے اصل مسئلہ کا ذواضعاف اقل (L.C.M.) معلوم کریں گے، نتیجہ میں جو عدد حاصل ہوگا وہ جامع مسئلہ ہوگا۔ جامع مسئلہ کو دونوں مسائل کے بعد چھوڑی ہوئی خالی جگہ پر لکھیں گے۔

❁ تیسرا مرحلہ:

سارے اصول مسائل سے جامع مسئلہ کو تقسیم کریں گے، حاصل تقسیم کو ہر اصل مسئلہ کے اوپر لکھ دیں گے۔

❁ چوتھا مرحلہ:

ہر اصل مسئلہ کے اوپر لکھے گئے عدد سے، اس مسئلہ کے وارثین کے حصوں کو ضرب دیں گے؛ حاصل ضرب کو جامع کے نیچے لکھیں گے۔

❁ پانچواں مرحلہ:

اب ہر حالت میں جامع کے تحت جس وارث کو کم سے کم جتنا مل رہا ہے اتنا اسے دے دیں گے، باقی مال محفوظ رکھیں گے، جسے بعد میں ماقبل میں بتائی گئی صورتوں کے مطابق تقسیم کریں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مثال:

ایک آدمی فوت ہوا، ورثین میں ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں لیکن ایک بیٹا مفقود ہے۔

حل:

مفروضہ حیات ۳			جامع	مفروضہ موت ۵		جامع
ورثین	حق	۳×۵	۱۵	حق	۵×۳	۱۵
ابن (م)	۲	۳×۲	۶	×	×	×
ابن	۲	۳×۲	۶	۲	۵×۲	۱۰
بنت	۱	۳×۱	۳	۱	۵×۱	۵

وضاحت:

☆ پہلے مرحلہ میں دونوں مفروضہ مسائل کو حل کیا گیا۔

☆ دوسرے مرحلہ میں دونوں مسائل کے اصل مسئلہ یعنی (۵) اور (۳) کا ذواضعاف اقل معلوم (L.C.M.) کیا گیا جو (۱۵) آیا، اسے جامع مسئلہ کی جگہوں پر رکھا گیا۔

☆ تیسرے مرحلہ میں سارے اصول مسائل سے جامع مسئلہ کو تقسیم کیا گیا، اور حاصل تقسیم (۳) اور (۵) کو بالترتیب ہر اصل مسئلہ کے اوپر رکھا گیا۔

☆ چوتھے مرحلہ میں ہر اصل مسئلہ کے اوپر موجود عدد سے، اس مسئلہ کے وارثین کے حصوں کو ضرب دے کر جامع کے نیچے لکھا گیا۔

☆ پانچویں مرحلہ میں دیکھا گیا کہ: موجود بیٹے کو پہلی حالت میں (۶) اور دوسری حالت میں (۱۰) حصے مل رہے ہیں، اسے فی الوقت (۶) حصے دیں گے اور (۴) حصے محفوظ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرلیں گے۔

بیٹی کو پہلی حالت میں (۳) اور دوسری حالت میں (۵) حصے مل رہے ہیں ، اسے فی الوقت (۳) حصے دیں گےاور (۲) حصے محفوظ کرلیں گے۔

یعنی کل چھ حصے (۶=۲+۴) محفوظ ہوں گے، اگر بعد میں مفقود اس کا مستحق ہوا تو یہ (۶) حصے اس کے ہوں گے اور اگر یہ مستحق نہیں ہوا تو ان (۶) حصوں میں سے (۴) موجود بیٹے اور (۲) بیٹی کے حوالے کردیں گے۔

مذکورہ مثال میں صرف ایک وارث کو مفقود مان کر مسئلہ حل کیا گیا ہے اگر کسی مسئلہ میں ایک سے زائد مفقود ہوں تو صرف مفروضہ حالتیں بڑھ جائیں گی لیکن طریقہ یہی ہوگا۔

مثال:

ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں ماں، سگا بھائی موجود ہیں اور بیوی اور بیٹی مفقود ہے۔

حل:

دونوں حیات ۱			جامع	دونوں میت ۸		جامع	بیٹی میت ۲		جامع	بیوی میت ۴		جامع
وارثین	حق	۱×۲۴	۲۴	حق	۸×۳	۲۴	حق	۲×۱۲	۲۴	حق	۴×۶	۲۴
زوجہ(م)	$\frac{1}{8}$	۱×۳	۳	میت	×	×	$\frac{1}{4}$	۲×۳	۶	میت	×	×
بنت(م)	$\frac{1}{2}$	۱×۱۲	۱۲	میت	×	×	میت	×	×	$\frac{1}{2}$	۴×۳	۱۲
ام	$\frac{1}{6}$	۱×۴	۴	$\frac{1}{3}$	۸×۱	۸	$\frac{1}{3}$	۲×۴	۸	$\frac{1}{6}$	۴×۱	۴
اخ ش	باقی	۱×۵	۵	باقی	۸×۲	۱۶	باقی	۲×۵	۱۰	باقی	۴×۲	۸

وضاحت:

ماقبل والی مثال کی طرح اسے بھی مرحلہ وار حل کیا گیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ماں کو فی الوقت (۴) اور سگے بھائی کو (۵) حصے دیں گے۔

نوٹ:- اگر مفقود ایک سے زیادہ ہوں تو فارمولا یہ ہے کہ مفقود کی عدد کو (۲) کی طاقت بنا دیا جائے، جو جواب آئے گا اتنے ہی مسئلے بنیں گے۔

اگر ایک مفقود ہو تو ایک کو (۲) کی طاقت بنائینگے:...... $(2)^1$ = ۲ = ۲ مسئلے

اگر ۲ مفقود ہو تو ۲ کو (۲) کی طاقت بنائیں گے:...... $(2)^2$ = ۲×۲ = ۴ مسئلے

اگر ۳ مفقود ہو تو ۳ کو (۲) کی طاقت بنائیں گے:...... $(2)^3$ = ۲×۲×۲ = ۸ مسئلے

اگر ۴ مفقود ہو تو ۴ کو (۲) کی طاقت بنائیں گے:...... $(2)^4$ = ۲×۲×۲×۲ = ۱۶ مسئلے

مشق:

☆ زوج ، ۲/ابن (دوسرا ابن مفقود)

☆ زوج ، ابن ، بنت مفقودہ

☆ زوج ، ابن مفقود ، اخ ش

☆ زوج ، بنت مفقودہ ، اخ لام

☆ زوج ، اخ لام مفقود ، اخت لام

☆ زوج مفقود، بنت ، اب ، اُم

☆ زوجہ ، ابن مفقود ، اخت ش

☆ زوجہ ، بنت مفقودہ ، اُم الأم

☆ زوجہ ، اخ لاب ، اخت لاب مفقودہ

☆ زوجہ ، ۲/بنت ، ابن مفقود ، عم مفقود ، ابن عم ش

☆ زوجہ ، ۲/ابن مفقود ، اب ، اُم الاب ، اخ ش

☆ زوجہ ، ابن ، بنت ، اُم مفقودہ ، اُم لأم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب میراث الحمل (Unborn Baby)

لغوی معنی:

حمل (حاء پر زبر کے ساتھ) کا لغوی معنی ثقل، بوجھ کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

مورّث کا وہ رشتہ دار، جو اپنی ماں کے رحم میں موجود ہو خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث۔

حمل کے وارث ہونے کی دو شرطیں ہیں:

① پہلی شرط:

مورّث کی وفات کے وقت حمل اپنی ماں کے پیٹ کے اندر قرار پا چکا ہو، عصر حاضر میں میڈیکل ٹیسٹ سے اس کا آسانی علم ہو سکتا ہے، البتہ قدیم زمانے میں اس کا پتہ کرنے کا ضابطہ یہ تھا کہ حمل کی پیدائش مقررہ وقت کے اندر ہی ہو۔یعنی یا تو اقل مدت چھ ماہ کے بعد پیدا ہوا ہو، یا اکثر مدت چار سال کے اندر پیدا ہوا ہو، بشرطیکہ اس کی ماں کے ساتھ ہمبستری نہ کی گئی ہو۔

حمل کی اقل مدت اور اکثر مدت میں اہل علم کا کافی اختلاف ہے لیکن عصر حاضر میں اس بحث کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ آج میڈیکل جانچ سے بآسانی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ حمل کب سے ہے۔

دلیل:

اس شرط کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بغیر مورّث کی وفات کے وقت حمل کا حکما باحیات ہونا ثابت نہیں ہوتا جبکہ وارثت کے شرائط ثلاثہ میں سے ایک شرط یہ ہے کہ وہی رشتہ دار وارث ہوگا جو مورّث کی موت کے وقت حقیقۃ یا حکما باحیات ہو، جیسا کہ مقدمہ میں وضاحت گزر چکی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

② دوسری شرط:

حمل بوقت ولادت زندہ حالت میں پیدا ہو، اس کا علم بھی میڈیکل ٹیسٹ سے بآسانی ہوسکتا ہے البتہ قدیم زمانے میں حمل کی زندگی معلوم کرنے کا ضابطہ یہ تھا کہ بوقت ولادت اس کے اندر زندگی کے آثار ہوں، مثلاً آواز نکالی ہو یا حرکت کی ہو وغیرہ۔

دلیل:

اس شرط کی دلیل صریح حدیث ہے اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

"لَا يَرِثُ الصَّبِيُّ حَتَّى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا"

"نومولود تب تک وارث نہیں ہوگا جب تک کہ وہ آواز نہ نکال دے" [سنن ابن ماجہ، رقم ۲۷۵۱ و إسنادہ حسن]

آواز کا ذکر بطور غالب علامت کے ہے اس جیسی دیگر علامات بھی اس کی زندگی کا پتہ دیں تو اسے زندہ مان کر وارث قرار دیا جائے گا۔

حمل کی میراث کا طریقہ:

اگر حمل کے ساتھ وارث ہونے والے دیگر وارثین ولادت تک انتظار کرلیں تو حمل جس حالت میں بھی پیدا ہوگا اس اعتبار سے فیصلہ ہوجائے گا اور ایک ہی دفعہ حتمی تقسیم ہوجائے گی۔

لیکن اگر بعض وارثین ولادت سے قبل ہی اپنے حقوق کا تقاضا کریں تو ایسی صورت میں تقسیم کی صورت یہ ہوگی کہ حمل کی ہر ممکنہ حالتیں فرض کی جائیں گی، پھر مفقود والے مسئلہ کی طرح پورا عمل کیا جائے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مفروضہ حالتوں کی تعداد:

قدیم زمانے میں کم ازکم چھ حالتیں فرض کی جاتی تھیں، لیکن عصر حاضر میں میڈیکل جانچ سے حمل کی جنس اوران کی تعداد معلوم کی جاسکتی ہے۔

اگر حمل کی جنس اور تعداد معلوم کر لی گئی ہو تو پھر حمل کی کل دو ہی حالتیں ہوں گی ایک زندہ پیدا ہونے کی، اور دوسری مردہ پیدا ہونے کی ، اس صورت میں بالکل مفقود والے مسئلہ کی طرح دو مسئلہ بنا کر جامع سے حصے دیئے جائیں گے۔

لیکن اگر میڈیکل جانچ ممکن نہ ہو تو حمل کی درج ذیل چھ حالتیں فرض کی جائیں گی:

① پہلی حالت: میت
② دوسری حالت: مذکر
③ تیسری حالت: مؤنث
④ چوتھی حالت: دو مذکر
⑤ پانچویں حالت: دو مؤنث
⑥ چھٹی حالت: ایک مذکر ایک مؤنث

مزید حالتیں بھی ممکن ہیں لیکن غالب حالتیں صرف اتنی ہی ہوتی ہیں اس لئے ان ہی پر اکتفاء کریں گے۔اسے بالکل مفقود کے مسئلہ کی طرح مرحلہ وار حل کریں گے فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں حالتیں کچھ بڑھ جاتی ہیں لیکن طریقہ حل ایک ہی ہے۔

مثال:- ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں بیوی ، چچا اور باپ کی دوسری بیوی حاملہ ہے، جو میت کی ماں نہیں ہے۔(حمل، باپ شریک اخوہ میں سے کوئی ہوگا)

اب ہر احتمالی حالت میں جس وارث کو کم سے کم جتنا مل رہا ہے، اتنا اسے دے دیں گے باقی مال محفوظ رہے گا اور بچے کی ولادت کے بعد جو وارثین اس کے مستحق ٹھہریں گے انہیں وہ دیا جائے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

(ایک آدمی فوت ہوا وارثین میں بیوی، چچا اور باپ کی دوسری بیوی حاملہ ہے، جو میت کی ماں نہیں ہے۔ مفقود کے مسئلہ کی طرح مرحلہ وار اسے حل کیا جائے گا).

میت		۳	جامع	لڑکا	۳	جامع	لڑکی	۳	جامع	لڑکا، لڑکی	۳	جامع	دولڑکے	۳	جامع	دولڑکیاں	۱	جامع
وارثین	حق	۳×۴	۱۲	حق	۳×۴	۱۲	حق	۳×۴	۱۲	حق	۳×۴	۱۲	حق	۳×۴	۱۲	حق	۱×۱۲	۱۲
زوجہ	۱/۴	۳×۱	۳	۱/۴	۳×۱	۳	۱/۴	۳×۱	۳	۱/۴	۳×۱	۳	۱/۴	۳×۱	۳	۱/۴	۱×۳	۳
حمل	×	×	×	باقی	۳×۳	۹	۱/۲	۳×۲	۶	باقی	۳×۳	۹	باقی	۳×۳	۹	۲/۳	۱×۸	۸
عم	باقی	۳×۳	۹	×	×	×	باقی	۳×۱	۳	×	×	×	×	×	×	باقی	۱×۱	۱

وضاحت:

☆ پہلے مرحلہ میں سارے مفروضہ مسائل کو حل کیا گیا۔

☆ دوسرے مرحلہ میں تمام مسائل کے اصل مسئلہ یعنی (۴،۴،۴،۴،۴،۱۲) کا ذواضعاف اقل معلوم کیا گیا، جو (۱۲) آیا اسے جامع مسئلہ کی جگہوں پر رکھا گیا۔

☆ تیسرے مرحلہ میں سارے اصول مسائل سے جامع مسئلہ کو تقسیم کیا گیا، اور حاصل تقسیم (۳،۳،۳،۳،۳،۱) کو بالترتیب ہر اصل مسئلہ کے اوپر رکھا گیا۔

☆ چوتھے مرحلہ میں ہر اصل مسئلہ کے اوپر موجود عدد سے، اس مسئلہ کے وارثین کے حصوں کو ضرب دے کر جامع کے نیچے لکھا گیا۔

☆ پانچویں مرحلہ میں دیکھا گیا کہ چچا کو بعض حالات میں کچھ نہیں مل رہا ہے اس لئے اسے کچھ نہیں دیا جائے گا، اور بیوی کو ہر حالت میں (۳) مل رہا ہے، اس لئے (۳) حصے اسے دے دیں گے، اور باقی (۹) حصے محفوظ کر لیں گے، جسے حمل کی ولادت کے بعد مستحقین کو دیں گے۔

www.KitaboSunnat.com
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مشق:

☆ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں بیٹی اور حاملہ بہو ہے۔

☆ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں ایک بیٹا اور حاملہ بیوی ہے۔

☆ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں ماں، بیٹی اور حاملہ بھابھی ہے۔

☆ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں، ماں، بیٹی اور حاملہ چچی ہے۔

☆ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں بیٹی، اور باپ کی دوسری بیوی حاملہ ہے۔

☆ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں بیوی، ایک بیٹی اور باپ سے حاملہ ماں ہے۔

☆ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں بیوی ، ایک چچا اور دوسرے باپ سے حاملہ ماں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب میراث الخنثی (Inter-sex person)

لغوی معنی:

"خنثی"، فعلی کے وزن پر مصدر خنث سے مشتق ہے، باب سمع سے ہے۔ اس کے اندر ٹیڑھا پن کا معنی پایا جاتا ہے، اسی سے خنثی بنا ہے جو ہجڑے کے لئے بولا جاتا ہے اور "مشکل"، اشکال سے ہے جس کا معنی مشتبہ ہونا۔

اصطلاحی معنی:

خنثی مشکل ایسے شخص کو کہتے ہیں جس کی جنس یعنی مذکر یا مؤنث ہونے کا پتہ نہ چلے، نیز اس پر مذکر یا مؤنث میں سے کسی کی علامت غالب نہ ہو۔

خنثی کی میراث:

خنثی اگر مشکل نہ ہو، یعنی اس پر مذکر یا مؤنث میں کسی کی علامت غالب ہو، تو اسے غالب علامت والی جنس کے ساتھ ملا کر اسی اعتبار سے حصہ دیا جائے گا، لیکن اگر خنثی مشکل ہو یعنی نہ تو اس کی جنس کا پتہ چل سکے، نہ کسی جنس کی علامات اس پر غالب ہوں، تو اس کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں:

❁ پہلی صورت: (حالت رجاء)

خنثی کا اشکال دور ہونے کی امید ہو، یعنی آگے چل کر اس کی جنس کا پتہ چل سکتا ہو، یا کسی جنس کی غالب علامات اس کے اندر آسکتی ہوں؛ مثلاً بچہ خنثی مشکل ہو تو بلوغت کی عمر میں پہنچ کر اس کا اشکال دور ہوسکتا ہے۔

طریقہ حل:

اگر خنثی کی یہ صورت ہے تو اسے بالکل حمل کے مسئلہ کی طرح حل کیا جائے گا، اور اس کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دو حالتیں بنیں گی، ایک مذکر کی ایک مؤنث کی؛ باقی پورا عمل حمل کے مسئلہ کی طرح ہی ہوگا۔

مثال:

ایک آدمی فوت ہوا ورثین میں ایک بیٹی، ایک سگا بھائی اور ایک ولد خنثی ہے۔

حل:

مفروضہ لڑکا			جامع	مفروضہ لڑکی		جامع
وارثین	حق	۳	۳	حق	۳	۳
بنت	باقی	۳	۱	۲/۳	۲	۱
ولد خنثی			۲			۱
اخ ش	×	×	×	باقی	۱	۱

نوٹ:- دونوں مسائل کا اصل مسئلہ (۳) ہے لہٰذا جامع مسئلہ یہی ہے۔ یہاں ذواضعاف اقل (L.C.M.) کے ذریعہ الگ سے جامع مسئلہ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں۔

وضاحت:

مسئلہ حمل کے طریقے پر اسے حل کیا گیا، سگے بھائی کو ایک حالت میں کچھ بھی نہیں مل رہا ہے لہٰذا اسے کچھ نہیں دیں گے۔ بیٹی کو ہر حالت میں (۱) حصہ مل رہا ہے، اس لئے اسے (۱) حصہ دیں گے۔ ولد خنثی کو ایک حالت میں (۲)، اور ایک حالت میں (۱) حصہ مل رہا ہے، لہٰذا اسے (۱) حصہ ہی دیں گے۔ باقی (۱) حصہ محفوظ کر لیں گے؛ آگے چل کر خنثی مذکر ہوا، یا مذکر کے مشابہ ہوا، تو یہ محفوظ کردہ (۱) حصہ اسے دے دیں گے۔ اور اگر مؤنث یا مؤنث کے مشابہ ہوا تو یہ حصہ سگے بھائی کو دے دیں گے۔

❁ دوسری صورت: (حالت یأس)

خنثی کا اشکال دور ہونے کی کوئی امید نہ ہو، مثلاً خنثی کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیا ہو، یا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جوانی کی عمر کو پہنچ کر بھی اس کا معاملہ بدستور مشتبہ رہا۔ایسی صورت میں خنثیٰ مشکل کو نہ مذکر والا حصہ دیا جائے گا، نہ مؤنث والا؛ بلکہ دونوں حصوں کا جو اوسط ہوگا وہ دیا جائے گا، نیز اس کے ساتھ موجود دیگر وارثین کو بھی اوسط حصہ دیا جائے گا۔

طریقہ حل:

سابق طریقے سے دونوں مفروضہ مسئلوں کو حل کرنے اور جامع مسئلہ حاصل کرنے کے بعد ایک ''جامع وسیط'' بنایا جائے گا اور جامع وسیط حاصل کرنے کے لئے پہلے سے حاصل شدہ جامع مسئلہ کو (٢) سے ضرب دیں گے، حاصل ضرب ''جامع وسیط'' ہوگا۔

اب دونوں حالتوں میں جامع مسئلہ کے تحت ہر وارث کو جو حصے ملے ہیں، انہیں جامع وسیط کے تحت لکھا جائے گا، اگر کسی وارث کو ایک ہی حالت میں حصہ ملا ہے تو وہی حصہ جامع وسیط کے تحت لکھ دیں گے، اور کسی وارث کو دونوں حالتوں میں حصے ملے ہیں تو دونوں حصوں کے مجموعہ کو جامع وسیط کے تحت لکھا جائے گا۔

اس کے بعد اس جامع وسیط سے، ہر وارث کو جو حصہ ملے گا؛ وہ ہر مفروضہ حالت میں اسے ملنے والے حصوں پر مشتمل ہوگا لہٰذا یہی اس کا اوسط حصہ ہوگا۔

مثال: ماقبل کی مثال میں خنثیٰ کو دائمی مشکل مان کر مسئلہ کا حل اس طرح ہوگا۔

مفروضہ لڑکا			جامع	مفروضہ لڑکی		جامع	جامع وسیط
وارثین	حق	٣	٣	حق	٣	٣	٦=(٢×٣)
بنت	باقی	٣	١	٢/٣	٢	١	٢=(١+١)
ولد خنثیٰ			٢			١	٣=(١+٢)
اخ	×	×	×	باقی	١	١	١

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جامع وسیط (۶) ہوگا، بیٹی کو (۲) حصے، ولد خنثی مشکل کو (۳) حصے، اور سگے بھائی کو (۱) حصہ دیا جائے گا۔اس طرح ہر وارث کو اوسط حصہ مل جائے گا۔

نوٹ:۔خنثی اگر ایک سے زائد ہو تو اسی اعتبار سے مفروضہ حالتوں کی تعداد بڑھ جائے گی لیکن طریقہ حل وہی ہوگا جو اوپر ذکر کیا گیا۔

فائدہ:

خنثی مشکل اگر ایسا رشتہ دار ہو کہ وہ مذکر اور مونث دونوں صورتوں میں ایک ہی مقدار کا حصہ پاتا ہو اور کسی بھی صورت میں کسی کو متاثر بھی نہ کرتا ہو، تو ایک ہی حالت بنا کر خنثی مشکل کو اس کا حصہ دیا جائے گا۔جیسے ماں شریک بھائی یا بہن جو کہ خنثی مشکل ہو، یا ہر حال میں باقی پانے والا رشتہ دار جیسے سگا بھائی یا بہن جو خنثی مشکل ہو اور اس کے ساتھ شوہر اور بیٹی ہو۔

مشق:

☆ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں ایک بیٹی اور ایک ولد خنثی ہے۔

☆ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں ماں، باپ اور ایک ولد خنثی ہے۔

☆ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں بیٹی، ایک سگا بھائی اور باپ کا ایک ولد خنثی ہے۔

☆ایک آدمی فوت ہوا، وارثین میں بیوی، بیٹا اور ولد خنثی مشکل ہے۔

☆ایک عورت فوت ہوئی، وارثین میں شوہر، باپ اور ایک ولد خنثی مشکل ہے۔

☆ایک عورت فوت ہوئی وارثین میں بیٹی، بھائی کا ولد خنثی اور ایک چچا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

باب الغرقیٰ أوالھدمی (الموت الجماعی)(Simultaneous death)

لغوی معنی:

الغرقی یہ غریق کی جمع ہے جس کے معنی ڈوب کر مرنے والا اور الھدمی یہ ھدیم کی جمع ہے جس کے معنی عمارت گرنے سے اس کے نیچے دب کر مرنے والا۔

اصطلاحی معنی:

فرائض کی اصطلاح میں مذکورہ دونوں الفاظ یا ایک لفظ بول کر ایسی جماعت کو مراد لیا جاتا ہے جو کسی حادثہ میں ایک ساتھ فوت ہو گئے ہوں۔

قدیم زمانے میں عام طور سے اجتماعی موت سمندر میں ڈوبنے یا عمارت کے گرنے سے ہوتی تھی اس لئے اس زمانے میں ایک ساتھ مرنے والوں کو انہیں الفاظ سے تعبیر کرتے تھے، لیکن آج کے دور میں ایک ساتھ مرنے کے بہت سارے اسباب پیدا ہو گئے ہیں مثلاً روڈ حادثہ، پلین حادثہ، جنگی حالات وغیرہ اس لئے اس کیفیت سے واقع ہونے والی موت کو ''الموت الجماعی'' سے تعبیر کرنا زیادہ بہتر ہے۔

اجتماعی اموات کے حالات

پہلی حالت:

اجتماعی اموات میں یہ معلوم ہو کہ سب ایک ساتھ ہی فوت ہوئے ہیں۔

اس صورت میں ایک ساتھ فوت ہونے والے آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے، کیونکہ وارث کے لئے ضروری ہے کہ وہ مورث کے بعد فوت ہوا ہو، جیسا کہ مقدمہ میں بیان کیا جا چکا ہے لہٰذا ایسی صورت میں ہر میت کا ترکہ ان کے صرف زندہ وارثین میں عام اصول کے تحت تقسیم ہو گا۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دوسری حالت:

اجتماعی اموات میں یہ معلوم ہو کہ کون کب فوت ہوا ہے۔

ایسی صورت میں بعد میں مرنے والا پہلے مرنے والے کا وارث ہوگا، پھر الگ الگ، یا مناسخہ کے اصول سے زندہ وارثین میں ترکہ تقسیم ہوگا، جیسا کہ عام اصول ہے۔

تیسری حالت:

اجتماعی اموات میں یہ معلوم ہی نہ ہو کہ کون کب فوت ہوا ہے، یا یہ معلوم ہو کہ بعض بعض کے بعد فوت ہوئے ہوں لیکن کسی کی وفات کا وقت معلوم نہ ہو سکے، یا وقت معلوم ہوا ہو لیکن بعد میں لوگ بھول گئے ہوں۔

عصر حاضر میں اس حالت کی نوبت عام طور سے نہیں آتی ہے، کیونکہ یکے بعد دیگرے واقع ہونے والی اموات کا علم لاشیں دیکھنے کے بعد ہی ہوتا ہے، اور عصر حاضر میں لاشوں کی موجودگی میں میڈیکل ٹسٹ سے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ کون کب فوت ہوا ہے، اور میڈیکل رپوٹ آنے کے بعد بھولنے کے بھی امکانات نہیں رہتے ہیں۔

اس اعتبار سے دیکھا جائے تو عصر حاضر میں اس مسئلہ کو قدیم طریقے سے حل کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی ہے، البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ لاشوں کا ٹیسٹ کئے بغیر انہیں دفنا دیا گیا ہو تو یہ صورت پیش آسکتی ہے، لہٰذا اس صورت میں مسئلہ کا حل پیش کیا جاتا ہے۔

اہل علم کا اختلاف:

اگر اجتماعی اموات کی تیسری حالت ہو، تو ایسی صورت میں مرنے والوں کے مابین، ان کی میراث تقسیم ہوگی یا نہیں اس بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔

(پہلا قول:

مالکیہ، شوافع اور احناف اور جمہور کا قول یہ ہے کہ اس حالت میں مرنے والے آپس میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کسی کے وارث نہیں ہوں گے کیونکہ وارث ہونے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ مورّث کے بعد وارث کی حیات متحقق ہو اور مذکورہ صورت میں اس بات کا تحقق نہیں ہو پاتا، لہٰذا میراث جاری نہیں ہوگی۔

(دوسرا قول:

حنابلہ اور بعض اہل علم کا قول یہ ہے کہ ان کے مابین میراث جاری ہوگی، لیکن اموات آپس میں دوسری میت کے صرف تلاد (پرانے مال) سے ہی حصہ پاسکتے ہیں، طریف (نئے مال) سے نہیں؛ باقی زندہ ورثاء ہر میت کے تلاد اور طریف دونوں سے حصہ پائیں گے۔

تلاد کا مطلب میت کا وہ پرانا مال جس کا مالک وہ حادثہ سے قبل تھا۔ اور طریف کا مطلب وہ نیا مال جو حادثہ کے بعد دوسری میت سے اسے ملا ہے۔

میت کے طریف میں دوسری میت کو اس لئے نہیں دیا جاتا کیونکہ اس سے دور لازم آئے گا یعنی میت اپنے ہی مال کا وارث ثابت ہوگا، کیونکہ ہر میت کا مال دوسری میت کو ملے گا یعنی ہر میت کا اپنا مال بھی لوٹ کر اس کے پاس آئے گا۔ اور کوئی شخص اپنے مال کا خود وارث نہیں ہوسکتا۔

طریقہ حل

حادثہ میں دو میت ہوں تو مسئلہ کے حل کا طریقہ

دوسرے قول کی بنیاد پر اس مسئلہ کا حل اس طرح ہوگا کہ، دونوں میتوں کے تلاد کو الگ الگ تقسیم کیا جائے گا، ایک بار کسی ایک کو متقدم میت فرض کر کے اس کے تلاد کو مردہ اور زندہ وارثین تقسیم کریں گے، اور دوسری بار دوسری میت کو متقدم فرض کر کے اس کے تلاد کو مردہ اور زندہ وارثین میں تقسیم کریں گے۔ پھر مردہ وارثین کے حصے ان کے صرف زندہ وارثین میں تقسیم کریں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ تقسیم مناسخہ کے طریقہ پر ہوگی اور مناسخہ کے باب میں بتایا جاچکا ہے کہ اس میں دو طرح تقسیم ممکن ہے، اول تتابع یعنی ہر میت کا مسئلہ الگ الگ بنا کر، دوم جامع مسئلہ کے ذریعہ۔

مثال:

شوہر اور بیوی گھر گرنے سے یکے بعد دیگر فوت ہوگئے، شوہر کے وارثین میں اس کا ایک بیٹا اور اس کی ماں ہے، بیوی کے وارثین میں اس کا وہی بیٹا اور اس کا باپ ہے۔

❀ تتابع کے ذریعہ حل کا طریقہ:

☆ شوہر کو پہلے فوت ہونے والا فرض کر کے مسئلہ کا حل:

پہلا مسئلہ:۔ شوہر فوت ہوا اور وارثین میں اس کی ماں، ایک بیٹا اور مردہ بیوی ہے۔
شوہر کے تلاد کو اس کے وارثین میں تقسیم کریں گے:

وارثین	حق	۲۴
زوجہ	$\frac{1}{8}$	۳
ابن	باقی	۱۷
ام	$\frac{1}{6}$	۴

دوسرا مسئلہ:۔ شوہر کے بعد بیوی فوت ہوئی وارثین میں اس کا باپ، اور اس کا بیٹا ہے۔

وارثین	حق	۶
ابن	باقی	۵
اب	$\frac{1}{6}$	۱

اوپر کے مسئلہ میں بیوی کو جو (۳) حصے ملے ہیں وہی یہاں تقسیم ہوں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆بیوی کو پہلے فوت ہونے والا فرض کر کے مسئلہ کا حل:

پہلا مسئلہ:- بیوی فوت ہوئی، اور وارثین میں اس کا باپ اور اس کا بیٹا اور مردہ شوہر ہے۔ بیوی کے تلاد کو اس کے وارثین میں تقسیم کریں گے۔

وارثین	حق	۱۲
زوج	$\frac{1}{4}$	۳
ابن	باقی	۷
اب	$\frac{1}{6}$	۲

دوسرا مسئلہ:- بیوی کے بعد شوہر فوت ہوا، وارثین میں اس کی ماں اور اس کا بیٹا ہے۔

وارثین	حق	۶
ابن	باقی	۵
ام	$\frac{1}{6}$	۱

اوپر کے مسئلہ میں شوہر کو جو (۳) حصے ملے ہیں وہی یہاں تقسیم ہوں گے۔

اس پورے عمل میں ہر میت کے تلاد کو، پہلے اس کے مردہ اور زندہ وارثین میں تقسیم کیا گیا، اس کے بعد مردہ وارثین کے حصہ کو، اس کے صرف زندہ وارثین میں تقسیم کیا گیا۔

❁ جامع مسئلہ کے ذریعہ حل کا طریقہ:

☆شوہر کو پہلے فوت ہونے والا فرض کر کے مسئلہ کا حل:

شوہر فوت ہوا اور وارثین میں اس کی ماں، ایک بیٹا اور مردہ بیوی ہے۔ اس کے بعد بیوی فوت ہوئی، وارثین میں، باپ اور اس کا مذکورہ بیٹا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہلی میت کا مسئلہ		۲	دوسری میت کا مسئلہ		۱	جامع
وارثین	حق	۲×۲۴	وارثین	حق	۶ (۲)	۴۸
زوجہ	۱/۸	۳ (۱)	میت	=	=	=
ابن	باقی	۲×۱۷	ابن	باقی	۱×۵	۳۴+۵=۳۹
ام	۱/۶	۲×۴	×	×	×	۸
			اب	۱/۶	۱×۱	۱

اس طرح شوہر کا تلاد پہلے اس کے مردہ اور زندہ وارثین میں تقسیم ہوگا، بعد میں مردہ وارث کا حصہ اس کے صرف زندہ وارثین میں تقسیم ہوگا۔

☆ بیوی کو پہلے فوت ہونے والا فرض کر کے مسئلہ کا حل:

بیوی فوت ہوئی اور وارثین میں اس کا باپ اور اس کا بیٹا اور مردہ شوہر ہے، اس کے بعد شوہر فوت ہوا وارثین میں اس کی ماں اور مذکورہ بیٹا ہے۔

پہلی میت کا مسئلہ		۲	دوسری میت کا مسئلہ		۱	جامع
وارثین	حق	۲×۱۲	وارثین	حق	۶ (۲)	۲۴
زوج	۱/۴	۳ (۱)	میت	=	=	=
ابن	باقی	۲×۷	ابن	باقی	۱×۵	۱۴+۵=۱۹
اب	۱/۶	۲×۲	×	×	×	۴
			ام	۱/۶	۱×۱	۱

اس طرح بیوی کا تلاد بھی شوہر کے تلاد کی طرح تقسیم ہوگا۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حادثہ میں تین میت ہوں تو مسئلہ کے حل کا طریقہ

اگرکسی حادثہ میں تین میت ہوں تو تینوں میتوں کے تلاد کو تین بار الگ الگ تقسیم کیا جائے گا، پہلی بار کسی ایک میت کو متقدم میت فرض کر کے اس کے تلاد کو اس کے مردہ اور زندہ وارثین میں تقسیم کیا جائے، دوسری بار کسی دوسری میت، اسی طرح تیسری بار کسی تیسری میت کو متقدم میت فرض کر کے اس کے تلاد کو تقسیم کیا جائے گا۔(اموات تین سے زائد ہوں تو بھی طریقہ یہی ہوگا)۔

ہر میت کے تلاد کی تقسیم کا طریقہ:

ایک میت کے تلاد کو اس کے مردہ اور زندہ وارثین میں تقسیم کیا جائے گا، اس کے بعد جن دو مردہ وارثین کو اس تلاد میں سے مال ملا ہے، ان کے اس مال کو ان میں سے ہر ایک کے زندہ وارثین میں تقسیم کیا جائے گا۔

یہ تقسیم بھی دو طریقہ پر ہوسکتی ہے۔

☆ایک تتابع کے طریقے پر، یعنی پہلے کسی ایک میت کا مسئلہ بنا کر اس کے تلاد کو اس کے مردہ اور زندہ وارثین میں تقسیم کر دیا جائے، پھر ہر مردہ وارث کو جو حصہ ملا ہے اسے اس کے صرف زندہ وارثین میں تقسیم کر دیا جائے۔ یہ طریقہ بہت واضح ہے۔

☆دوسرا طریقہ جامع مسئلہ کا ہے یعنی کسی ایک میت کے مالِ تلاد کو ایک ساتھ اس کے زندہ اور مردہ وارثین میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس طریقہ میں یہ یاد رہے کہ بعد کے دونوں میت کے حصے، صرف ان کے زندہ وارثین میں ہی تقسیم ہوں گے۔

مثال:- شوہر، بیوی اور ان کا بیٹا گھر گرنے سے یکے بعد دیگرے فوت ہوگئے، شوہر کے زندہ وارثین میں اس کی ماں ہے اور بیوی کے زندہ وارثین میں اس کا باپ ہے، بیٹے کے زندہ وارثین میں اس کا ایک بیٹا ہے۔

پہلے طریقہ پر اس کا حل بہت ہی واضح ہے، آگے صرف دوسرے طریقے پر اس کا حل پیش کیا جاتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شوہر کو پہلے فوت ہونے والا فرض کر کے مسئلہ کا حل

			دوسری میت			جامع ۶	تیسری میت ۱۷			جامع
وارثین	حق	۲۴	وارثین	حق	(۳)	۲۴	وارثین	حق	(۶)	۱۴۴
زوجہ	۱/۸	(۳)	میت	=	=	=	=	=	=	=
ابن	باقی	۱۷	ابن	-	-	(۱۷)	میت	=	=	=
ام	۱/۶	۴	×		×	۶×۴	ام الاب	۱/۶	۱۷×۱	۴۱=۱۷+۲۴
			اب	کل	۳	۶×۳	×	×	×	۱۸
							ابن	باقی	۱۷×۵	۸۵

بیوی کو پہلے فوت ہونے والا فرض کر کے مسئلہ کا حل

		۱	دوسری میت ۳			جامع ۶	تیسری میت ۷			جامع
وارثین		۱×۱۲	وارثین	حق	(۱)	۱۲	وارثین	حق	(۶)	۷۲
زوج	۱/۴	(۳)	میت	=	=	=	=	=	=	=
ابن	باقی	۱×۷	-	-	-	(۷)	میت	=	=	=
اب	۱/۶	۱×۲	×	×	×	۶×۲	×	×	×	۱۲
			ام	کل	۳×۱	۶×۳	ام الاب	۱/۶	۷×۱	۲۵=۷+۱۸
							ابن	باقی	۷×۵	۳۵

بیٹے کو پہلے فوت ہونے والا فرض کر کے مسئلہ کا حل

		۶	دوسری میت ۱			جامع ۲	تیسری میت			جامع
وارثین		۶×۶	وارثین	حق	(۶)	۳۶	وارثین	حق	(۶)	۳۶
اب	۱/۶	(۱)	میت	=	=	=	=	=	=	=
ام	۱/۶	۶×۱	زوجہ	-	-	(۶)	میت	=	=	=
ابن	باقی	۶×۴	ابن الابن	باقی	۱×۵	۲۹=۵+۲۴	ابن الابن	باقی	۵	۳۴=۵+۲۹
			ام	۱/۶	۱×۱	۱	×	×	×	۱
							اب	۱/۶	۱	۱

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

چھٹا حصہ: تقسیم ترکہ (Wealth Distribution)

ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ بہت آسان ہے اس کا فارمولہ یوں ہے کہ:

ترکہ کو اصل مسئلہ سے تقسیم کریں گے۔ حاصل تقسیم کو ہر میت کے حصہ سے ضرب دیں گے حاصل ضرب اس میت کا ترکہ ہوگا۔

حصہ × اصل مسئلہ ÷ ترکہ (بائیں سے دائیں)

مثال:- ایک شخص ایک لاکھ بیس ہزار چھوڑ کر فوت ہوا، وارثین میں، بیوی، ماں، اور ایک بھائی ہے۔

وارثین	حق	۱۲	۱۲۰۰۰۰	
زوجہ	۱/۴	۳	۳۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰ ÷۱۲×۳
ام	۱/۳	۴	۴۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰ ÷۱۲×۴
اخ ش	باقی	۵	۵۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰ ÷۱۲×۵

۱۲۰۰۰۰ (۱۰۰۰۰) / ۱۲ (۱) × ۳ = ۳۰۰۰۰

۱۲۰۰۰۰ (۱۰۰۰۰) / ۱۲ (۱) × ۴ = ۴۰۰۰۰

۱۲۰۰۰۰ (۱۰۰۰۰) / ۱۲ (۱) × ۵ = ۵۰۰۰۰

نوٹ:- یاد رہے کہ رد اور مناسخہ کے مسائل میں کئی مرحلوں میں ترکہ تقسیم کرنا ہوتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذوی الارحام (3rd Tier relatives)

وارثین کی قسموں کے بیان میں ذوی الارحام کی تفصیل نہیں پیش کی گئی تھی، کیونکہ ان کو حصہ دینے کی نوبت بہت کم آتی ہے۔لیکن اخیر میں ان کے بارے میں مختصراً صرف اتنی باتیں عرض کی جارہی ہیں جو ہمارے نزدیک راجح ہیں،اور ذوی الارحام میں تقسیم میراث کا طریقہ سیکھنے کے لئے کافی ہیں۔

لغوی معنی:۔ارحام یہ رحم کی جمع ہے اور رحم کا مطلب عورت کی بچہ دانی ہے۔عام مفہوم میں ہر اس شخص کو رحمی رشتہ دار کہا جاتا ہے جو رحم کے واسطے سے رشتہ میں جڑتا ہو۔

اصطلاحی معنی:۔فرائض کی اصطلاح میں ذوی الارحام سے مراد میت کے صرف وہ رحمی رشتہ دار ہیں جو نہ اصحاب الفروض میں سے ہوں اور نہ عصبہ میں سے ہوں۔

ذوی الارحام کو میراث دینے کی دلیل:

﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ﴾

''اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں'' [۳۳/الأحزاب:٦]

اس آیت میں یہ اصولی بیان ہے کہ میت کے رحمی رشتہ دار میت کی میراث کے مستحق ہیں، لہٰذا اگر اصل اور منصوص وارثین میں سے کوئی نہ ہو تو میت کا مال اس کے دیگر رحمی رشتہ داروں ہی کو دیا جائے گا۔

ذوی الارحام کی فہرست:۔اصل وارثین کی طرح ذوی الارحام کو بھی ہم گروپوں میں تقسیم کر سکتے ہیں، زوجین چونکہ ذوی الارحام میں نہیں آتے، اس لئے اس گروپ کو چھوڑ کر باقی تین گروپ ذوی الارحام کے بھی بنیں گے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **فروع:-أولاد البنات وبنات الابن (بیٹی اور پوتی کی اولاد)**

اس گروہ میں بیٹا اور اس کی اولاد نیز بیٹی اور پوتی وارث ہوتے ہیں، باقی بچے بیٹی اور پوتی کی اولاد تو یہ ذوی الارحام ہیں۔

❀ **اصول:-الجد الفاسد والجدة الفاسدة (جد فاسد اور جدۃ فاسدہ)**

اس گروہ میں والدین، جد صحیح اور جدۃ صحیحۃ وارث ہیں، باقی بچے جد فاسد اور جدۃ فاسدہ تو یہ ذوی الارحام میں سے ہیں۔

❀ **حواشی:-**

اخوۃ:

أولاد الإخوة لأم والأخوات مطلقا ، وبنات الإخوة لغير ام وبنات بنيهم وأولادهن (اخوہ لام اور ہر طرح کی (سگی، باپ، ماں شریک) بہنوں کی اولاد، اور اخوہ لغیر ام کی بیٹیاں، نیز ان کی پوتیاں اور ان بیٹیوں اور پوتیوں کی اولاد)

عمومۃ:

☆ (باپ کی جانب سے، یعنی باپ کے اخوہ)

العم لأم والعمات مطلقا ،وأولادهم (ماں شریک چچا اور ہر طرح کی (سگی، باپ یا ماں شریک) پھوپھیاں، اور ان سب کی اولاد)

بنات العم لغير أم وبنات بنيهم، وأولادهن (سگے اور باپ شریک چچا کی لڑکیاں اور ان کی پوتیاں، اور ان لڑکیوں اور پوتیوں کی اولاد)

☆ (ماں کی جانب سے، یعنی ماں کے اخوہ)

الأخوال مطلقا والخالات مطلقا،وأولادهم (ہر طرح کے ماموں اور ہر طرح کی خالائیں، اور ان سب کی اولاد)

نوٹ:-مذکورہ بالا تمام ذوی الارحام میں سے کسی کے واسطے سے کوئی اور شخص میت کا رشتہ دار ہوگا تو وہ بھی ذوی الارحام میں شامل ہوگا۔ جیسے ابن الخال (ماموں کا لڑکا) ابن العمہ (پھوپھی کا لڑکا) وغیرہ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذوی الارحام میں تقسیم میراث:

اصل وارثین کی عدم موجودگی میں ذوی الارحام میں میراث کیسے تقسیم ہوگی، اس بارے میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ہر رحمی رشتہ دار جس وارث کا رشتہ دار بنے گا، اسے اسی وارث کا حصہ دے دیا جائے گا اس طریقے کو تنزیل کا طریقہ کہتے ہیں یعنی رحمی رشتہ دار کو اصل وارث کی جگہ رکھ کر اس وارث کا حصہ اسے دے دینا۔ ہماری نظر میں یہی قول راجح ہے۔

تنزیل کے قائلین میں آپس میں ایک اختلاف یہ ہے کہ جن اصل وارثین کو ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ (عورت کے مقابل میں مرد کو ڈبل) ملتا ہے ان کے رحمی رشتہ داروں میں بھی اسی اصول پر عمل کریں گے، یا اخوۃ لام پر سب کو قیاس کرتے ہوئے سارے رحمی رشتہ داروں میں برابری کے ساتھ تقسیم کریں گے۔

پہلا قول:

اکثریت کا کہنا یہ ہے کہ اصل وارثین میں، رحمی رشتہ دار اخوہ لام کے مابین، تساوی اور برابری کا معاملہ ہوتا ہے؛ اور چونکہ ذوی الارحام سب رحمی رشتہ دار ہی ہوتے ہیں اس لئے اخوۃ لام پر قیاس کرتے ہوئے سب کے مابین برابری کا معاملہ کیا جائے گا۔

دوسرا قول:

اخوۃ لام کے جو رحمی رشتہ دار ہوں گے ان کے مابین تو برابری کے اصول پر عمل کیا جائے گا، لیکن دیگر رحمی رشتہ داروں کے مابین ایسا نہیں کیا جائے گا، کیونکہ تنزیل میں ہم رحمی رشتہ دار کو اصل وارث کی جگہ رکھ کر حصہ دیتے ہیں، لہٰذا اصل وارثین کے مابین جہاں تساوی ہیں وہاں تساوی پر عمل کریں گے جیسے اخوہ لام کا معاملہ ہے، اور جہاں ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کا اصول کارفرما ہے وہاں اسی اصول پر عمل کریں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ سے ایک قول یہی نقل کیا ہے اور اسے قوی قرار دیا ہے، [تسہیل الفرائض: ص۶۰، ۶۱]

یہی دوسرا قول ہی قوی ہے لیکن ہمارے نزدیک مناسب بات یہ ہے کہ اخوہ لام کے رحمی رشتہ داروں میں تساوی کی بات کرنے کے بجائے، ان رشتہ داروں کے مابین تساوی کی بات کہنی چاہیے جو حقیقی وارث کے اخوہ لام بنتے ہوں، جیسے باپ کے ماں شریک بھائی یا بہن۔

کیونکہ جب ہم تنزیل کے اصول پر عمل کر رہے ہیں یعنی رحمی رشتہ دار کو حقیقی وارث کا مقام دے رہے ہیں، تو حقیقی وارث کی جس حالت میں جو کیفیت ہوتی ہے، اس حالت میں رحمی رشتہ دار کی بھی وہی کیفیت ہونی چاہیے۔

طریقہ تقسیم:

رحمی رشتہ دار ایک ہوں یا ایک سے زائد، یہ جن حقیقی وارثین کے رشتہ دار ہوں، ان حقیقی وارثین ہی کو سب سے پہلے میراث کے اصول کے مطابق حصہ دیں گے، اس کے بعد ان حقیقی وارثین میں سے ہر ایک کا حصہ، اس کے رحمی رشتہ دار کے حوالے کر دیں گے۔ یعنی دو مرحلوں میں عمل کیا جائے گا۔

پہلا مرحلہ:- پہلے یہ فرض کر لیں گے کہ حقیقی وارثین ہی زندہ ہیں، پھر اسی اعتبار سے ان سب کو حصہ دیں گے۔

دوسرا مرحلہ:- اس کے بعد ان حقیقی وارثین کو مردہ مان کر، ان میں سے ہر ایک کا حصہ اس کے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیں گے۔

مثال:

زید فوت ہوا حقیقی وارثین میں سے کوئی نہیں ہے، لیکن رحمی رشتہ داروں میں اس کا نانا (ابوالام) مصطفیٰ ہے، نواسہ (ابن البنت) حسن ہے، نواسی (بنت البنت) فاطمہ ہے، اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھتیجی (بنت الاخ الشقیق) رابعہ ہے۔

حل:

رحمی رشتہ داروں کو نظر انداز کر کے ان کے اوپر کے حقیقی وارثین کو حصہ دیں گے، یہاں حقیقی وارثین میں مصطفیٰ کی جگہ میت کی ام (ماں) ہے، اور حسن اور فاطمہ کی جگہ میت کی بنت (بیٹی) ہے، اور بھتیجی رابعہ کی جگہ اخ شقیق (سگا بھائی) ہے۔

سب سے پہلے ان حقیقی وارثین کو زندہ مان کر ان کو حصے دیں گے۔

ذوی الارحام	حقیقی وارثین	حق	٦	٦
(مصطفیٰ) ابوالام	ام	١/٦	١	١
(حسن) ابن البنت	بنت	١/٢	٣	ابن ٢
(فاطمہ) بنت البنت				بنت ١
(رابعہ) بنت الاخ ش	اخ ش	باقی	٢	٢

اصل مسئلہ (٦) ہوگا، ام (ماں) کو سدس یعنی (١) حصہ ملا، بنت (بیٹی) کو نصف یعنی (٣) حصے ملے، باقی یعنی (٢) حصے اخ ش (سگے بھائی) کو ملے۔

اس کے بعد ان حقیقی وارثین کو مردہ مان کر ان کے حصہ کو میراث کے اصول کے تحت ان کے ورثاء میں تقسیم کریں گے۔

ام (ماں) کے حصہ کی تقسیم:

ام (ماں) کو (١) حصہ ملا ہے، اس کا ایک ہی وارث اس کا باپ مصطفیٰ ہے لہٰذا یہ حصہ مصطفیٰ کو ملے گا۔

بنت (بیٹی) کے حصہ کی تقسیم:

بنت (بیٹی) کو (٣) حصے ملے ہیں اور اس کے دو وارث بیٹا حسن اور بیٹی فاطمہ ہیں، لہٰذا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۳) حصے ان دونوں کو دیں گے، اصول ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ﴾ کے تحت حسن کو (۲) حصہ، اور فاطمہ کو (۱) حصہ ملے گا۔

اخ شقیق (سگے بھائی) کے حصہ کی تقسیم:

اخ شقیق (سگے بھائی) کو (۲) حصے ملے ہیں اور اس کی ایک وارث ایک بیٹی رابعہ ہے، لہٰذا یہ (۲) حصے رابعہ کو ملیں گے۔ (حکما فرض ورد کے اعتبار سے)

دوسری مثال:

خالد فوت ہوا حقیقی وارثین میں سے کوئی نہیں ہے لیکن رحمی رشتہ داروں میں ایک ماں شریک چچا (باپ کا اخ لام) عباس ہے، اور ایک ماں شریک پھوپھی (باپ کی اخت لام) مریم ہے۔ اور ایک سگا ماموں (ماں کا اخ ش) زید ہے۔

حل:

رحمی رشتہ داروں کو نظر انداز کر کے ان کے اوپر حقیقی وارثین میں عباس اور مریم کی جگہ، میت کا اب (باپ) ہے۔ اور زید کی جگہ، میت کی ام (ماں) ہے۔

سب سے پہلے ان حقیقی وارثین کو زندہ مان کر ان کو حصے دیں گے۔

ذوی الارحام	حقیقی وارثین	حق	۳	۳
(عباس) عم لام	اب	باقی	۲	اخ لام ۱
(مریم) عمۃ لام				اخت لام ۱
(زید) خال ش	ام	$\frac{۱}{۳}$	۱	۱

ام (ماں) کو ثلث ملے گا، کیونکہ فرع وارث میں کوئی نہیں ہے، نیز جمع من الاخوۃ بھی نہیں ہیں، یعنی بھائی و بہنوں میں بھی ایک سے زائد تعداد نہیں ہے، کیونکہ اخوۃ میں کوئی ہے ہی نہیں۔

اس کے بعد اب (باپ) کو عصبہ کی حیثیت سے باقی پورا مال ملے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد حقیقی وارثین کو مردہ مان کر، ان کے حصوں کو میراث کے اصول کے تحت ان کے ورثاء میں تقسیم کریں گے۔

ماں کو ایک حصہ ملا ہے، اسے ماں کے بھائی یعنی زید کو عصبہ کی حیثیت دے دیں گے۔

باپ کو دو حصے ملے ہیں اور اس کے وارثین میں اس کا ایک ماں شریک بھائی عباس اور ایک ماں شریک بہن مریم ہے۔ یہ دونوں اخوہ لام ہیں، لہٰذا باپ کا حصہ ان دونوں میں برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔ (حکماً فرض ورد کے اعتبار سے)

نوٹ:- اگر ذوی الارحام میں کوئی دو واسطوں سے میت سے جڑتا ہو تو اسے دونوں واسطوں کا حصہ ملے گا، مثلاً ایک شخص فوت ہوا، اس کے رشتہ داروں میں اس کی نواسی کا ایک بیٹا ہے جو اس کے نواسے کا بھی بیٹا ہے۔ نیز اس کی پھوپھی کی ایک بیٹی ہے۔

ذوی الارحام		رشتہ کی نوعیت	حقیقی وارثین	حق	٦	٦
ابن السبطتین	ابن السبطة	ابن بنت البنت	بنت	٢/٣	٤	٤
	ابن السبط	ابن ابن البنت	بنت			
بنت العمة	بنت العمة	بنت اخت الاب	اب	١/٦ + باقی	١+١	٢

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرض خواہوں کے مابین ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ

اگر کسی میت کا ترکہ اس قدر کم ہو کہ اس کے مقابل میں قرض خواہوں کی رقم (مجموع الدیون) زیادہ ہو تو سارا ترکہ ان قرض خواہوں میں تقسیم ہوگا اور ہر قرض خواہ کو اس کی رقم کی نسبت سے مال دیا جائے گا۔

مثال:- زید کا ترکہ صرف (۹) روپے ہیں اور دو قرض خواہ ہیں ایک کی مطلوبہ رقم (۵) ہے اور دوسرے کی مطلوبہ رقم (۱۰) ہے، ہر ایک قرض خواہ کو ترکہ (۹) میں سے کتنا ملے گا؟

اسے درج ذیل طریقوں میں سے کسی بھی ایک طریقہ سے حل کیا جا سکتا ہے۔

پہلا طریقہ: (کیلکو لیٹر کے ذریعہ):

ایک قرض خواہ کا حصہ = دین واحد × مجموع الدیون ÷ ترکہ (بائیں سے دائیں عمل کرتے جائیں)

ترکہ کی رقم لکھیں، اور تقسیم کی علامت پریس کر کے مجموع الدین کی رقم ٹائپ کریں، پھر ضرب کی علامت پریس کر کے کسی ایک قرض دار کی رقم لکھیں، پھر برابر کی علامت پریس کریں، اب جو رقم ظاہر ہوگی وہ اس قرض دار کا حصہ ہے۔ اسی طرح باری باری ہر قرض دار کا حصہ معلوم کر لیں۔

دوسرا طریقہ (کسر کے ذریعہ):

ترکہ کو شمار کنندہ (Numerator) بنائیں، اور مجموع الدیون کو نسب نما (Denominator) بنائیں، پھر اس کسر کو باری باری ہر قرضدار کے حصہ سے ضرب دیں، جہاں اختصار ممکن ہو وہاں اختصار کریں، جو عدد حاصل ہوگا وہی ہر قرضدار کا حصہ ہے۔

$$\frac{\cancelto{3}{9}}{\cancelto{1}{\cancelto{5}{15}}} \times \cancelto{1}{5} = 3 \qquad\qquad \frac{\cancelto{3}{9}}{\cancelto{1}{\cancelto{5}{15}}} \times \cancelto{2}{10} = 6$$

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تخارج (Disengage)

لغوی معنی:۔"تخارج" یہ خروج سے ہے جس کا معنی باہر نکلنا ہے۔

اصطلاحی معنی:۔کوئی وارث دوسرے وارثین کے ساتھ مصالحت کرتے ہوئے ترکہ سے کچھ یا ترکہ کے علاوہ کوئی دوسری چیز لے کر اپنے حصے سے دست بردار ہو جائے۔

حل:۔اگر کسی مسئلہ میں کوئی وارث تخارج کر لے، تو پہلے اس وارث کو شامل کرتے ہوئے مسئلہ کو عام طریقے سے حل کریں گے۔اس کے بعد تخارج کرنے والے وارث اور اس کے حصے کو کاٹ دیں گے اور پھر "مسئلہ رد" کی طرح سے بقیہ وارثین کے حصوں کے مجموعہ کو نیا اصل مسئلہ بنا کر اسی کے موافق تقسیم کریں گے۔

مثال: ایک عورت فوت ہوئی، اس کے وارثین میں اس کا شوہر، اس کی بیٹی اور اس کا سگا بھائی ہے۔شوہر نے تخارج کر لیا ہے۔

وارثین	حق	~~۴~~ ۳
~~زوج~~	~~۱/۴~~	~~۱~~
بنت	۱/۲	۲
اخ ش	باقی	۱

یاد رہے کہ یہاں شوہر کو ابتداء ہی میں مسئلہ سے باہر کر کے تقسیم نہیں کر سکتے ورنہ دیگر وارثین کو ان کے حقوق کی نسبت سے مال نہیں ملے گا مثلاً اسی مسئلہ میں اگر شوہر کو پہلے ہی خارج کر کے تقسیم کریں تو بیٹی کا حصہ کم ہو جائے گا۔

بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تخارج کرنے والا حاجب ہو تو شروع ہی میں اسے باہر کرنے سے مسئلہ میں نئے وارث کا اضافہ ہو جائے جو کہ محجوب ہو رہا تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میراث الجد مع الإخوۃ

راجح قول کے مطابق ''جد'' کی موجودگی میں ''اخوہ'' مجوب ہو جائیں گے لیکن بعض ''جد'' کے ساتھ ''اخوہ'' کی میراث کے بھی کے قائل ہیں، ان میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول مشہور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

❁ پہلی صورت:- مسئلہ میں صاحب فرض نہ ہو:

ایسی صورت میں جد کو مقاسمہ [1] یا ثلث مال میں سے جو بہتر ہوگا وہ دیا جائے گا۔

❁ دوسری صورت:- مسئلہ میں صاحب فرض ہو:

ایسی صورت میں جد کو مقاسمہ، سدس اور ثلث مابقی میں سے جو بہتر ہوگا وہ دیا جائے گا۔

اور اگر اصحاب الفروض کو دینے کے بعد باقی صرف سدس یا اس سے کم ہو تو جد کو سدس دیا جائے گا اور اخوہ مجوب ہو جائیں گے سوائے مسئلہ اکدریہ کے جس کا بیان آ رہا ہے۔

✿ معاداۃ:- مذکورہ صورتوں میں سے کسی بھی صورت میں اگر اخوہ میں دونوں قسم کے اخوہ یعنی اخوہ اشقاء اور اخوہ لأب ایک ساتھ جمع ہوں تو جد کا حصہ کم کرنے کے لئے سارے اخوہ کو شمار کریں گے لیکن جد کا حصہ متعین کرنے کے بعد اخوہ کا حصہ جمع کر کے صرف اخوہ کو وارثین مان کر ان کو حصے ملیں گے، دریں صورت اخوہ اشقاء سے اخوہ لأب مجوب ہو جائیں گے، الا یہ کہ ان میں صرف اخت شقیقہ ہو اور باقی مال، نصف سے زائد ہو تو یہ زائد اخوہ لأب کو مل جائے گا، مسائل زیدیات میں یہی صورت حال ہے۔

☆ نوٹ:- اگر اخوہ اشقاء کے حصے جد کے حصے کے دوگنا سے بھی زائد ہوں، یا اصحاب الفروض سے بچا ہوا، ثلث مال سے کم ہو تو دریں صورت جد کا حصہ خود کم ہوگا، لہٰذا معاداۃ کی ضرورت نہیں۔

✿ اکدریہ:- اگر مسئلہ میں زوج، ام، جد اور اخت شقیقہ یا اخت لأب ہو تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس خاص مسئلہ میں اپنے اصولوں سے ہٹ کر فیصلہ کیا ہے اس لئے اسے مسئلہ اکدریہ کہتے ہیں، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ کا حل یوں پیش کیا ہے کہ جد کو شروع میں بچا ہوا سدس دیں گے، اس کے بعد اخت شقیقہ کو بھی نصف دیں گے، پھر عول کے بعد جد اور اخت شقیقہ کے حصوں کو جمع کر کے دونوں میں '' **للذكر مثل حظ الأنثيين** '' کے اصول سے تقسیم کریں گے۔

---

[1] مقاسمہ کا مطلب جد کو ایک اخ مان کر اسے اخوہ کے ساتھ ملا کر '' **للذكر مثل حظ الأنثيين** '' کے تحت تقسیم کرنا، یاد رہے کہ اگر اخوہ کے حصص جد کے حصہ کے دوگنا سے کم ہوں، تو مقاسمہ بہتر ہوگا، اگر زائد ہوں، تو ثلث بہتر ہوگا، اگر برابر ہوں تو مقاسمہ وثلث دونوں یکساں ہوں گے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

زوجين

(مذكر)	
زوج	
وجود الفرع	1/4
عدم الفرع	1/2
(مؤنث)	
زوجة	
وجود الفرع	1/8
عدم الفرع	1/4

فروع

(مذكر)	
كلهم عصبة بالنفس	
(مؤنث)	
بنت	
وجود العاصب	ع
تعدد	2/3
انفراد	1/2
بنت الإبن	
ابن، صاحبات الثلثين بدون عاصب لها	ح/م
وجود العاصب	ع
بنت صاحبة النصف	1/6
تعدد	2/3
انفراد	1/2

أصول

(مذكر)	
أب	
وجود الفرع المذكر	1/6
وجود الفرع المؤنث فقط	1/6+الباقي
لاشئ مما أعلاه	الباقي
الجد الصحيح(أبو الأب)	
وجود الأب أوالجد الأقرب	ح
وجود الفرع المذكر	1/6
وجود الفرع المؤنث فقط	1/6+الباقي
لاشيء مما أعلاه	الباقي
(مؤنث)	
أم	
وجود الفرع أوتعدد الإخوة	1/6
عدم الفرع وتعدد الإخوة	1/3
الجدة الصحيحة	
وجود أم أوالجدة القريبة	ح
عدم حاجب	1/6

حواشي

(مذكر)	
الأخوة لأم	
وجود الأصل الذكر والفرع مطلقا	ح
تعدد	1/3
انفراد	1/6
(مؤنث)	
أخت ش	
وجود الأصل والفرع الذكرين	ح
وجود العاصب	ع
وجود الفرع المؤنث	الباقي
تعدد	2/3
انفراد	1/2
أخت لأب	
الأصل والفرع الذكرين، أخ ش، أخت ش ع مع الفرع، 2/ أخت ش بدون عاصب لها	ح/م
وجود العاصب	ع
وجود الفرع المؤنث	الباقي
أخت ش صاحبة النصف	1/6
تعدد	2/3
انفراد	1/2
الأخت لأم	
هي كالأخ لأم تماما	

الملحوظة:-
يلاحظ ترتيب الحالات، فإذا وجدت الحالة الأولى أو مابعدها، انعمت الحالات التالية . ولوجود حالة تالية لابد من انعدام الحالات السابقة .

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"